اللہ رب العزت، حضور سیدِ عالم ﷺ، صحابہ و تابعین اور تبع تابعین،
مذاہبِ اربعہ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں عقیدہ کی اصلاح
کے لیے لکھی گئی عمدہ کتاب

مرتب

مولانا حضرت قاری محمد لقمان

دار الاسلام

اللہ رب العزت، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ وتابعین اور تبع تابعین، مذاہبِ اربعہ کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں عقیدہ کی اصلاح کے لیے لکھی گئی عمدہ کتاب

مَنْ هُوَ مُعَاوِيَة؟

مؤلف

قاری محمد لقمان

دار الاسلام

8-C پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

darulislam21@yahoo.com +92-42-37115165

razaulhassanqadri@gmail.com 0321-9425765

www.facebook.com/Razaulhassan Qadri

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ　　اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

امام اعظم علی الاطلاق مؤسس فقہ حنفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اِمام المتکلمین مسد دضلائل المبطلین مصحح عقائد المسلمین ابومنصور محمد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت اِمام اہل سُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرِ مجلس

نازشِ ملتِ اِسلامیہ، محدثِ عصر، محقق عبقری، سماحۃ الشیخ

علامہ غلام رسول سعیدی حفظہ اللہ

دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

اعیانِ مشاورت

علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی

علامہ محمد اعظم سعیدی، مولانا غلام نصیر الدین چشتی، مولانا محمد سہیل احمد سیالوی

صاحب الارشاد　　مؤسس و مدیر

فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی غلام حسن قادری　　محمد رضاء الحسن قادری

سلسلۂ مطبوعات: ۱۲، طبع: شوال ۱۴۳۴ھ/ستمبر ۲۰۱۳ء، قیمت: روپے NET

فہرست

اِنتساب

کنز العوارف، معدن المعارف

اوحد العلماء الحقانية، افرد العظماء الربانية

ناصر السنة، کاسر الفتنة، اِمام المسلمین، حافظ، حجة، ثقة ثبت

اِمام احمد بن محمد بن حنبل

رضی اللہ تعالٰی عنہ و ارضاہ و فی اعلٰی غرف الجنان بوّاہ

کے نام

جنھوں نے "من هو معاويه؟" کے جواب میں

ہماری راہ نمائی فرمائی۔

جزاہ اللہ عن الاسلام و المسلمین خیر جزاء- آمین!

مُقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

[1]''بے حد و اِنتہا حمد و ستائش کے لائق وہ ذات ہے جس کا شریک ہے نہ ہی سہیم۔ ساری کائنات کو صرف اُس نے ہی وجود عطا فرمایا، ہر ایک کا داتا ہے، سب کو دیتا ہے، سب اُسی غنی کے محتاج، وہی سب کا حاجت روا۔ کون ہے جو اُس پروردگار کی تعریف کماحقہ کرے۔ مَیں گواہی دیتا ہوں: میرا وہی معبود ہے، میرا وہی رب ہے، مَیں ہر قسم کے شرک سے بیزار ہوں۔

---

[1] باذوق قارئین! کتاب ہٰذا کا نام ''من هو معاوية؟'' ہے، جس کا مطلب ہے: ''کون معاویہ؟'' ابجد کے اِعتبار سے ''کون معاویہ؟'' کے دوسوآٹھ (208) عدد بنتے ہیں، اسی نسبت سے مَیں نے دوسوآٹھ الفاظ پر مشتمل یہ خطبہ ترتیب دیا ہے؛ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک لفظ منقوط (نقطے والا) اور دوسرا غیر منقوط (بغیر نقطے کے) ہے۔

علامہ ابو محمد قاسم بن علی حریری شافعی (متوفی 561ھ) نے عربی زبان میں ''مقاماتِ حریری'' نامی ایک کتاب لکھی ہے جس کا چھیالیس واں (46) مقامہ ''المقامة الحلبية''، اس طرح ترتیب دیا ہے کہ پہلے دس اشعار غیر منقوط، پھر چھے اشعار منقوط، اور بعد ازاں پانچ اشعار ایسے لائے ہیں جن کا ایک لفظ منقوط اور ایک غیر منقوط ہے۔

عربی ادب کے اِس شاہ کار کو دیکھنے کے بعد میرا یہ ذہن بنا کہ اُردو نثر میں ایک ایسی کتاب مرتب کروں جس میں یہ تینوں صنعتیں ہوں۔ اپنی کم مائیگی کے باوجود محض اللہ رب العزت کی مدد کے بھروسے مَیں نے یہ کام شروع کردیا، اور اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا:۔ پہلا باب: سیدِ عالم ﷺ کے متعلق، دوسرا انبیاے عظام علیہم السلام اور تیسرا اہل بیت پاک وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق۔ پہلا باب تکمیل کے مراحل طے کررہا ہے، دعا فرمائیں اللہ رب العزت مجھے اِخلاص کے ساتھ یہ کتاب مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! یہ خطبہ جو آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں کچھ ترمیم کے ساتھ اسی کتاب سے ہی لیا گیا ہے۔ (لقمان عفی عنہ)

بے حد و اِنتہا سلام وصلاۃ اُس ذاتِ گرامی پر کہ جن کی محبت اصلِ اِیمان وروحِ اِیمان ہے۔ان کی محبت کے بغیر کمالِ اِیمان کے تمام دعوے باطل وعاطل ہیں۔کسے مجال کہ ان کی مدحت کرے جب کہ خود اللہ جل و علا ان کی تعریف ومدح کرتا ہے، بلکہ ''محمد'' نام سے انھیں موسوم فرماتا ہے، صلوۃ اللہ تعالٰی و سلامہ علیہ۔

کروڑوں رحمتیں ہوں تمام اہل بیت کرام وصحابہ کرام پر کہ جو سماری[1] وستاروں کی مانند واسطہ ہیں، اور بالخصوص کل مسلمانوں کے آقا ومولیٰ: صدیق، عمر، عثمان، علی، حسن اور معاویہ اور ان کے محبین وموالی پر۔

لاکھوں، ہزاروں سلام: کاشفِ اسرار حضرت امام اعظم، مالک، شافعی، احمد حنبل، امام یعقوب، محمد شیبانی، امام زفر، اعلیٰ حضرت احمد رضا اور تمام علمائے حق اہل سُنّت وائمہ پر ہوں۔''

امابعد...

''معاویہ'' نام، عرب وعجم میں بہت ہی معروف ہے، اس نام کے کثیر صحابہ، ان کے آبا، تابعین، تبع تابعین، علماء ومحدثین اور لاتعداد لوگ گزرے ہیں۔صرف ''معاویہ'' نامی صحابہ کی تعداد کے بارے میں حافظ بدرُ الدین ابومحمد محمود بن احمد عینی حنفی (متوفی 855ھ) نے لکھا ہے کہ

''اس نام کے 20 سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔''

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ......، ج 2، ص 74)

علامہ ابوالفیض محمد بن محمد (مرتضی زبیدی) حسینی (متوفی 1205ھ) نے لکھا ہے:

''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے 17 صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تھے جن کا نام معاویہ تھا۔''

و من المحدثین کثیرون۔

---

[1] کشتی

''اور اِس نام کے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔''

(تاج العروس من جواهر القاموس، ماده ع و ی، ج 39، ص 131)

امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد جزری (متوفی 630ھ) نے ''اسد الغابة فی معرفة الصحابة'' میں معاویہ نامی 19 بزرگوں کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر: اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 151 تا 159، رقم 4978 الٰی 4996)

امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) نے ''تجرید اسماء الصحابة'' میں معاویہ نام کے 22 بزرگوں کا ذکر خیر کیا ہے۔

(انظر: تجرید اسماء الصحابة، ج 2، ص 82 تا 84 رقم 920 الٰی 941)

اِسی طرح حافظ شہاب الدین احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ) نے معاویہ نام کے 29 صحابہ، تابعین اور محدثین وعلما کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر: تهذیب التهذیب فی رجال الحدیث، حرف المیم،
ج 6، ص 324 الٰی 342، رقم 7971 الٰی 7999)

نیز معاویہ نام کے ایک بزرگ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت پاک میں بھی تھے جو کہ ابوطالب کے پڑپوتے، خلیفۂ رابع سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم الله وجهه کے بڑے بھائی سیّدنا جعفر طیار کے لختِ جگر سیّدنا عبداللہ کے نورِ نظر تھے۔ رضی اللہ عنہم

(انظر: تهذیب التهذیب، ج 6، ص 336، رقم 7987۔ تنقیح المقال فی علم الرجال لمامقانی الرافضی، باب معویة، ج 3، ص 225، وغیرهما کتب الفریقین)

علاوہ ازیں مامقانی رافضی نے اپنی کتاب ''تنقیح المقال فی علم الرجال'' میں معاویہ نامی 25 افراد کا تذکرہ کیا ہے جن میں سیّدنا علی فداہ روحی و جسدی، سیّدنا جعفر صادق اور دیگر ائمہ کے معتدبہ رُفقا بھی شامل ہیں۔

(انظر: تنقیح المقال، باب معویة، ج 3، ص 222 الٰی 226)

اسی طرح تفرشی رافضی نے اپنی کتاب ''نقد الرجال'' میں معاویہ نامی 22 افراد کا تذکرہ کیا ہے جن میں دو سیّد عالم ﷺ کے صحابی، دو سیّدنا علی کرم الله وجهه

الکریم کے رفیق، سات سیّدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی، اور دو سیّدنا رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مصاحب بھی ہیں۔ (انظر: نقد الرجال، ج 4، ص 385 تا 392، رقم 5321 الی 5342)

الغرض اس نام کے بے شمار لوگ ہیں، لیکن جب حدیث پاک میں یا دیگر مقامات پر مطلقاً "معاویہ" آتا ہے تو اس سے مراد کوئی اور نہیں، سیّدنا ابو عبد الرحمٰن معاویہ بن ابوسفیان صخر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہوتی ہے۔

(انظر: مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، متفرق فضائل کی احادیث، ج8، ص551 - مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، باب جامع المناقب، ج 9، ص 4022، رقم 6244)

اور کتابِ ہذا میں ہمارا روئے سخن بھی آپ رضی اللہ عنہ ہی کی ذاتِ گرامی کی طرف ہے۔

صحابی خاندان

آپ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے آخری نبی سیّدنا محمد رسول اللہ فداہ ابی و امی و روحی و جسدی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ نہ صرف خود صحابی، بلکہ آپ کے والد سیّدنا ابوسفیان صخر (متوفی 32ھ)، والدہ سیّدہ ہند (متوفاۃ 14ھ)، بھائی: سیّدنا ابوخالد (متوفی 18 یا 19ھ) اور سیّدنا عتبہ (متوفی 43 یا 44ھ)، بہنیں: سیّدہ اُم حبیبہ رملہ (متوفاۃ 40ھ)، سیّدہ ام الحکم اور سیّدہ عزہ[1] رضی اللہ عن جمیعہم بھی شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔

(انظر: اسد الغابة فی معرفة الصحابة، ج 4، ص 477، رقم 5969، ج 5، ص 416، رقم 7351، ج 4، ص 341، رقم 5559، ج 3، ص 198، رقم 3546، ج 5، ص 434، رقم 7410، ص 437، رقم 7418، ص 346، رقم 7110، وغیرہ کتب تراجم)

نہ ٹوٹنے والے رشتے

اس کے علاوہ آپ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہیں۔ وہ اِس طرح کہ والد اور والدہ کی طرف سے آپ کا شجرۂ نسب پانچویں پشت میں جا کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] آپ کا اِسم گرامی بعض نے حمنہ اور بعض نے درہ بھی بیان کیا ہے، لیکن زیادہ معروف عزہ ہی ہے۔ (نعمان)

مل جاتا ہے۔ (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، پہلا باب، ص 40 وغیرہ)

نیز آپ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سیّدہ اُم حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے شرف سے بھی مشرف ہیں۔

(انظر: کتاب الاربعین فی مناقب امہات المؤمنین رحمۃ اللّٰہ علیھن، التاسعة ام حبیبة، ص 45 و عامه کتب حدیث و تراجم وغیره)

اور یہی وہ دو رشتے ہیں (یعنی نسبی و سسرالی) کہ شرفِ صحابیت کے بعد جو خود بہت بڑے شرف کے حامل ہیں؛ انھی کی بزرگی کا خود حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اظہار فرمایا کہ

کل نسب و صهر ینقطع یوم القیامة الا نسبی و صهری۔

"بہ روز قیامت تمام نسبی اور سسرالی رشتے منقطع ہو جائیں گے ماسوا میرے نسب والوں اور سسرال والوں کے۔"

(حدیث الزهری، ص 388، رقم 359- الفوائد، ج 2، ص 233، رقم 1603، وغیره)

اِس معنی کی حدیث پاک کے بارے میں ثقہ محدث حافظ ابوالحسن عبدالملک بن عبد الحمید میمونی (متوفی 274ھ) بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اِمام احمد بن حنبل سے عرض کی:

کیا یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں:

کل صهر و نسب ینقطع الا صهری و نسبی؟

"(بہ روزِ قیامت) تمام سسرالی و نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے سسرال اور نسب والوں کے۔"

آپ نے فرمایا:

بلی۔

"کیوں نہیں۔"

قلت: و هذه لمعاویة؟

''میں نے عرض کی: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں داخل ہیں؟''

قال: نعم له صهر و نسب۔

''آپ نے فرمایا: ہاں سیّدنا معاویہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبی وسسرالی رشتہ دار ہیں۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 2، ص 432، رقم 654-شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، سیاق ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضائل ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 8، ص 1532، رقم 2786)

امام معافٰی کی ناراضی

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے شرفِ صحابیت وسسرالی رشتہ داری کے بارے میں مشہور ولی اللہ حضرت بِشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 227ھ) کے اُستاذ، حافظ الحدیث، یاقوتۃ العلما، ولی کامل و باکرامت، امام ابو مسعود معافٰی بن عمران علیہ الرحمة و الرضوان (متوفی 185ھ) کا ایک فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں!

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے سوال کیا:

یا ابا مسعود! این عمر بن عبد العزیز من معاویة بن ابی سفیان؟

''اے ابو مسعود! حضرت عمر بن عبد العزیز سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں کیسے ہیں؟''

فغضب من ذلك غضباً شديدا و قال: لا يقاس باصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم احد۔

''اس کی یہ بات سن کر امام صاحب کو انتہائی غصہ آیا اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی پر غیر صحابی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔''

معاوية صاحبه و صهره و كاتبه و امينه على وحى الله عز و

جل و قد قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: دعوا لی اصحابی و اصھاری فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللّٰہ و الملئکۃ و الناس اجمعین۔

"سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور وحی الٰہی پر آپ کے امین ہیں اور بے شک حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میرے صحابہ اور سسرال والوں سے درگزر کرو! جس نے ان میں سے کسی کی بھی بدگوئی کی اُس پر اللہ، اُن کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔"

(تاریخ بغداد، معاویۃ بن ابی سفیان، ج 1، ص 577، رقم 134)

اور سیّدنا ابوعبدالرحمٰن معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پاک صرف انھی بزرگیوں کی حامل نہیں، اس کے علاوہ بھی آپ کو بہت سے اعزاز حاصل ہیں جن کے احصا کے لیے دفتر درکار ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آپ سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!

قابل حفظ اُمور

یاد رکھیں! صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سمیت نبی آخر الزماں سیّدنا محمد رسول اللہ فداہ روحی و جسدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و سلّم کے تمام اصحاب و انصار اور اہل بیت پاک علی سیدھم و علیھم الصلاۃ و السلام اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں، ہم پر ان سب کی تعظیم و توقیر فرض ہے؛ ان میں سے کسی ایک کی بھی توہین و تنقیص باعثِ خسرانِ عظیم ہے۔

لعنت کے مستحق

سیّدنا عُوَیم بن ساعِدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ تبارك و تعالٰی اختارنی و اختار لی اصحابا فجعل لی

منهم وزراء و انصارا و اصهارا فمن سبهم فعلیه لعنة اللّٰہ و الملٰئکة و الناس اجمعین۔ لا یقبل منه یوم القیامة صرف و لا عدل۔

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے (اپنی ساری مخلوق سے) مجھے برگزیدہ کیا اور میرے لیے صحابہ منتخب کیے، انھی میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرال والے ہیں، پس جو ان (میں سے کسی) کی بدگوئی کرے گا اس پر اللہ کی، اُس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور اس کا کوئی نفل وفرض قبول نہیں کیا جائے گا۔'' (العیاذ باللّٰہ تعالیٰ)

(المستدرك علی الصحیحین، ذکر عویم بن ساعدة رضی اللّٰہ عنه، ج 3، ص 732، رقم 6656- الآحاد و المثانی لابن ابی عاصم،عویم بن ساعدة......، ج 4، ص 4، رقم 1946- السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر الرافضة خذلهم اللّٰہ، ج 2، ص 483، رقم 1000- السنة لابی بکر الخلال، التغلیظ علی من کتب الحدیث......، ج 3، ص 515، رقم 834 وغیرها)

اِمام حاکم نے اِس حدیث کی تصحیح کی ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

ملعون قوم

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ اختارنی و اختار اصحابی فجعلهم اصهاری و جعلهم انصاری و انه سیجیء فی آخر الزمان قوم ینتقصونهم الا فلا تناکحوهم الا فلا تنکحوا الیهم الا فلا تصلوا معهم الا فلا تصلوا علیهم علیهم حلت اللعنة۔

''اللہ عزوجل نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے میرے صحابہ کا اِنتخاب کیا، انھی میں سے میرے سسرال والے اور مددگار ہیں۔ آخری زمانہ میں

کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو ان کی تنقیص کریں گے (اے میرے اُمتیو!) خبردار! اُن سے رشتہ لینا نہ اُنھیں رشتہ دینا، اُن کے ساتھ نماز پڑھنا نہ اُن کی نماز (جنازہ) پڑھنا کیوں کہ وہ لعنتی ہیں۔"

(الکفایة فی علم الروایة للخطیب، باب ما جاء فی تعدیل الله و رسوله للصحابة ......، ص 48-المخلصیات، الجزء الحادی عشر من المخلصیات، ج 3، ص 368، رقم (228) 2732)

مقتضاے احادیث

امامِ اوحد، حافظ خطیب بغدادی (متوفی 463ھ) نے اپنی کتاب "الکفایہ" میں عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایک نہایت ہی عمدہ فصل قائم کی ہے جس میں آیاتِ قرآنیہ و احادیث نبویہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت بیان فرمائی ہے۔ یہ فصل اگرچہ بہ اعتبارِ مضمون مختصر ہے مگر جامع ہے۔ اسی فصل میں آپ نے مذکورہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

و الاخبار فی هذا المعنی تتسع، و کلها مطابقة لما ورد فی نص القرآن، و جمیع ذلك یقتضی طهارة الصحابة، و القطع علی تعدیلهم و نزاهتهم۔

"اس معنی میں بے شمار حدیثیں ہیں اور تمام کی تمام نص قرآنی میں وارد معنی کے مطابق ہیں۔ یہ تمام آیات و احادیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طہارت و پاکیزگی کا تقاضا کرتی ہیں اور ان کی عدالت و پاکیزگی پر قطعی دلیل ہیں۔"

(الکفایة فی علم الروایة، باب ما جاء فی تعدیل الله و رسوله للصحابة......، ص 48)

صرف ذکرِ خیر

اِسی معنی کی آیات و احادیث کے پیش نظر ہمارے اسلاف کرام رحمہم اللہ تمام صحابہ

کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ ہی کرتے تھے جیسا کہ سیّد الائمہ، سراج الامہ، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 150ھ) فرماتے ہیں:

لا نذکر احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بخیر۔

''ہم تمام صحابہ کرام کا تذکرہ خیر کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔''

(الفقہ الاکبر، لا یکفر مسلم بذنب ما لم یستحلہ، ص 43)

ہزار سے زائد علما کا عمل

امیر المومنین فی الحدیث، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ) فرماتے ہیں: مَیں نے ایک ہزار سے زیادہ اہل علم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے جن میں حجازِ مقدس، مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، واسط، بغداد، شام، مصر اور الجزیرہ کے بزرگ بھی ہیں، اور ان سے صرف ایک بار ہی نہیں، چھیالیس سال سے زائد عرصہ میں کئی مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا مگر

ما رایت فیھم احدا یتناول اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

''مَیں نے ان میں سے کوئی ایک بزرگ بھی ایسے نہیں دیکھے جو صحابہ کرام کی برائی کرتے ہوں۔''

(شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ و الجماعۃ، اعتقاد ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ......، ج 1، ص 194,196، رقم 320 ملتقطاً)

بزرگوں کی تاکید

اسی طرح ہمارے بزرگوں نے ہمیں بھی تاکید فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کا ذکر ہمیشہ خیر سے ہی کرو کبھی ان کی کسر شان کوئی بات منہ سے نکالو نہ ہی ان میں سے کسی کی توہین و تنقیص کرو کہ یہ ایمان والوں کا نہیں زندیقوں، ملحدوں اور کافروں کا کام ہے۔ چناں چہ:

امامِ دارُالہجر ہ، حافظ ابوعبداللہ مالک بن انس مدنی اصبحی (متوفی 179ھ) صحابہ کرام کی شان میں واردسورۃ الفتح کی آخری آیت کے جملے: لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (تاکہ اُن (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں) سے اِستدلال کرتے ہوئے فرمایا کرتے:

من غاظه اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فهو كافر۔

''جوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جلے وہ کافر ہے۔''

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰى، الفصل السادس توقير اصحابه و برهم و معرفة حقهم، ج 2، ص 120 وغيره)

امام المسلمین حافظ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بھی یہی فرمایا کرتے۔

(انظر: السنة، ج 2، ص 437، رقم 666)

انہی الفاظ (لِيَغِيظَ......الخ) کے تحت مفسر شہیر، محدثِ کبیر، مفتی احمد یار بن محمد یار نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) لکھتے ہیں:

''معلوم ہوا کہ صحابہ سے جلنے والے سب کافر ہیں۔''

(تفسير نور العرفان على حاشية كنز الايمان، جز 26، سورة الفتح، تحت آية 29، ص 822)

وہ اِسلام پر! مگر کیسے؟

امام المسلمین حافظ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ) کے بیٹے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں:

سالت ابى عن رجل شتم رجلا من اصحاب النبى صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ما اراه على الاسلام۔

''مَیں نے اپنے والدگرامی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو (معاذ اللہ) گالی دیتا ہے تو آپ نے فرمایا: مَیں ایسے آدمی کو (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو گالی دے) اِسلام پر نہیں سمجھتا۔''

(السنة لابى بكر الخلال، ذكر الروافض، ج 3، ص 493، رقم 782)

زِندیق وبددِین

سیّد الحفاظ امام ابوزُرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی (متوفی 264ھ) فرماتے تھے:

اذا رایت الرجل ینتقص احدا من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق۔ و ذلك ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق، و القرآن حق، و انما ادی الینا ھذا القرآن و السنن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و انما یریدون ان یجرحوا شھودنا لیبطلوا الکتاب و السنۃ، و الجرح بھم اولٰی و ھم زنادقۃ۔

"جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ 'زندیق' ہے۔ کیوں کہ (ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قرآن پاک بھی حق اور (یہ حقیقت ہے کہ) ہم تک قرآن وسنن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی نے پہنچایے اور یہ (ان بزرگوں کی تنقیص کرنے والے) چاہتے ہیں کہ ہمارے شاہدوں پر جرح کر کے کتاب وسُنّت کو باطل قرار دیں، حالاں کہ یہ (دِین کے دُشمن) خود جرح کیے جانے کے زیادہ مستحق ہیں اور یہی زندیق ہیں۔"

(الکفایۃ فی علم الروایۃ، باب ما جاء فی تعدیل اللّٰہ و رسولہ للصحابۃ......، ص 46 - تاریخ دمشق، عبید اللّٰہ بن عبد الکریم......، ج 38، ص 32، رقم 33- تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، عبید اللّٰہ بن عبد الکریم......، ج 19، ص 96- الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، الفصل الثالث فی بیان حال الصحابۃ......، ج 1، ص 162,163)

وہ اِیمان ہی نہیں رکھتا

شیخ العارفین، امام ابومحمد سہل بن عبد اللہ تستری (متوفی 283ھ) فرمایا کرتے:

لم یؤمن بالرسول من لم یوقر اصحابه و لم یعز اوامره۔

''جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم نہیں کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کی عزت نہیں کرتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔''

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل السادس توقیر اصحابه و برهم ......، ج 2، ص 125- بهجة المحافل و بغیة الاماثل فی تلخیص المعجزات و السیر و الشمائل، الفصل الثانی فی فضل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج 2، ص 405- المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، طبقات الصحابة، الطبقة الثانیة عشر صبیان ادرکوا النبی علیه وسلم ......، ج 2، ص 706)

دِین، اِیمان، اِحسان

اِمام حافظ ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (متوفی 321ھ) فرماتے ہیں:

و نحب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم و لا نفرط فی حب احد منهم و لا نتبرا من احد منهم و نبغض من یبغضهم و بغیر الخیر یذکرهم، و لا نذکرهم الا بخیر۔ و حبهم دین و ایمان و احسان و بغضهم کفر و نفاق و طغیان۔

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور کسی ایک صحابی کی محبت میں بھی حد سے نہیں بڑھتے اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک سے تبرا کرتے ہیں۔ جو ان سے بغض رکھتا ہے اور ان کا ذکر خیر سے نہیں کرتا ہم بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور ہم صحابہ کا صرف ذکرِ خیر ہی کرتے ہیں کیوں کہ ان کی محبت دین و اِیمان اور اِحسان[1] ہے اور ان سے بغض

---

[1] شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِحسان کا اِطلاق دو معنوں پر کیا جاتا ہے: (1) کسی شخص پر اِنعام کرنا۔ (2) نیک کام کرنا۔ اِحسان کا درجہ عدل سے بڑھ کر ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عدل اِنصاف ہے اور اِحسان اِنصاف سے زائد چیز ہے۔ (تبیان القرآن، پارہ 14، سورۃ النحل، تحت آیت 90، ج 6، ص 554,555 ملتقطاً)

کفر ونفاق اور طغیان ہے۔"

نفاق سے آزاد

اِمام طحاوی مزید فرماتے ہیں:

و من احسن القول فی اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و ازواجه الطاهرات من کل دنس و ذریاته المقدسین من کل رجس فقد بریئ من النفاق۔

"جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ہر عیب سے پاک آپ کی ازواجِ مطہرات اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک آپ کی اولاد کے بارے میں اچھی گفتگو کرتا ہے اس کے نفاق سے بری ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

(العقیدة الطحاویة، ص 81,82، رقم 93,96)

ملحد

اِمام الفقہا، شمس الائمہ، فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سَرَخسی حنفی نور اللہ مرقدہ (متوفی 483ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فیهم فهو ملحد منا بذ للاسلام دواؤہ السیف ان لم یتب۔

"صحابہ کرام پر طعن کرنے والا اِسلام کو پس پشت ڈال دینے والا 'ملحد' ہے؛ اگر توبہ نہ کرے تو اس (بیمارِ نابکار) کی دوا تلوار ہے۔"

(اُصول السرخسی، فصل فی حدوث الخلاف بعد الاجماع باعتبار معنی حادث، ج 2، ص 134)

خارج ازدِین

اِمام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

بارے میں فرماتے ہیں:

اگر یہ نفوسِ قدسیہ نہ ہوتے تو ہمارے پاس دین کی اصل پہنچتی اور نہ ہی فرع، نہ ہم فرائض وسنن جانتے اور نہ ہی احادیث واخبار میں سے کسی کا علم حاصل کر سکتے۔

فمن طعن فیهم او سبهم فقد خرج من الدین و مرق من ملة المسلمین۔

"پس ان پاکیزہ ذوات کو جس نے طعن کیا یا انھیں گالی دی تو وہ دین سے نکل گیا اور ملت اِسلامیہ سے خارج ہو گیا۔"

(الکبائر، الکبیرة السبعون، سب احد من الصحابة رضوان اللّٰه علیهم......، ص 250)

ملتِ اِسلامیہ سے علٰحدگی

امام شہاب الدین احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فیهم فقد کاد ان یمرق من الملة لان الطعن فیهم یؤدی الی انطماس نورها۔

"جو شخص صحابہ کرام پر طعن کرتا ہے قریب ہے کہ وہ ملت اِسلامیہ سے الگ ہو جائے کیوں کہ ان ذواتِ قدسیاں پر طعن نورِ اِسلام کو بجھا دیتا ہے۔"

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرة الرابعة و الخامسة الستون بعد الاربع مائة، بغض الانصار و شتم واحد من الصحابة ......، ج 2، ص 320)

آپ یہ بھی فرماتے ہیں:

فبغض الصحابة کلهم و بغض بعضهم من حیث الصحبة لا شك انه کفر۔

"تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی سے بھی اِس لیے بغض رکھنا کہ وہ صحابی ہے، بلاشبہ 'کفر' ہے۔"

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، خاتمة، ص 365)

واجب وضروری عمل

محدث وفقیہ، شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی شافعی (متوفی 973ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فی الصحابة فقد طعن فی نفس دینه فیجب سد الباب جملة واحدة لا سیما الخوض فی امر معاویة و عمرو بن العاص۔

''جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتا ہے بے شک وہ اپنے دِین پر طعن کرتا ہے، لہٰذا واجب وضروری ہے کہ یہ دروازہ بالکل بند کردیا جائے بالخصوص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے بارے میں۔''

(الیواقیت و الجواهر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الرابع و الاربعون فی بیان وجوب الکف عن شجر بین الصحابة......، ج 2، ص 323)

اہلِ سُنّت کے عقائد

فقیہ اعظم، صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی بن حکیم جمال الدین اعظمی حنفی (متوفی 1367ھ) اہلِ سُنّت کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلِ خیر وصلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واِستحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے؛ ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیر معاویہ اور اُن کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند، اِسی طرح حضرت سیّدنا عمرو بن عاص وحضرت مغیرہ بن شعبہ وحضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم، حتی کہ حضرت

وحشی رضی اللہ عنہ جنھوں نے قبل اِسلام حضرت سیّدنا سیّد الشہد احمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور بعدِ اِسلام اخبث الناس خبیث مُسَیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا؛ وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے خیر الناس وشر الناس کو قتل کیا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی، تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی؛ اگرچہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے اِنکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔"

(بہارِ شریعت، اِمامت کا بیان، ج 1، ص 252,253)

راشد کندی کی موت

اِمام حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی شافعی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

و قال بعضهم: رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و عنده ابوبكر و عمر و عثمان و علي و معاوية، اذ جاء رجل فقال عمر: يا رسول الله! هذا يتنقصنا۔ فكانه انتهره رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: يا رسول الله انى لا اتنقص هؤلاء و لكن هذا، يعنى معاوية۔ فقال: ويلك!! و ليس هو من اصحابي؟ قالها ثلاثًا، ثم اخذ رسول الله حربة فناولها معاوية فقال: جابها في لبته، فضربه بها و انتبهت فبكرت الى منزله فاذا ذلك الرجل قد اصابته الذبحة من الليل و مات، و هو راشد الكندى۔

"بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں اِس حال میں زیارت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان، سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالی عن جمیعہم

تھے۔آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو سیّدنا عمر پاک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ہماری تنقیص کرتا ہے۔حضور ﷺ نے اسے جھڑکا تو وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں ان کی تنقیص نہیں کرتا، مَیں تو صرف معاویہ کی تنقیص کرتا ہوں۔ (اس بدبخت کی یہ بات سن کر) نبی پاک ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: تیرا ناس ہو جائے کیا یہ میرے صحابی نہیں؟؟ پھر آپ ﷺ نے ایک نیزہ سیّدنا معاویہ کو دے کر فرمایا: یہ اس کے سینے میں مارو! آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نیزہ مارا۔ یہ بزرگ فرماتے ہیں: صبح بیدار ہوکر جب میں اس کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ راشد کندی نامی اُس آدمی کو رات کسی نے ذبح کر دیا اور وہ مر گیا۔"

(البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شيء من ايامه......، ج 8، ص 149)

حافظ ابن کثیر نے اس واقعہ کا ذکر بہ صیغۂ تمریض ("بعضھم" سے) کیا ہے، راوی کا نام ذکر نہیں کیا، لیکن صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور نے یہ خواب محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

(انظر: مختصر تاريخ دمشق، معاوية بن صخر ابن سفيان......، ج 25، ص 76)

اور کہا ہے: یہ بزرگ ابدال میں سے ہیں۔ (ایضاً)

انھی امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب قرشی (متوفی 244ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی کہتے ہیں: یہ ثقہ امام، محدث اور فقیہ تھے۔ امام نسائی نے بھی انھیں ثقہ کہا ہے۔[1] (انظر: سير اعلام النبلاء، ج 11، ص 103,104، رقم 32)

صدائے ہاتف

اسی طرح ثقہ محدث، امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغدادی (متوفی 406ھ)

---

[1] یعنی یہ خواب کسی نامعلوم شخص کا نہیں بل کہ اپنے وقت کے ابدال و امام، اور ثقہ محدث وفقیہ کا ہے۔ (لقمان)

کہتے ہیں: محمد بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ملک شام کے ایک پہاڑ پر ہاتف کو یہ کہتے سنا:

من ابغض الصدیق فذاك زندیق۔

''جو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے وہ زندیق ہے۔''

من ابغض عمر الٰی جھنّم زمر۔

''جس نے سیّدنا عمر پاک رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا وہ جہنمی گروہ میں ہوگا۔''

من ابغض عثمان فذاك خصمه الرحمٰن۔

''جس نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کا مدمقابل رحمٰن عزوجل ہوگا۔''

من ابغض علیا فذاك خصمه النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

''جس نے مولا علی پاک رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس کے مدمقابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔''

من ابغض معاویة تسحبه الزبانیة الی نار اللّٰه الحامیة۔

''اور جس نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا فرشتے اسے پیشانی سے پکڑ کر بھڑکتی آگ میں پھینکیں گے۔'' (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

(فضائل امیر المؤمنین معاویة بن ابی سفیان، مخطوطہ)

یہ روایت حافظ ابن عساکر، علامہ ابن منظور اور حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کی ہے۔

(انظر: تاریخ دمشق، ذکر معاویة بن صخر ابی سفیان...... ج 59، ص 212- مختصر تاریخ دمشق ج 25، ص 76- البدایة و النھایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه، ج 8، ص 149)

اللہ ربّ العزت ہمیں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم و توقیر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی ادنیٰ سی تنقیص سے بھی بچائے! آمین!!

دوسری بات

دوسری قابل حفظ بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم جو مشاجرات و

اِختلافات ہوئے مثلاً: امامِ مظلوم سیّدنا عثمان پاک رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سانحۂ دل دوز کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے قصاص کی بابت جو اِختلافات رُونما ہوئے اور معاملہ جدال تک پہنچ گیا وغیرہ ان کی بناپر بھی کسی صحابی پر طعن کرنا جائز نہیں؛ ان معاملات میں اکابر اہل سُنّت نے روافض وخوارج سے الگ راہ اِختیار کی ہے اور وہ یہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ان معاملات میں خاموشی اِختیار کی جائے اور ان کے شرفِ صحبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب کا حسبِ مراتب اِحترام کیا جائے۔ چناں چہ:

حکمِ اِستغفار

اُمتِ محمدیہ کے ''حبر'' سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

امر اللّٰہ عزوجل بالاستغفار لاصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم و ھو یعلم انھم سیقتتلون۔

''اللہ عزوجل نے تمھیں صحابہ کرام کے لیے اِستغفار کا حکم دیا حالاں کہ وہ جانتا تھا کہ ان میں مقاتلہ ہوگا۔'' (یعنی جب اس عالم الغیب والشہادہ نے سب کچھ جانتے ہوئے ان کے لیے اِستغفار کا حکم دیا ہے تو تمھیں چاہیے کہ اپنے رب کی بات مانو نہ کہ ان کے مشاجرات کی آڑ لے کر ان میں سے کسی پر طعن کرو!)

(الشریعۃ، ذکر الکف عما شجر بین اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم......، ج 5، ص 2492، رقم 1980 وغیرہ)

بدعتی وخبیث رافضی

اِمام المسلمین امام احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ) اہل سُنّت کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ذکر محاسن اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم اجمعین، و

الکف عن ذکر مساویهم و الخلاف الذی شجر بینهم فمن سب اصحاب رسول اللّٰه ﷺ او احدا منهم او تنقصه او طعن علیهم او عرض بعیبهم او عاب احدا منهم فهو مبتدع رافضی خبیث مخالف لا یقبل اللّٰه منه صرفا و لا عدلا بل حبهم سنة و الدعاء لهم قربة و الاقتداء بهم وسیلة و الاخذ باٰثارهم فضیلة......

''رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوبیاں ہی بیان کی جائیں، ان کی لغزشوں اور ان کے باہمی اِختلافات کے ذکر سے اِجتناب کیا جائے۔ جو شخص حضور کے صحابہ یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دیتا یا اُن کی تنقیص کرتا ہے یا ان پر طعن کرتا ہے یا انھیں عیب دار کرنے کے درپے ہو یا ان میں سے کسی ایک کی عیب جوئی کرے تو (خوب جان لو کہ) وہ بدعتی (سُنّی نہیں)، رافضی خبیث مخالف (اہل حق) ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے گا۔ (اے مسلمان! یاد رکھ!) صحابہ کرام سے محبت سُنّت ہے، ان کے لیے دعا قرب اِلٰہی کا ذریعہ ہے اور ان کی پیروی وسیلۂ نجات اور ان کے آثار کی اِتباع باعث فضیلت ہے......

......لا یجوز لاحد ان یذکر شیئا من مساویهم و لا یطعن علی احد منهم بعیب و لا بنقص فمن فعل ذلك فقد وجب علی السلطان تادیبه و عقوبته لیس له ان یعفو عنه بل یعاقبه و یستتیبه فان تاب قبل منه و ان ثبت عاد علیه بالعقوبة و خلده الحبس حتی یموت او یراجع۔

......کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کی کم زوریوں میں سے کوئی کم زوری بیان کرے اور کسی عیب و نقص کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک

پر بھی طعن کرے۔ پس جو اس فعل کا مرتکب ہو حاکم پر ضروری ہے کہ اس کی تادیب کرے اور اسے سزا دے معاف نہ کرے، نیز اس سے توبہ بھی کروائے: اگر وہ توبہ کر لے تو فبہا، ورنہ پھر اسے سزا دے اور اسے ہمیشہ کے لیے قید کرے، یہاں تک کہ وہ مرجائے یا توبہ کر لے۔"

(طبقات الحنابلة، احمد بن جعفر بن یعقوب......، ج 1، ص 30)

زبانیں بند رکھو!

امام صاحب یہ بھی فرمایا کرتے:

ترحم علی جمیع اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صغیرھم و کبیرھم و حدث بفضائلھم و امسك عما شجر بینھم۔

"سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے بڑے سب صحابہ کے لیے رحمت کی دعا کرو، ان کے فضائل بیان کرو اور ان کے مابین ہونے والے مشاجرات کے ذکر سے زبانیں بند رکھو!"

(طبقات الحنابلة، محمد بن حبیب الاندرانی نقل عن امامنا اشیاء، ج 1، ص 294)

تمام بلادِ اِسلامیہ کے علما کا مذہب

امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد (ابن ابی حاتم) رازی تمیمی (متوفی 327ھ) کہتے ہیں: مَیں نے اپنے والد گرامی اور امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہما سے سوال کیا کہ اُصولِ دِین میں اہل سنت کا مذہب کیا ہے اور آپ تمام بلادِ (اِسلامیہ) میں جن علما سے ملے ہیں اُن کا اِس بابت کیا عقیدہ ہے؟

اُن دونوں بزرگوں نے اس سوال کے جواب میں یہ بھی فرمایا کہ ہم تمام بلاد کے علما سے ملے جن میں حجاز وعراق اور شام ویمن بھی ہیں، اُن سب کا مذہب یہی تھا کہ

الترحم علی جمیع اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) و رضی اللہ

عنهم) و الكف عما شجر بينهم۔

''تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں رحمت کی دعا کرو اور ان کے باہمی مشاجرات میں نہ پڑو!'' (شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، اعتقاد ابی زرعة عبيد الله......، ج 1، ص 198، رقم 321)

قبر میں اِیذا دینے والا

قاطع بدعت، حامی سنت، شیخ ابو محمد حسن بن علی بربھاری (متوفی 329ھ) نے اپنی تصنیف لطیف ''شرح السنہ'' کے مختلف مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق کلام کرتے فرمایا ہے:

و الكف عن حرب علي و معاوية و عائشة و طلحة و الزبير، و من كان معهم، و لا تخاصم (فيهم) و كل امرهم الى الله تبارك وتعالٰى۔

''سادتنا علی و معاویہ، عائشہ، طلحہ و زبیر اور اُن کے رفقا (صحابہ کرام) رضی اللہ عنہم کے باہمی محاربات میں خاموشی اِختیار کرو، اس جھگڑے میں نہ پڑو؛ ان کا معاملہ اللہ تبارک وتعالٰی کے سپرد کر دو!''

(ان کے متعلق کوئی غلط بات ہرگز نہ سنو! کیوں کہ)

لا يسلم لك قلبك ان سمعت......

''ایسی باتیں سننے سے دِل سلامت نہیں رہتا......''

......و اعلم انه من تناول احدا من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فاعلم انه انما اراد محمدا صلى الله عليه وسلم وقد اذاه فى قبره۔

''......اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ جو کسی ایک صحابی کی بھی تنقیص کرتا ہے درا صل وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کا اِرادہ کرتا ہے اور

ایسا کرنے والا حضور ﷺ کو قبر شریف میں تکلیف پہنچاتا ہے۔"

(شرح السنة، ص 106,112,120، رقم 111,124,137 ملتقطاً)

پاک و قابل تعریف

حجۃ الاسلام، زین المتقین، ولی کامل، اِمام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی (متوفی 505ھ) فرماتے ہیں:

و اعتقاد اهل السنة تزكية جميع الصحابة و الثناء عليهم كما اثنى الله سبحانه و تعالى و رسوله ﷺ و ما جرى بين معاوية و على رضى الله عنهما كان مبنيًا على الاجتهاد لا منازعة من معاوية فى الامامة؛ اذ ظن على رضى الله عنه ان تسليم قتلة عثمان مع كثرة عشائرهم و اختلاطهم بالعسكر يؤدى الى اضطراب امر الامامة فى بدايتها فراى التاخير اصوب، و ظن معاوية ان تاخير امرهم مع عظم جنايتهم يوجب الاغراء بالأئمة و يعرض الدماء للسفك۔ و قد قال افاضل العلماء: كل مجتهد مصيب۔ و قال قائلون: المصيب واحد، و لم يذهب الى تخطئة على ذو تحصيل اصلا۔

"اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ کرام پاک اور قابل تعریف ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی۔ حضرت معاویہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے مابین جو اِختلاف ہوا وہ اِجتہاد پر مبنی تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اِمامت کا جھگڑا نہ تھا؛ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ چوں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین کے قبائل بھی زیادہ ہیں اور وہ لشکر میں بھی شامل ہیں لہٰذا ان قاتلین کو (فوراً

سزا دینا یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے رشتہ داروں کے) حوالے کرنا خلافت کے اِبتدائی دور میں ہی اس میں خلل کا باعث ہوگا، لہٰذا آپ نے تاخیر کو زیادہ بہتر سمجھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ ان لوگوں کے اتنے بڑے جرم کے باوجود اس معاملہ میں تاخیر انھیں ائمہ کے خلاف اُبھارنے کے مترادف ہے اور اس سے خون ریزی ہوگی۔ جلیل القدر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر مجتہد کی رائے صحیح ہوتی ہے (ولہٰذا سیّدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کی رائے ہی درست تھی) لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا: درست (ان میں سے) ایک ہے؛ مگر کسی بھی اہل علم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سوچ کو غلط قرار نہیں دیا۔''

(احیاء علوم الدین، کتاب قواعد العقائد، الرکن الرابع فی السمعیات و تصدیقہ علیہ السلام......، الاصل السابع، ص 146)

سپردِ خدا کر دو!

محبوبِ سبحانی، قطب ربانی، شیخ سیّد ابو محمد عبد القادر (حضور غوث پاک) بن ابو صالح موسیٰ حسنی حسینی حنبلی (متوفی 561ھ) فرماتے ہیں:

و اتفق اهل السنة على وجوب الكف عما شجر بينهم و الامساك عن مساويهم و اظهار فضائلهم و محاسنهم و تسليم امرهم الى الله عزوجل على ما كان و جرى من اختلاف على و طلحة و الزبير و عائشة و معاوية رضى الله عنهم على ما قدمنا بيانه و اعطاءه كل ذى فضل فضله۔

اُستاذ العلما، کہنہ مشق مترجم، علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ نے اِس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اہل سنت و جماعت کا اِتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بپا

ہونے والے اِختلاف اور جھگڑے کے بارے میں گفتگو سے باز رہنا چاہیے، ان کی برائی بیان کرنے سے رکنا اور ان کے فضائل ومحاسن کا اظہار کرنا ضروری ہے اور جو کچھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اِختلاف رُونما ہوا اسے سپردِ خدا کیا جائے؛ ہر صاحب فضل کی فضیلت کو تسلیم کیا جائے۔"

(الغنية لطالبی طریق الحق، خلافة معاوية رضی الله عنه، ج 1، ص 206- غنیۃ الطالبین اُردو، صحابہ کرام کی فضیلت، ص 268)

حضورِ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ناصحانہ انداز میں مزید فرماتے ہیں:

فاحسن احوالنا الامساك فی ذلك و ردهم الی الله عزوجل و هو احكم الحكمين و خير الفاصلين، و الاشتغال بعيوب انفسنا و تطهير قلوبنا من امهات الذنوب و ظواهرها من موبقات الامور۔

"(صحابہ کرام کے اِختلافات میں دخل اندازی کی بہ جائے) ہمارے لیے اس مسئلہ میں خاموش رہنا اور اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا زیادہ بہتر ہے؛ وہی تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ہمیں (ان باتوں میں پڑنے کی بہ جائے) اپنے نفسانی عیوب کی طرف متوجہ ہونے، بڑے بڑے گناہوں سے دلوں کو پاک کرنے اور مہلک باتوں سے (ظاہر و باطن کو) پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔"

(ایضًا، خلافة علی رضی الله عنه، ج 1، ص 203- ایضًا، صحابہ کرام کے مابین قتال، ص 266)

عمدہ نصیحت

امام ومحدث، علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی شافعی (متوفی 923ھ) فرماتے ہیں:

و مما يجب ايضا: الامساك عما شجر بينهم، اى وقع بينهم من الاختلاف، و الاضراب عن اخبار المؤرخين و جهلة الرواة، و ضلال الشيعة و المبتدعين، القادحة فى احد منهم،قال صلى الله عليه وسلم: اذا ذكر اصحابى فامسكوا۔ و ان يلتمس لهم مما نقل من ذلك فيما كان بينهم من الفتن احسن التاويلات، و يخرج لهم اصوب المخارج، اذ هم اهل ذلك كما هو فى مناقبهم، و معدود من ماثرهم، مما يطول ايراد بعضه۔ و ما وقع بينهم من المنازعات و المحاربات فله محامل و تاويلات، فسبهم و الطعن فيهم اذا كان مما يخالف الادلة القطعية كفر، كقذف عائشة رضى الله عنها، و الا فبدعة و فسق...... و قال صلى الله عليه وسلم: الله، الله فى اصحابى! لا تتخدوهم غرضا من بعدى، من احبهم فقد احبنى، و من ابغضهم فقد ابغضنى، و من اذاهم فقد اذانى، و من اذانى فقد اذى الله، و من اذى الله فيوشك ان ياخذه الله۔ رواه المخلص الذهبى۔ (ابو طاهر محمد بن عبدالرحمن الذهبى) و هذا الحديث كما قال بعضهم خرج مخرج الوصية باصحابه على طريق التاكيد و الترغيب فى حبهم، و الترهيب عن بغضهم، و فيه اشارة الى ان حبهم من الأيمان، و بغضهم كفر؛ لانه اذا كان بغضهم بغضا له كان كفرا بلا نزاع، للحديث السابق، لن يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه۔ و هذا يدل على كمال قربهم منه بتنزيلهم منزلة نفسه، حتى كان اذاهم واقع عليه و واصل

اليه صلی اللہ علیہ وسلم۔ "والغرض": الھدف الذی یرمی فیه۔ فھو نھی عن رمیھم مؤکدا ذلك بتحذیرھم اللّٰه منه، و ما ذاك الا لشدة الحرمة...... و قال مالك بن انس وغیره۔ فیما ذکره القاضی عیاض: من ابغض الصحابة فلیس له فی فیء المسلمین حق۔ قال: و نزع بایة الحشر و الذین جاءوا من بعدھم۔ الآیة۔ و قال: من غاظه اصحاب محمد فھو کافر۔ قال اللّٰه تعالٰی: لیغیظ بھم الکفار۔ و اللّٰه اعلم۔

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں یہ بات بھی واجب ہے کہ ان کے درمیان جو اِختلاف ہوا اس پر خاموشی اِختیار کرے، مؤرّخین کی خبروں اور راویوں کی جہالت نیز شیعہ اور بدعتی لوگوں کی ایسی باتوں کی طرف توجہ نہ دے جو ان کی شان میں نقص ثابت کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو رُک جاؤ! نیز ان کے درمیان جو اِختلاف ہوا اس کی کوئی تاویل کرے اور اچھا ہی راستہ تلاش کرے کیوں کہ ان کی شان کے لائق یہی بات ہے۔ (اور یہ بھی یاد رکھے کہ) ان کے مابین جو محاربات و منازعت کا سلسلہ ہوا اس کی کوئی وجہ ہے، تو ان کی بدگوئی کرنا یا ان پر طعن کرنا جو قطعی دلائل کے خلاف ہو وہ کفر ہے؛ جیسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اِلزام تراشی۔ اور اگر دلائل قطعیہ کے خلاف نہ ہو تو بدعت و فسق ہے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو! میرے بعد انھیں اپنی 'غرض' کا نشانہ نہ بنالینا، جس نے ان سے محبت کی تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے ان کو اِیذا پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے

تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ فرمائے۔ اسے ابو طاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص ذہبی بغدادی (متوفی 393ھ) نے روایت کیا ہے۔ (انظر:المخلصیات و اجزاء اخری لابی طاهرالمخلص، الجزء الاول من المخلصیات، ج 1، ص 232، رقم 312)

اِس حدیث کے متعلق بعض (علما) فرماتے ہیں: اس حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں تاکیدی وصیت، ان سے محبت کی ترغیب اور ان کے بغض سے ڈرانا ہے، نیز اس میں اس طرف بھی اِشارہ ہے کہ ’ان سے محبت کرنا ایمان سے ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے‘، کیوں کہ اگر ان سے بغض سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی وجہ سے ہو تو بلا اِختلاف کفر ہے، جیسا کہ حدیث پاک گزر چکی ہے جس میں فرمایا گیا: لن یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من نفسه۔ ’تم میں سے کوئی شخص ہرگز مومن نہیں ہوسکتا جب تک مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔‘ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ طور کمال قرب حاصل تھا اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی ذات کی جگہ رکھا یہاں تک کہ ان کی اِیذا رسانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اِیذا رسانی قرار پائی۔

غرض کا مطلب

’غرض‘ کسے کہتے ہیں؟ مذکورہ حدیث پاک (اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم ’غرضا‘ من بعدی......الخ) میں جو لفظ ’غرض‘ ہے، یہ اس نشانے کو کہتے ہیں جس پر تیر چلائے جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرانے کی تاکید کے ساتھ اس بات سے بھی منع کیا گیا، اور ایسا اس کی شدت

حرمت کی بنا پر فرمایا گیا...... امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مالک بن انس وغیرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحابہ کرام سے بغض رکھے اس کا مسلمانوں کے مالِ فَے میں (یعنی اس مال میں جو بغیر جنگ کیے کافروں سے حاصل ہو) کوئی حصہ نہیں۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بات پر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ حشر کی اِس آیت سے اِستدلال کیا:

'اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے اِیمان کے ساتھ گزر گئے اور ہمارے دلوں میں اِیمان والوں کے لیے کینہ نہ رکھ! اے ہمارے رب! بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔' (پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جلے وہ کافر ہے۔ اِرشادِ خداوندی ہے:

'تا کہ ان (صحابہ) سے کافروں کے دل جلیں۔' (پارہ 26، سورۃ الفتح، آیت 29)

واللہ اعلم۔'' (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، طبقات الصحابة، الطبقة الثانية عشر: صبيان، ج 2 ص 705,706,707)

کثیر محققین کی رائے

عارف باللہ، علامہ ابو عبد الرحمٰن عبد العزیز بن احمد ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ) فرماتے ہیں:

ذكر كثير من المحققين ان ذكره حرام مخافة ان يؤدی الی سوء الظن ببعض الصحابة و يعضده الحديث المرفوع: لا يبلغنی احد من اصحابی عن احد شيئاً فانی احب ان اخرج

الیکم و انا سلیم الصدر......

"کثیر محققین (علماء ومحدثین رحمہم اللہ) کہتے ہیں: صحابہ کرام کے مشاجرات کا تذکرہ حرام ہے کیوں کہ اندیشہ ہے کہ اس سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جائے (جو کہ ایمان کے لیے انتہائی تباہ کن ہے) اور اس بات کی تائید حدیث مرفوع (یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان) سے ہوتی ہے جس میں فرمایا گیا: کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ تمھاری طرف صاف دل نکلوں......

(سنن ابو داوٗد، باب فی رفع الحدیث من المجلس، ج 4، ص 265، رقم 4860- سنن ترمذی، باب فی فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 710، رقم 3896 وغیرہ)

......و انما اضطر اهل السنة الى ذكر تلك القصص لان المبتدعة اخترعوا فيها مفتريات و اكاذيب حتى ذهب بعض المتكلمين الى ان روايات التشاجر كلها كذب۔ و نعم القول هو لولا ان بعضها ثابت بالتواتر و اجمع اهل السنة و الجماعة على تاويل ما ثبت منها تخليصا للعامة عن الوساوس و الهواجس و اما مالم يقبل التاويل فهو مردود۔ فان فضل الصحابة و حسن سيرتهم و اتباعهم الحق ثابت بالنصوص القاطعة و اجماع اهل الحق فكيف يعارضه رواية الاحاد، سيما من الروافض المتعصبة الكذابين۔

......اہل سنت کو ان واقعات کا تذکرہ مجبوراً کرنا پڑا (جو مشاجراتِ صحابہ سے متعلق تھے) اس لیے کہ بدعتیوں نے ان میں بہت سی من گھڑت اور جھوٹی باتیں شامل کر دی تھیں، یہاں تک کہ بعض متکلمین رحمہم اللہ فرمانے

لگے کہ مشاجراتِ صحابہ کی سب روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں؛ اگر چہ یہ قول بہت اچھا ہے، مگر بعض واقعات تواتر سے بھی ثابت ہیں ولہذا سب اہل سُنّت وجماعت نے اس پر اِجماع کیا کہ ان میں سے ثابت شدہ واقعات کی مناسب تاویل کی جائے تاکہ عامۃ المسلمین وساوس وشبہات سے بچیں اور وہ واقعات جو ناقابل تاویل ہیں انھیں رد کر دیا جائے کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضلیت، حسن سیرت اور اِتباعِ حق نصوصِ قاطعہ اور اہل حق کے اِجماع سے ثابت ہے؛ پس یہ اِکا دُکا روایتیں خصوصاً متعصب وکذاب رافضیوں کی (وضع کردہ) اس کے مقابل کیا حیثیت رکھتی ہیں۔" (الناهية عن طعن امیر المؤمنين معاوية رضی الله عنه، فصل فی النهی عن ذکر التشاجر، ص 5)

دونوں جنتی

مجددِ اُمت، اعلیٰ حضرت اِمام حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی ہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں:

"اہل سنت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں کسی پر طعن حرام اور ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع۔ حدیث میں ارشاد اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔ جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو (بحث وخوض سے) رُک جاؤ! رب عزوجل کہ عالم الغیب و الشہادہ ہے، اس نے صحابہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں:

1- مومنین قبل الفتح، جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے راہِ خدا میں خرچ و جہاد کیا۔
2- اور مومنین بعد الفتح، جنھوں نے بعد کو۔ (اللہ کی راہ میں خرچ اور جہاد کیا)

فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ لَا یَستوی منکم من انفق

من قبل الفتح و قاتل اولٰئك اعظم درجة من الذین انفقو من بعد و قاتلوا۔

تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا۔

اور ساتھ ہی فرمایا: **و کلا وعد اللّٰہ الحسنٰی**۔ دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔

اوران کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی اِرشاد ہوا: **و اللّٰہ بما تعملون خبیر**۔ اللہ کو تمھارے اعمال کی خوب خبر ہے۔ یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے بہ ایں ہمہ سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا، خواہ سابقین ہوں یا لاحقین۔

اور یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھیے کہ مولیٰ عزوجل جس سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا اس کے لیے کیا فرماتا ہے (اس کے بارے میں فرماتا ہے:) **ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولٰئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا و ھم فیما اشتھت انفسھم خلدون لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقّٰھم الملٰئکة ھذا یومکم الذی کنتم توعدون**۔ بے شک جن سے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک (دھیمی سی آواز) تک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانتی مرادوں میں ہمیشہ رہیں گے انھیں غم میں نہ ڈالے گی بڑی گھبراہٹ، فرشتے ان کی پیش وائی کو آئیں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمھارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

سچا اِسلامی دل اپنے ربّ عزوجل کا یہ اِرشاد عام سن کر کبھی کسی صحابی پر نہ سوے ظن کرسکتا ہے نہ اس کے اعمال کی تفتیش؛ بہ فرضِ غلط (صحابہ نے)

کچھ بھی کیا، تم حاکم ہو یا اللہ، تم زیادہ جانو یا اللہ، ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰہ (کیا تمھیں علم زیادہ ہے یا اللہ تعالیٰ کو)، دلوں کی جاننے والا سچا حاکم یہ فیصلہ فرما چکا کہ مجھے تمھارے سب اعمال کی خبر ہے میں تم سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اس کے بعد مسلمان کو اس کے خلاف کی گنجائش کیا ہے۔ ضرور (سیّدنا معاویہ سمیت) ہر صحابی کے ساتھ حضرت کہا جائے گا، ضرور رضی اللہ عنہ کہا جائے گا، ضرور اس کا اِعزاز و اِحترام فرض ہے۔ و لو کرہ المجرمون۔ (اگرچہ مجرم برا مانیں)''

(العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 29، ص 227,228، مسئلہ 79)

اللہ پاک ہمیں ان دونوں باتوں کو ہر لمحہ محفوظ وملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معاملات میں مستغرق ہونے کے بہ جائے اپنے قلب و اعمال کی اِصلاح کی توفیق بخشے۔ امین بحرمة سيّد المرسلين و اله الطاهرين!!

بعض کتب

انھی اُمور کے پیشِ نظر لازم تھا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی خیر سے ہی کیا جائے۔ اسی بنا پر آپ کے بلند و بالا مقام کے بیان، خصائل و اوصاف کے اظہار اور آپ کی توہین و تنقیص جیسے جرمِ عظیم سے مسلمانوں کو بچانے کے لیے جہاں محدثین عظام و علمائے کرام نے کتب احادیث و تراجم میں مستقل ابواب باندھے ہیں وہیں آپ کی شانِ رفیع کے بیان اور آپ رضی اللہ عنہ پر کیے گئے زنادقہ و رافضہ کے اِعتراضات کے مسکت جوابات پر مشتمل مستقل کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ ان تمام کتب کا اِحاطہ تو مشکل ہے، البتہ ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

1- حلم معاوية.

عربی زبان میں لکھا گیا یہ رسالہ حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد (ابن ابی الدنیا) قرشی

بغدادی (متوفی 281ھ) کا ہے، اس کا موضوع نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ 33 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً 40 روایات ہیں۔

دارُالبشائر نے اِبراہیم صالح کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ میرے پاس اس کا 1424ھ میں شائع ہونے والا نسخہ ہے۔ اس رسالے کا تذکرہ امام جلال الدین سیوطی شافعی (متوفی 911ھ) نے ''تاریخ الخلفاء'' میں بہ ایں الفاظ کیا ہے:

و قد افرد ابن ابی الدنیا و ابوبکر بن ابی عاصم تصنیفا فی حلم معاویۃ۔

یعنی ابن ابی الدنیا اور ابوبکر بن ابی عاصم کی سیّدنا معاویہ میں پائی جانے والی صفت حلم (بُردباری) پر کتاب ہے۔

(تاریخ الخلفاء، معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنہ، ص 152)

2- فضائل امیر المؤمنین معاویۃ بن ابی سفیان.

عربی زبان میں لکھا گیا یہ رسالہ امام ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد سقطی بغدادی (متوفی 406ھ) کا ہے۔ اس میں ہر طرح کی روایات موجود ہیں۔ اس کے 28 صفحات ہیں اور تقریباً 30 سے زائد روایات۔ یہ رسالہ بہ صورتِ مخطوطہ میرے پاس موجود ہے۔

3- تطهیر الجنان.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب شیخ الاسلام حافظ ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ) کی ہے۔ جس کا پورا نام ''تطهیر الجنان و اللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیّدنا مُعاویۃ بن ابی سفیان'' ہے۔ اس کتاب کی تالیف پر ہندوستان کے بادشاہ سلطان ہمایوں کی درخواست نے آپ کو آمادہ کیا، جس کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ خود فرماتے ہیں: سلطان کی درخواست کا سبب یہ تھا کہ اس کے ملک (ہندوستان) میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگئی جو سیّدنا

معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتی اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتی جن سے آپ بری ہیں۔ کیوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس کی ایسی تاویل نہ ہو سکے جو آپ کی ذات پاک کو گناہ سے بری کر دے...... ولہٰذا میں نے سلطان کی درخواست قبول کر لی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ امیر المومنین و مولی المسلمین سیّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الاسنٰی کے ''موضوع سے متعلقہ'' حالات بھی بیان کر دیے۔

(تطهير الجنان، ص 2، ملخصًا)

امام ابن حجر کی یہ کتاب ایک مقدمہ، چند فصول اور خاتمہ پر مشتمل تقریباً **100** صفحات کو محیط نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔ اسے مکتبۃ الحقیقہ، ترکی نے آپ کی دوسری کتاب ''الصواعق المحرقة'' کے ساتھ شائع کیا ہے۔

4- الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية رضى الله عنه.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب عارف باللہ، شیخ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی نور اللہ مرقدہ (متوفی 1239ھ) کی ہے۔ حضرت مؤلف نے اس میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کے علاوہ دیگر صحابہ کرام کے فضائل بھی بیان کیے ہیں، نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر طعن کی ممانعت، مشاجرات صحابہ میں اہل سُنّت کا موقف، سیّدہ طیبہ طاہرہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سیّدنا طلحہ اور سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل جیسے موضوعات کا بھی اِحاطہ کیا ہے۔ 46 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مکتبۃ الحقیقہ، ترکی نے شائع کیا ہے۔ اِس کا اُردو ترجمہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الرفاهيه فى الناهيه عن ذم معاويه''، عرف ''حضرت امیر معاویہ'' کے نام سے کیا ہے اور اس میں عمدہ حواشی کا اِہتمام فرمایا ہے۔ ترجمہ وتحشیہ کے ساتھ 224 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور نے شائع کیا ہے۔ اللہ ربّ العزت حضرت مؤلف ومترجم کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور جنت میں مزید مقاماتِ رفیعہ عطا فرمائے۔ آمین بحرمة طٰهٰ و یٰسٓ!

اِس کے علاوہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی ایک کتاب "صرف العنان عن مطاعن معاوية بن ابی سفیان" بھی ہے، یہ بھی بہت عمدہ تالیف ہے۔

5- النار الحامیه لمن ذم المعاویه.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ کتاب مفسر قرآن مولانا نبی بخش بن محمد وارث حلوائی (متوفی 1365ھ) کی ہے۔ اِس میں آپ نے فضائل صحابہ، اِجتہاد اور مناقب سیّدنا معاویہ وغیرہ پر کلام کیا ہے۔ یہ کتاب 171 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے نئی ترتیب و تہذیب کے ساتھ حضرت مؤلف کے شاگردِ رشید پیرزادہ اقبال احمد فاروقی حفظہ اللہ نے مکتبہ نبویہ، لاہور سے شائع کیا ہے۔ اس کی اوّلاً 1357ھ، میں اِشاعت ہوئی اور بعد ازاں 1421ھ، میں۔

6- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ کتاب مشہور مفسر و محدث، شارحِ مشکوٰۃ، مفتی احمد یار بن محمد یار خاں نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) کی ہے۔ حضرت علیه الرحمة و الرضوان نے نہایت عمدہ پیرایہ سے اسے مرتب فرمایا ہے۔ آپ نے اس میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ساتھ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پاک علی سیدهم و علیهم الصلاة و السلام کے فضائل اور آل پاک کے ساتھ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا حسن سلوک بھی بیان کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی نہایت اہم موضوعات پر حکیمانہ انداز میں گفتگو فرمائی ہے۔ یہ ایک عام فہم و پر اثر تصنیف ہے جس کا مطالعہ کم پڑھے لکھے آدمی کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ یہ کتاب کئی مرتبہ چھپ چکی ہے، میرے پاس اس کا قادری پبلشرز، لاہور کا شائع کردہ نسخہ ہے جو کہ 109 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی تحقیق وتخریج شیخ الحدیث والتفسیر مفتی خواجہ محمد اشرف القادری حفظہ اللہ کے صاحب زادے مولانا محمد عبدالرحمٰن قادری اشرفی کررہے ہیں۔ اِن شاءاللہ محققہ ومخرجہ نسخہ جلد منظر عام پر آجائے گا۔

7- دُشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ.

اُردو زبان میں لکھی گئی یہ ضخیم کتاب، استاذ العلما، عمدۃ المحققین، حضرت العلام مولانا محمد علی بن غلام محمد نقش بندی حنفی نور اللہ مرقدہ کی ہے، جسے آپ نے بعض زَنادِقہ کے رد میں لکھا۔ یہ کتاب 2 جلدوں اور 1056 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے مکتبہ نوریہ حسنیہ، بلال گنج، لاہور نے شائع کیا ہے۔

8- سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہل حق کی نظر میں.

یہ کتاب مناظرِ اِسلام حضرت علامہ مولانا سیّد محمد عرفان بن حافظ الحدیث سیّد جلال الدین شاہ مشہدی حنفی اطال اللہ عمرہ کی ہے۔ 128 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سُنّی جمعیت عوام، برطانیہ نے شائع کی ہے۔

9- اسكات الكلاب العاوية بفضائل خال المؤمنين معاوية رضی اللہ عنہ.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب ابو معاذ محمود بن امام کی ہے، جسے مؤلف نے ایک مقدمہ اور آٹھ فصول پر تقسیم کیا ہے۔ 194 صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبۃ العلوم و الحکم، الریاض نے شائع کی ہے۔

10- معاوية بن ابی سفيان شخصيته و عصره الدولة السفيانية.

عربی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب دکتور علی محمد صلابی کی ہے۔ اس میں پانچ فصلیں ہیں جن کے تحت مختلف اُمور پر بحث کی گئی ہے۔ 731 صفحات پر مشتمل یہ کتاب دار اِبن کثیر، دمشق نے شائع کی ہے۔

11- معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنهما امير المؤمنين.

عربی زبان میں لکھی گئی 300 صفحات پر مشتمل یہ کتاب شحاتہ محمد صقر کی ہے۔ اس کا پورا نام "معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنهما امير المؤمنين و كاتب وحی النبی الامين صلی اللہ علیہ وسلم، كشف شبهات و رد مفتريات"

ہے۔موصوف نے اسے بڑے عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔اس کے چند عنوانات یہ ہیں: من فضائل معاوية رضي الله عنه في القرآن الكريم۔ من فضائل معاوية رضي الله عنه في السنة النبوية الصحيحة۔ و من فضائل معاوية رضي الله عنه دعاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔ احاديث لا تصح في شان معاوية رضي الله عنه۔ مدحا و ذما۔ تعظيم معاوية رضي الله عنه لسنة النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔ توقير معاوية رضي الله عنه لآل بيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔ علم معاوية رضي الله عنه۔ تواضع معاوية رضي الله عنه و زهده۔ حلم معاوية رضي الله عنه و رجاة صدره۔ جهاد معاوية رضي الله عنه و فتوحاته۔ كشف شبهات الشيعة حول معاوية رضي الله عنه وغیرہ۔ یہ کتاب دار الخلفاء الراشدین، اسکندریہ وغیرہ نے شائع کی ہے۔

یہ تھیں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر مستقل لکھی گئیں چند ایک کتب؛ اور صرف یہی نہیں ان کے علاوہ بھی علماء ومحدثین نے آپ رضی اللہ عنہ پر کافی کچھ لکھا ہے۔آپ پر لکھی گئیں عربی وفارسی اور اُردو کتب تین درجن سے زائد میرے پاس موجود ہیں اور یہاں میں نے صرف انھی میں سے بعض کا تذکرہ کیا ہے۔

اللہ رب العزت ہر اُس سُنی محرر کو جزائے خیر عطا فرمائے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتِ صحبت کا اِحترام کرتے ہوئے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا۔

مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟

یہ کتاب اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ اللہ عزوجل کی توفیق سے میں نے اس میں بیان کیا ہے کہ ربّ العالمین جل جلالہ، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ وتابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، حفاظ ومحدثین، علمائے ربانیین، مجددین اور اولیائے کاملین اِس بابت کیا کہتے ہیں کہ "امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟"

مَیں اپنے رب عزّ وجل کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بہ صد عجز و نیاز عرض پرداز ہوں کہ میرا مالک میری اس تحریر کو پر اثر کرے، اہلِ ایمان کے دلوں کی جلا کا ذریعہ، گُم گشتہ راہ کی راہ نما اور میرے لیے ذریعہ نجات بنائے!!

کتاب کی ترتیب

❁ اِس کتاب میں ایک مقدمہ اور 9 ابواب ہیں، پہلا باب آیت قرآنی، دوسرا احادیث نبوی، تیسرا آثار صحابہ، چوتھا اِرشادات تابعین، پانچ واں اقوالِ تبع تابعین، چھٹا علماے احناف کا نظریہ، سات واں مالکیہ کا نقطۂ نظر، آٹھ واں حنابلہ کی آراے گرامی اور نواں باب شوافع کے فرامین پر مشتمل ہے۔

❁ چوں کہ اس وقت پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں اکثریت اہل سنت کی ہے، اور فقہاے اربعہ میں سے کسی ایک کے مقلد ہیں۔ مثلاً ویب سائٹ:

http://en.wikipedia.org/wiki/List_of_Muslim-majority_countries

کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق مختصر نقشہ یہ ہے:

ملک	کل آبادی (تقریبا)	مسلمان (معروف)	سُنّی (معروف)	فقہ
پاکستان	172,800,000	97%	85-90%	حنفی
بنگلہ دیش	142,319,000	89%	99%	حنفی
ترکی	73,722,988	99%	85-90%	حنفی وغیرہ
قازقستان	16,433,000	70.2%	99%	حنفی
تاجکستان	7,215,700	97%	93%	حنفی
کرغستان	5,356,869	75%	99%	حنفی
ترکمانستان	5,110,023	89%	99%	حنفی

نائیجیریا	155,215,573	50.4%	95%	مالکی
تیونس	10,383,577	98%	99%	مالکی
لیبیا	6,173,579	97%	99%	مالکی
الجیریا	34,895,000	99%	99%	مالکی
انڈونیشیا	228,582,000	86.1%	99%	شافعی
مصر	79,089,650	90%	99%	شافعی
صومالیہ	9,558,666	100%	99%	شافعی
مالدیپ	350,000	100%	99%	شافعی
عرب شریف	27,601,038	100%	85-90%	حنبلی
قطر	744,029	77.5%	90%	حنبلی

اور ہر سُنّی اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کے اِرشادات و احکامات کی بجا آوری کے بعد صحابہ وتابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے فرامین کو اہمیت دیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اپنے شرعی مسائل میں انھی کی طرف رجوع کیا جائے۔اسی لیے ہم نے بھی اس کتاب میں قرآن وحدیث کی صحیح سمجھ رکھنے والے ان اکابر اور ان کے سچے مُتبعین کی طرف ہی رجوع کیا ہے۔

❁ ہر باب کے تحت سنین وفات کے اِعتبار سے اقوال نقل کیے ہیں، یعنی جن بزرگوں کا وصال پہلے ہوا ان کے پہلے، اور جن کا بعد میں ہوا ان کے اقوال بعد میں نقل کیے ہیں۔

❁ ہر بات باحوالہ لکھی ہے اور محولہ کتاب کا نام حاشیہ میں لکھنے کے بہ جائے بریکٹ میں ہر بات کے ساتھ لکھا ہے تاکہ قاری اُس کو نظر انداز نہ کرے؛ نیز صرف بات ہی نہیں، باحوالہ بات یاد کی جائے۔

❁ حوالہ دینے میں صرف مُحَوَّلَہ کتاب کے نام پر ہی اِکتفا نہیں کیا بلکہ مُراجَعت میں آسانی کے لیے کتاب کا نام، اور مَرقُومَہ بالا عبارت کا باب یا فصل، بہ صورت طوالت اِبتدائی چند الفاظ، جلد نمبر اور صفحہ نمبر وغیرہ بھی درج کیا ہے اور مزید آسانی کے لیے آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست دے دی ہے جس میں کتاب کے ساتھ صاحب کتاب کا نام، سن وفات اور کتاب کا سنِ طباعت درج کر دیا ہے۔

اِظہارِ اِمتنان

❁ مَیں ان علماے عظام کا بہ صد ادب شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے مجھ عاجز کی درخواست پر بہ غرضِ اِصلاح اپنا قیمتی وقت اِس کتاب کے مسودہ کے بالاستیعاب مطالعہ میں صرف فرمایا بالخصوص:

محسن اہل سنت، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت پیر سائیں مولانا غلام رسول قاسمی دام ظلہ

مصنف کتبِ کثیرہ، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی غلامِ حسن قادری دام لطفہ

اُستاذ العلما، شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی زید مجدہ

فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالشکور الباروی زید علمہ

دافع رفض وخروج، مناظر اِسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری زید مجدہ

نقاد و پارکھ، حضرت مولانا بالفضل اَوْلانا ابوحمزہ محمد سجاد المدنی دام اِقبالہ

شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسان رضا عطاری المدنی دامت برکاتہ

فاضل جلیل، حضرت مولانا حافظ القاری ابومعاویہ محمد شوکت علی قادری رضوی مد ظلہ

اللہ پاک اِن تمام علماے عظام کو سایۂ عاطفت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!!

علاوہ ازیں محب مکرم محمد رضاء الحسن قادری زیدت حسناتہم و تمت عزائمہم مؤسس دارُ الاسلام، لاہور بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ اُنھوں نے کتاب کی آرائش کتابت و زیبائش طباعت میں خصوصی دِل چسپی ظاہر کی۔ ربّ تعالیٰ ان کی یہ

خدمت قبول فرمائے۔ آمین!

اور فضیلت مآب محتشم جناب عمران حسین چوہدری صاحب (چیئرمین: سُنّی فاؤنڈیشن، لاہور/ بریڈفورڈ) کا نہایت اِحسان مند ہوں کہ اِس کتاب کا ایک ایڈیشن اُنھوں نے اپنی تنظیم سے شائع کیا۔

نیز برادرِ حقیقی حافظ احمد رضا صاحب نے بڑے خلوص سے کمپوزنگ کے فرائض انجام دیے۔ جزاھم اللہ تعالی فی الدارین۔

اِعتذار

باوجودے کہ اغلاط کی دُرُستی کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے، لیکن صدورِ خطا کہ عوارضِ بشریہ کا لازمہ ہے، سے بھی اِنکار نہیں؛ اس لیے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کسی قسم کی غلطی پائیں تو ضرور آگاہ کریں اِن شاءاللہ تعالیٰ شکریہ کے ساتھ اِصلاح کی جائے گی۔

راجع الی رحمۃ الرحمٰن

محمد لقمان عفا عنہ المنان

یومِ مشہود جمعۃ المبارک 3 رجب المرجب 1433ھ

0300-6235167

باب اوّل:

آیتِ قرآنی

مہربان کی رحمت

مدینہ طیبہ سے دمشق کی طرف جاتے ہوئے جب آدھا راستہ (تقریباً چودہ منزل) طے کرلیا جائے تو ایک بڑی معروف جگہ آتی ہے جسے ''تبوک'' کہا جاتا ہے۔

(فتح الباری بشرح صحیح البخاری لابن حجر، کتاب المغازی، باب غزوة تبوك، و هی غزوة العسرة، باب 78، ج 8، ص 111، رقم 4415)

یہاں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دِین حق کی سربلندی کے لیے کفار کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جنگ لڑنے گئے تھے جسے ''غزوہ تبوک'' کے علاوہ، جنگ ''فاضحہ'' (رُسوا کرنے والی جنگ) اور غزوۂ عسرت (تنگی والا غزوہ) بھی کہا جاتا ہے۔(انظر: المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، غزوة تبوك، ج 1، ص 419)

''فاضحه'' اِس لیے کہتے ہیں کہ اس جنگ میں پیچھے رہنے والے منافقین کو ذلیل و رُسوا کرنے والی آیات نازل ہوئیں جیسے: سورہ توبہ کی آیت: فرح المخلّفون وغیرہ۔

(انظر:شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، غزوة تبوك، ج 4، ص 67)

اور ''عسرت'' کی وجہ تسمیہ سیّدنا عقیل بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ ہاشمی مدنی (متوفی 140ھ) یہ بیان کرتے ہیں کہ

خرجوا فی غزوة تبوك الرجلان و الثلاثة علی بعير واحد و خرجوا فی حر شديد فاصابهم يوم عطش شديد...... فكان ذلك عسرة من الماء و عسرة من الظهر و عسرة من النفقة۔

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو (سواریوں کی کمی کی وجہ سے) ایک سواری پر دو دو، تین تین سوار تھے، اُس دن اُنھیں شدید پیاس سے بھی سابقہ پڑا تو اسی پانی، سواریوں اور نفقہ کی کمی کے سبب یہ غزوہ 'عسرت' کے نام سے موسوم ہوا۔''

(تفسیر عبد الرزاق، جز 10، تحت سورۃ التوبۃ، ایۃ 117، رقم 1139، (117) وغیرہ)

اسی غزوہ کے شرکا کے بارے میں سورۂ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

لقد تاب اللّٰہ علی النبی و المھٰجرین و الانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رءوف رحیم۔

''بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں اس غیب بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین وانصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر (ان کا پروردگار) رحمت سے متوجہ ہوا بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔'' (پارہ 11، سورۃ التوبہ، آیت 117)

یہی وہ غزوہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و اِعانت کے لیے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی شرکت کی۔

- (انظر: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنھما امیر المؤمنین و کاتب وحی النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم، کشف شبھات و رد مفتریات، ص 100، وغیرہ)

اور دوسرے صحابہ کے ساتھ اس آیت کے مصداق بنے۔

خط پڑھنے والے کون تھے؟

اسی موقع پر ایک واقعہ بھی پیش آیا جس کا تعلق آپ رضی اللہ عنہ کی ذات کے ساتھ ہے،

اور یہ واقعہ آپ کی ذات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِعتماد کی بھی غمازی کرتا ہے۔ ہوا یوں کہ تبوک کے مقام پر ہرَقل (ھِرَقْ لْ) بادشاہ کا ایک قاصد خط لے کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اسی کا بیان ہے:

فانطلقت بكتابه حتّٰى جئت تبوك۔

''میں ہرقل کا خط لے کر تبوک کے مقام پر بارگاہ اقدس میں پہنچا۔''

فاذا هو جالس بين ظهرانى اصحابه محتبيا على الماء، فقلت: اين صاحبكم؟ قيل: ها هو ذا فاقبلت امشى حتّٰى جلست بين يديه فناولته كتابى فوضعه فى حجره ثم قال ممن انت؟ فقلت: انا احد تنوخ۔

''تو مَیں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے قریب اپنے صحابہ کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہیں کہ حضور نے اپنی ٹانگوں کے گرد ہاتھوں سے حلقہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: تمھارے صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں؟ اُنھوں نے کہا: وہ ہیں! مَیں چلتا ہوا بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور بیٹھ گیا، اور (ہرقل) کا خط پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھ سے گویا ہوئے: تو کون ہے؟ میں نے عرض کی: (قبیلہ) تنوخ کا ایک فرد۔''

(بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ گفتگو فرمائی)

ثم انه ناول الصحيفة رجلا عن يساره۔

''پھر حضور نے وہ خط اپنی بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی کو دیا۔''

تو میں نے (وہاں موجود لوگوں) سے پوچھا:

من صاحب كتابكم الذى يقرا لكم؟ قالوا: معاوية۔

''خط پڑھنے والے یہ کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ معاویہ ہیں۔'' رضی اللہ عنہ

(مسند احمد، مسند المکیین، حدیث التنوخی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 24، ص 417,418، رقم 15655)

قطعی جنتی

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت مفسر قرآن، شارحِ احادیث رحمتِ عالمیان، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

''غزوۂ تبوک میں شرکت کرنے والے سارے صحابہ قطعی یقینی جنتی ہیں، جو اُن کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس آیت کریمہ اور اس جیسی بہت سی آیات کا منکر ہے۔ ان حضرات کا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا، کہ توحید اِلٰہی اور نبوتِ مصطفوی بھی قرآنی آیات سے ثابت ہے اور ان کا جنتی ہونا بھی اسی قرآن کی آیات سے ثابت ہے؛ یہ فائدہ: لقد تاب اللہ......الخ سے حاصل ہوا کہ اس مضمون کو 'لام' اور 'قد' تاکید سے شروع فرمایا گیا۔''

(تفسیر نعیمی، ج 11، ص 116 تحت سورۃ التوبۃ آیت 117)

باب دُوم:

احادیثِ نبوی

دُعاے ہدایت

قال ابو مسہر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعة بن یزید عن ابی عمیرة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اللّٰھم اجعله ھادیا مھدیا و اھده و اهد به۔

"حضرت سیّدنا ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے!"

(التاریخ الکبیر، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة، ج 5، ص 240، رقم 791 -الطبقات الکبریٰ، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة المزنی۔ ج 7، ص 292، رقم 3746 -حدیث عباس ترقفی، مخطوطہ)

اس کے ناقلین

مستجاب الدعوات غلاموں کے آقا و مولیٰ کی یہ دُعا عظیم المرتبت محدثین، فقہا، متکلمین، مؤرخین، مفسرین اور کثیر علما نے اپنی کتب میں نقل کی ہے، حصول برکت کے لیے کچھ ناقلین کے اسما مع اسماے کتب ملاحظہ فرمائیں:

1- امام حافظ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ)

(مسند احمد، حدیث عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة، ج 29، ص 426، رقم 1789)

2- حافظ ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ (متوفی 279ھ)

(التاریخ الکبیر (السفر الثانی) حرف العین، ج 1، ص 349)

3- امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی 279ھ)

(سنن ترمذی، باب مناقب معاویة......، ج 5، ص 687، رقم 3842)

4- امام ابو بکر احمد بن عمرو شیبانی (ابن ابی عاصم) (متوفی 287ھ)

(الآحاد و المثانی، عبد الرحمن بن ابی عمیرة المزنی رضی اللّٰہ عنہ، ج 2، ص 358، رقم 1129)

5- امام حافظ ابو بکر احمد بن محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ)

(السنة، باب ذکر ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 2، ص 450، رقم 697 و 699)

6- امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بغوی بغدادی (متوفی 317ھ)

(معجم الصحابة، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 4، ص 490، رقم 1948)

7- حافظ ابو الحسین عبد الباقی بن قانع اموی بغدادی (متوفی 351ھ)

(معجم الصحابة، عبد الرحمن بن ابی عمیرة، ج 2، ص 146)

8- امام حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد شامی طبرانی (متوفی 360ھ)

(المعجم الاوسط، من اسمه احمد، ج 1، ص 205، رقم 656۔ مسند الشامیین، سعید، عن یونس بن میسرة......، ج 1، ص 181، رقم 311)

9- امام ابو بکر محمد بن حسین آجری شافعی (متوفی 360ھ)

(الشریعة، باب ذکر دعاء النبی ﷺ، ج 5، ص 2436، رقم 1915)

10- استاذ المحدثین امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد انصاری اصبہانی (ابی الشیخ) (متوفی 369ھ) (طبقات المحدثین باصبهان و الواردین علیها، ج 2، ص 343)

11- شیخ ابو الحسین محمد بن عبد اللہ دقاق بغدادی (ابن اخی میمی) (متوفی 390ھ)

(فوائد، ص 211، رقم 452)

12- حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)

(تاریخ اصبهان، ابراهیم بن عیسی الزاهد......، ج 1، ص 221۔ معرفة الصحابة، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة المزنی، ج 4، ص 1836، رقم 4634۔ حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، بشر بن الحارث و منهم......، ج 8، ص 358)

13- حافظ ابوذر عبید بن احمد انصاری خراسانی (متوفی 434ھ)

(جزء فیہ احادیث من مسموعات، ص 51)

14- حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)

(تالی تلخیص المتشابہ، عبد الرحمن بن ابی عمیرة......، ج 2، ص 539، رقم 328)

15- حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد قرشی اصبہانی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ)

(الحجۃ فی بیان المحجۃ و شرح عقیدۃ اھل السنۃ، فصل فی فضل معاویۃ رضی اللہ عنہ، ج 2، ص 404، رقم 379)

16- حافظ علی بن حسن (ابن عساکر) (متوفی 571ھ)

(تاریخ دمشق، ذکر معاویۃ بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 80,81,82,83، وغیرہ)

17- حافظ ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن ازدی اشبیلی (ابن خراط) (متوفی 581ھ)

(الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ، باب فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ......، ج 4، ص 428)

18- علامہ ابوالسعادات مبارک بن محمد شیبانی، (ابن الاثیر) جزری (متوفی 606ھ)

(جامع الاصول، معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ج 9، ص 107)

19- امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد جزری (ابن اثیر) (متوفی 630ھ)

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، حرف المیم، معاویۃ بن صخر......، ج 4، ص 155، رقم 4985)

20- امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی (متوفی 676ھ)

(تہذیب الاسماء و اللغات، حرف المیم، ج 2، ص 104)

21- علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ تبریزی (متوفی 741ھ)

(مشکوٰۃ المصابیح، باب جامع المناقب، الفصل الثانی، ج 3، ص 1758، رقم 6244)

22- حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن مزی (متوفی 742ھ)

(تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 17، ص 322)

23- امام حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)

(سیر اعلام النبلاء، معاویة بن ابی سفیان......، ج 3، ص 126,125۔ معجم الشیوخ الکبیر، ابراهیم بن محمد بن احمد، ج 1، ص 155۔ تاریخ اسلام و وفیات المشاهیر و الاعلام، حرف المیم، ج 4، ص 301)

24- علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی (متوفی 764ھ)

(الوافی بالوفیات، ابن ابی عمرة، ج 18، ص 124)

25- حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی (متوفی 774ھ)

(جامع المسانید و السنن الهادی لاقوم سنن، عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 5، ص 536- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة......، ج 8، ص 129)

26- امام شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی (ابن حجر) شافعی (متوفی 852ھ)

(اتحاف المهرة بالفوائد المبتکرة من اطراف العشرة، من مسند عبد الرحمٰن بن ابی عمیرة......، ج 10، ص 625، رقم 13513- اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی، من مسند عبد الرحمٰن......، ج 4، ص 268، رقم 5869)

27- امام حافظ جلال الدین عبد الرحمان بن ابو بکر سیوطی شافعی (متوفی 911ھ)

(تاریخ الخلفاء، ذکر معاویة بن ابی سفیان رضی اللّٰه عنه، ص 152)

28- امام حافظ احمد بن محمد شافعی مکی (ابن حجر ہیتمی) (متوفی 979ھ)

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، ص 310)

29- امام ربانی، مجدد الف ثانی، شیخ بدر الدین ابو البرکات احمد بن عبد الاحد سرہندی حنفی (متوفی 1034ھ)

(مکتوبات، مکتوب دوصد و پنجاہ و یکم (251)، دفتر اوّل، حصہ چہارم، ج 1، ص 58)

30- علامہ نور الدین ابو الفرج علی بن ابراہیم حلبی (متوفی 1044ھ)

(انسان العیون فی سیرة الامین و المامون (سیرة حلبیة)، باب فتح مکة شرفها اللّٰه تعالیٰ، ج 3، ص 136)

31- علامہ عبدالملک بن حسین عُصامی مکی (متوفی 1111ھ)

(سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی، ذکر مناقبه......، ج 3، ص 155)

32- الشاہ ابومحمد قطب الدین احمد بن عبدالرحیم (شاہ ولی اللہ) دہلوی فاروقی (متوفی 1176ھ)

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد اوّل، فصل پنجم، تنبیہ سوم، ج 1، ص 572,571)

33- عارف باللہ علامہ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهية عن طعن امیر المؤمنین معاویة رضی الله عنه،
فصل فی فضائل معوية رضی الله عنه، ص 15)

رُواۃ

اس حدیث پاک کی جو سند مذکور ہوئی اس میں پہلے راوی ہیں:

1- امام ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر دمشقی (متوفی 218ھ)

ان کے متعلق امام ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ ملک شام کے بزرگ اور فقیہ تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، ج 10، ص 228، رقم 60)

امام ابن معین، ابوحاتم، عجلی اور حاکم کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔ اسی طرح خلیلی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ، حافظ اور مُتَّفَقٌ عَلَيْه امام تھے۔ ابن وضاح انھیں ثقہ فاضل کہتے تھے۔

(انظر: تهذيب التهذيب، من اسمه عبد الاعلى، ج 3، ص 726,727، رقم 4355)

2- دوسرے راوی ہیں: امام القدوۃ، ابومحمد سعید بن عبدالعزیز تنوخی (متوفی 167ھ)

آپ کی ولادت سیّدنا سہل بن سعد اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں ہوئی۔ آپ دمشق کے مفتی تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 8، ص 32، رقم 5)

امام ابن حبان فرماتے ہیں: سعید بن عبدالعزیز ملک شام کے فقہاء، عباد اور دمشق کے حفاظ و زُہاد میں سے ہیں۔

(مشاهير علماء الامصار و اعلام فقهاء الاقطار، ص 103، رقم 1466)

حافظ ابن سعد کہتے ہیں: اِن شاء اللہ یہ ثقہ ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ، ج 7، ص 324، رقم 3913)

اِمام ابن معین اور عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے۔

(انظر: تہذیب التہذیب، من اسمہ سعید، ج 2، ص 667، رقم 2774)

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ثبت تھے۔[1] (ایضاً)

بلکہ سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے والد گرامی (سیّدنا احمد) کو فرماتے سنا:

لیس فی الشام رجل اصح حدیثامن سعید بن عبدالعزیز۔

(مسند احمد، حدیث حبیب بن مسلمه فهری، ج 29، ص 12، رقم 17469، حدیث نعیم بن همار الغطفانی، ج 37، ص 144، رقم 22475)

3- تیسرے راوی: امام القدوۃ ابوشعیب ربیعہ بن یزید ایادی (متوفی 121 یا 123ھ) ہیں۔

ان کے متعلق امام ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: یہ ثقہ عابد تھے۔

(تقریب التہذیب، ص 148، رقم 1919)

امام نسائی، عجلی، ابن عمار، یعقوب بن شیبہ اور ابن سعد نے بھی انھیں ثقہ کہا ہے۔

(انظر: تہذیب التہذیب، من اسمہ ربیعة، ج 2، ص 424، رقم 2258)

کیا یہ صحابی نہیں؟؟

4- اس حدیث پاک کے چوتھے راوی، جنھوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ دُعائیہ کلمات (اللّٰهم اجعله هاديا......الخ) سنے، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ مزنی ہیں۔[2]

آپ اور آپ کے بھائی سیّدنا محمد شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔ رضی اللہ عنہما

(الجرح و التعدیل، ج 8، ص 54)

---

[1] ثقہ ثبت کا درجہ "ثقہ" سے بلند ہوتا ہے۔ (لقمان عفی عنہ)　　[2] آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں!

سیّدنا محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر اِختلاف تو نظر سے نہیں گزرا، البتہ سیّدنا عبدالرحمٰن کے صحابی ہونے میں معدودے چند علما میں اِختلاف پایا جاتا ہے، مگر وہ قابل اِعتنا نہیں؛ حفاظ ومحدثین عظام، فقہاء وعلمائے کرام رحمہم اللہ کی کثیر تعداد کا آپ کی صحابیت پر ہی اِتفاق ہے، اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصح (یعنی صحیح ترین) یہی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

(انظر:تجريد اسماء الصحابة للذهبى، ج 1، ص 353، رقم 3742)

علاوہ ازیں ان بزرگوں نے اپنی کتب میں آپ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا بیان کیا ہے:

1- حافظ ابن سعد (متوفی 230ھ) (طبقات الكبرىٰ، ج 7، ص 292)

2- امام ترقفی (متوفی 267ھ) (حديث عباس ترقفى، رقم 44)

3- امام ترمذی (متوفی 279ھ) (ترمذى، ج 5، ص 687، رقم 3842)

4- امام ابن ابی عاصم (متوفی 287ھ) (السنة، ج 1، ص 123، رقم 282)

5- امام بغوی (متوفی 317ھ) (معجم الصحابة، ج 4، ص 489)

6- حافظ ابن قانع (متوفی 351ھ) (معجم الصحابة، ج 2، ص 146، رقم 621)

7- امام آجری (متوفی 360ھ)

(الشريعة، ج 5، ص 2430، رقم 1915، ص 2437، رقم 1916)

8- امام طبرانی (متوفی 360ھ) (مسند الشاميين، ج 1، ص 190، رقم 333)

9- اُستاذ المحدثین ابی الشیخ اصبہانی (متوفی 369ھ) (طبقات المحدثين)

سابقہ صفحہ کا حاشیہ:-[2] عمیرہ کے عین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے۔ یعنی: "عَمِیرہ"

(اسد الغابة فى معرفة الصحابة، ج 4، ص 81، رقم 4762-
مرقاة المفاتيح، شرح مشكوة المصابيح، ج 8، ص 3314)

اور مزنی کے میم پر پیش اور "ز" پر زبر ہے۔ یعنی: مُزَنی۔

(المغنى فى ضبط اسماء الرجال و معرفة كنى الرواة و القابهم و انسابهم، حرف الميم، النسب، ص 247) (لقمان عفی عنہ)

10- حافظ ابونعیم (متوفی 430ھ)

(تاریخ اصبهان، ج 1، ص 221- معرفة الصحابة، ج 4، ص 1836)

11- خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)

(تالی تلخیص المتشابه، ج 2، ص 539-غنیة الملتمس ایضاح الملتبس، ص 8، رقم 4)

12- حافظ ابن عساکر (متوفی 571ھ)

(تاریخ دمشق، ج 59، ص 83، ج 35، ص 230,231,232)

13- حافظ ابن خراط (متوفی 581ھ) (الاحکام الشرعیة الکبریٰ، ج 4، ص 428)

14- امام نووی (متوفی 676ھ) (تهذیب الاسماء و اللغات، ج 2، ص 103)

15- امام ذہبی (متوفی 748ھ)

(معجم الشیوخ الکبیر، ج 1، ص 155- تجرید اسماء الصحابة، ج 1، ص 353، رقم 3742- الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة، ج 1، ص 638، رقم 3281- سیر اعلام النبلاء، ج 3، ص 124- تاریخ اسلام، ج 4، ص 309)

16- علامہ صفدی (متوفی 764ھ) (الوافی بالوفیات، ج 18، ص 124)

17- حافظ ابن حجر مکی (متوفی 979ھ) (الصواعق المحرقة، ص 310)

18- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی 1176ھ)

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج 1، ص 571)

19- علامہ پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهیة عن طعن امیر المؤمنین معاویة رضی الله عنه، ص 15) وغیرہ

غور طلب بات

امام ابن حجر مکی نور اللہ مرقدہ نبی مکرم ﷺ کی مذکورہ دُعا (اے اللہ! معاویہ کو ہادی، مہدی بنا......الخ) کے بارے میں فرماتے ہیں:

فتامل هذا الدعاء من الصادق المصدوق و ان ادعیته لامته لا سیما اصحابه مقبولة غیر مردودة تعلم ان الله سبحانه

استجاب لرسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الدعاء لمعاوية فجعله هاديا للناس مهديا فی نفسه و من جمع اللّٰہ له بين هاتين المرتبتين كيف يتخيل فيه ما تقوله عليه المبطلون و وصمه به المعاندون معاذ اللّٰہ لا يدعو رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الدعاء الجامع لمعالی الدنيا و الأخرة المانع لكل نقص نسبته اليه الطائفة المارقة الفاجرة، الا لمن علم صلی اللہ علیہ وسلم انه اهل لذلك حقيق بما هنالك فان قلت هذان اللفظان اعنی هاديا مهديا مترادفان او متلازمان فلم جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بينهما؟ قلت: ليس بينهما ترادف و لا تلازم، لان الانسان قد يكون مهتديا فی نفسه و لا يهتدی غيره به، و هذه طريق من آثر من العارفين السياحةَ و الخلوة، و قد يهدی غيره و لا يكون مهتديا و هی طريقة كثيرين من القصاص الذين اصلحوا ما بينهم و بين الناس و افسدوا ما بينهم و بين اللّٰہ، و قد شاهدت من هؤلاء جماعة لم يبال اللّٰہ بهم فی ای واد هلكوا، و قد قال صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللّٰہ يؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر۔ فلاجل هذا طلب صلی اللہ علیہ وسلم لمعاوية حيازة هاتين المرتبتين الجليلتين حتى يكون مهد يا فی نفسه هاديا للناس۔

''صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس دعا پر غور کرو! اور (اس پر بھی غور کرو کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں جو آپ نے اپنی اُمت، بالخصوص اپنے اصحاب کے لیے خدا کے حضور مانگیں مقبول ہوئیں ان میں سے کوئی بھی رد نہیں کی گئی، تو تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ دعا جو حضور نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

کے لیے کی، یہ بھی مقبول ہوئی، اور اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو لوگوں کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیا اور (غور کرو کہ) جس شخص میں اللہ ربّ العزت نے یہ دونوں صفتیں جمع فرمادی ہوں اس کی بابت معاذ اللہ وہ باتیں کیوں کر خیال کی جاسکتی ہیں جو باطل پرست معاند بکتے ہیں! (ظاہر ہے کہ) اللہ کے پیارے رسول ﷺ ایسی جامع دعا جو دنیا و آخرت کے مراتب کو شامل ہو اور ہر نقص سے پاک کرنے والی ہو اسی کے لیے ہی کریں گے جسے آپ نے اس کا اہل سمجھا ہوگا۔

اِزالہٗ اِشکال: اور اگر تم کہو کہ 'ھادیا' (ہدایت دینے والا) اور 'مھدیا' (ہدایت یافتہ) مترادف یا متلازم ہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ دونوں الفاظ کیوں فرمائے؟

تو مَیں کہوں گا کہ ان دونوں لفظوں میں ترادف ہے نہ تلازم؛ کیوں کہ انسان کبھی خود ہدایت یافتہ ہوتا ہے مگر دوسروں کو اس سے ہدایت نہیں ملتی، جیسا کہ ان عارفین کا حال ہے جنھوں نے سیاحت اور خلوت اِختیار کرلی ہے۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے تو اس سے ہدایت پاتے ہیں مگر خود ہدایت یافتہ نہیں ہوتا اور یہ روش اکثر قصّاص (قصے کہانیاں سنانے والے مقررین، خطبا) کی ہے کہ جنھوں نے بندوں کے معاملات تو درست رکھے مگر خدا کے ساتھ معاملہ بگاڑ دیا؛ مَیں (ابن حجر مکی) نے ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں، ایسے لوگ جس جنگل میں چاہیں ہلاک ہو جائیں اللہ عزوجل کو ان کی کوئی پروا نہیں۔ اور رحمتِ عالم ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی اِس دین کی مدد بدکار آدمی سے بھی کرادیتا ہے۔

(مسلم، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسه...، ج 1، ص 105، رقم 178 - بخاری، باب العمل بالخواتیم، ج 8، ص 124، رقم 6606 وغیرھما)

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ان دونوں مراتب جلیلہ کی طلب فرمائی تا کہ آپ خود ہدایت یافتہ ہونے کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت دیں۔"

(تطهير الجنان و اللسان عن الخطور و التفوه بثلب سيّدنا معاوية بن ابى سفيان ـ مع الصواعق المحرقة، الفصل الثانى، فى فضائله و مناقبه و خصوصياته و علومه و اجتهاده......، ص 388)

بلاشُبہہ مقبول دعا

امام کبیر شرف الدین حسین بن عبداللہ طیبی (متوفی 743ھ) اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

و لا ارتياب ان دعاء النبى صلى الله عليه وسلم مستجاب فمن كان حاله هذا كيف يرتاب فى حقه۔

"اس میں کوئی شک نہیں، بلاشبہہ (سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ پس جس کا یہ حال ہو (کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دینے والا اور خود ہدایت پر قائم رہنے والا بنا دیا ہو) تو اس کے بارے میں کیسے شک کیا جا سکتا ہے۔"

(شرح الطيبى على مشكاة المصابيح المعروف بـ الكاشف عن حقائق السنن، باب جامع المناقب، ج 12، ص 3948، رقم 6244)

یہی بات ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔

(انظر: مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب، الفصل الثالث، ج 9، ص 4022، رقم 6244)

اِجابت نے بڑھ کر گلے سے لگایا	چلی ناز سے جب دُعائے محمد
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا	دُلھن بن کے پلٹی دُعائے محمد

دُوسری اِلتجا بہ درگاہِ خدا

مذکورہ سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں کی گئی یہ دُعا بھی منقول ہے:

اللّٰھم علم معاویة الحساب و قه العذاب۔

"اے اللہ! معاویہ کو حساب سکھا اور عذاب سے بچا!"

(التاریخ الکبیر، معاویة بن ابی سفیان بن حرب......، ج 7، ص 326، رقم 1405)

بہ وقت سحر کیا مانگا؟

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے یوں بھی مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان شریف کے مہینہ میں مجھے سحری کی دعوت دی تو میں نے آپ سے سنا:

اللّٰھم علم معاویة الکتاب و الحساب و قه العذاب۔

"اے میرے اللہ! معاویہ کو کتاب و حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا!"

(مسند احمد، حدیث العرباض بن ساریة......، ج 28، ص 383، رقم 17152- فضائل الصحابة لاحمد، فضائل معاویة بن ابی سفیان رضی اللّٰه عنهما، ج 2، ص 913، رقم 1748- السنة لابی بکر، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 449، 450 رقم 696۔ صحیح ابن خزیمة، باب ذکر الدلیل ان السحور......، ج 3، ص 214، رقم 1938 وغیرھا کتب الاحادیث)

وقتِ سحر، سبحان اللہ!!

یاد رہے کہ سحری کا وقت وہ بابرکت وقت ہے جس کی عظمت بیان کرتے ہوئے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے سیّدنا داوٗد علیہ السلام کے اس سوال: ای اللیل افضل؟ "رات کا کون سا وقت افضل ہے؟" کے جواب میں عرض کی تھی:

ما ادری غیر انی اعلم ان العرش یھتز من السحر۔

''مَیں یہ تو نہیں جانتا کہ کون سا وقت افضل ہے البتہ اِتنا جانتا ہوں کہ یہ وقتِ سحر عرش ہلنے لگتا ہے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کلام داود علیہ السلام، ج 7، ص 68، رقم 34251-
الزھد لاحمد بن حنبل، زھد داوٗد علیہ السلام، ص 60، رقم 365 وغیرہ)

اور یہی وہ وقت ہے جب پروردگارِ عالم ندا کرتا ہے:

من یدعونی فاستجب له، من یسالنی فاعطیه۔

''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو مَیں اسے عطا کروں۔''

(صحیح بخاری، کتاب التھجد، باب الدعاء فی الصلاۃ
من آخر اللیل، ج 2، ص 53، رقم 1145، وغیرہ)

تو ایسے بابرکت وقبولیت کے وقت اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے جب یہ اِلتجا کی ہوگی کہ اے میرے اللہ! میرے معاویہ کو عذاب سے بچا! تو یہ کیوں کر ممکن ہے کہ اس وقت ہر خاص وعام کی دُعا قبول فرمانے والے نے اپنے محبوب کی دعا قبول نہ کی ہو۔

شہروں پر قبضہ

علاوہ ازیں سیّدنا مَسلَمَہ بن مُخلَّد رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مالک کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں:

اللّٰھم علم معاویة الکتاب و مکن له فی البلاد و قه العذاب۔

''اے میرے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم، شہروں میں حکومت اور عذاب سے امن دے!''

(الشریعۃ، باب ذکر دعاء النبی المعاویۃ، ج 5،
ص 2438، رقم 1918 وغیرہ کتب الحدیث)

صرف یہی نہیں، سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب اور عظمت ورِفعت پر دال ان کے علاوہ بھی فرامینِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، جو کہ کتب احادیث وعقائد میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

باب سوم:

آثارِ صحابہ

بہترین قاضی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال ماموں، جن کے بارے میں آپ نے فرمایا:

هذا خالی فلیرنی امرء خاله۔

''یہ میرے ماموں ہیں ان جیسا کسی کا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔'' [1]

حضرت سیّدنا ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص مالک رضی اللہ عنہ (متوفی 55ھ) فرماتے تھے:

ما رایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب هذا الباب۔ یعنی معاویة۔

''میں نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔''

(تاریخ دمشق لابن عساکر، معاویة بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 161- تاریخ اسلام للذهبی، حرف المیم، ج 4، ص 313- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه......، ج 8، ص 142)

صاحبِ نبی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد، جنھیں آپ نے گلے لگا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کی تھی:

اللّٰهم علمه الحکمة۔

---

[1] سیّدنا سعد کے دادا اُہیب بن مناف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چچا تھے (اس اعتبار سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہوئے)۔(رجال حول الرسول، ص 82)(لقمان عفی عنه)

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویة رضی اللّٰه عنه، ج 5، ص 28، رقم 3764- السنن الکبریٰ، باب الوتر برکعة واحدة......، ج 3، ص 40، رقم 4797)

''اے اللہ! اسے حکمت سکھادے!''

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (متوفی 68ھ) فرماتے تھے:

دعه فانه قد صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔''

سمجھدار

آپ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے تھے:

انه فقيه۔ ''بے شک امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ ہیں۔''

(ایضاً، رقم 3765۔ ایضاً، ج 3، ص 40، رقم 4798۔ الاوسط فی السنن و الاجماع و الاختلاف، ذکر اباحۃ الوتر بسبع رکعات......، ج 5، ص 179، رقم 2642)

زیادہ علم والے

امام المسلمین امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مطلبی مکی (متوفی 204ھ) نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمان بھی نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا:

اصاب ای بنی لیس احد منا اعلم من معاوية۔

''اے میرے بیٹے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کیا درست کیا، ان سے زیادہ علم والا ہم میں کوئی نہیں۔''

(مسند الشافعی، و من کتاب الصوم و الصلاۃ و العیدین......، ص 86۔ تفسیر الامام الشافعی، تحت سورۃ المزمل، ج 3، ص 1408۔ الام، باب الحکم فیمن دخل فی صلاۃ او صوم......، ج 1، ص 330)

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان حافظ عبدالرزّاق صنعانی (متوفی 211ھ) اور امام بیہقی (متوفی 458ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر: المصنف، باب کم الوتر؟، ج 3، ص 20۔ السنن الکبری، باب الوتر برکعة واحدة

......، ج 3، ص 39، رقم 4794- معرفة السنن و الآثار، الوتر، ج 4، ص 60، رقم 5469)

بہترین حاکم

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے:

ما رایت رجلا کان اخلق للملك من معاویة۔

''میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حکومت کے لیے موزوں کسی کو نہیں دیکھا۔''

(التاریخ الکبیر، معاویة بن ابی سفیان......، ج 7، ص 326، رقم 1405۔ الجزء المتمم لطبقات ابن سعد (الطبقة الرابعة من الصحابة ممن اسلم عند فتح مکة و ما بعد ذٰلك)، معاویة بن ابی سفیان بن حرب......، ص 121، رقم 46- معجم الصحابة للبغوی، ابو عبد الرحمٰن معاویة بن ابی سفیان، ج 5، ص 373)

بے مثال سردار

وہ پیارے اور نیک صحابی جن کی نیکی کی گواہی دیتے ہوئے اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ بنت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

ان اخاك رجل صالح۔

''تیرا بھائی نیک آدمی ہے۔''

اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتیں: ان سے بڑھ کر نقوشِ نبوی کا متبع کوئی نہیں۔

حضرت سیّدنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (متوفی 73 یا 74 ھ) فرماتے تھے:

ما رایت احدا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود من معاویة۔

''میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔''[1]

---

[1] امام احمد بن حنبل سے ''اسود'' کا معنی ''اسخی'' (بہت زیادہ عطا فرمانے والے) بھی مروی ہے۔

(انظر: السنة، ج 2، ص 441، رقم 678) (نقمان عفی عنہ)

(الآحاد و المثانی، و من ذکر معاویة بن ابی سفیان......، ج 1، ص 379، رقم 516- المعجم الکبیر، المطلب بن عبد اللّٰہ بن حنطب عن ابن عمر، ج 12، ص 387، رقم 13432- شرح اصول اعتقاد اہل السنة و الجماعة، سیاق ما روی عن النبی ﷺ فی فضائل ابی عبد الرحمٰن......، ج 8، ص 1529,1530، رقم 2781)

بُردبار

شیخ الاسلام امام ابوبکر محمد بن سیرین انصاری تابعی (متوفی 110ھ) کہتے ہیں کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کان معاویة احلم الناس۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة بن ابی سفیان......، ج 2، ص 443، رقم 681)

اُمت کا ہادی

نبی کریم ﷺ کے عابد و زاہد صحابی جن کے بارے میں امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: کاش! میرے پاس ان جیسے لوگ ہوتے جن سے میں مسلمانوں کے مسائل میں مدد لیتا۔

(المعجم الکبیر، اخبار عمیر بن سعد، ج 17، ص 51)

وہ سیّدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا تذکروا معاویة الا بخیر، فانی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: اللّٰھم اھد بہ۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو؛ میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!''

(سنن ترمذی، باب مناقب معاویة بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنہ، ج 5، ص 687، رقم 3843)

باب چہارم:

اِرشاداتِ تابعین

صاحبِ حلم ووقار

حضرت ابوالعلا قبیصہ بن جابر تابعی (متوفی 69ھ) فرماتے تھے:

فما رایت رجلا اثقل حلما و لا ابطا جهلا و لا ابعده اناة منه۔

"میں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑا حلیم، جہالت سے بہت زیادہ دُور اور بڑا باوقار آدمی کوئی نہیں دیکھا۔"

(المعرفة و التاريخ، باب فی عمر بن خطاب......، ج 1، ص 458- تاريخ دمشق، معاوية بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 178- سیر اعلام النبلاء، معاوية بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی، ج 3، ص 153)

بے مثل حکم ران

اِمامِ مظلوم سیّدنا عثمان غنی کے زمانہ مبارک میں وصال فرمانے والے ثقہ تابعی، حضرت ابواسحاق کعب بن ماتع حمیری (کعب احبار) فرمایا کرتے:

لن يملك احد من هذه الامة ما ملك معاوية۔

"جس طرح سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم رانی کی ہے اِس اُمت میں کسی نے نہیں کی۔"

(الطبقات الكبرى، معاوية بن ابی سفیان......، ص 119، رقم 43- تاريخ دمشق، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 176- سیر اعلام النبلاء، معاوية بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی، ج 3، ص 153)

اِمام زہری کو جواب

مدینہ طیبہ کے بہت بڑے عالم، جنھوں نے سیّدنا عمر فاروق کی زیارت کی، سیّدنا

عثمان، سیّدنا علی اور سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا کلام سنا۔ حضرت ابو محمد سعید بن مسیب قرشی مخزومی (متوفی بعد 90ھ) سے جب امام زہری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اسمع يا زهری من مات محبا لابی بكر و عمر و عثمان و علی و شهد للعشرة بالجنة و ترحم علی معاوية، كان حقيقا علی اللّٰه ان لا يناقشه الحساب۔

''اے زہری! سنو! جو شخص سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہم کی محبت میں مرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی گواہی دے اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے۔''

(تاريخ دمشق، معاوية بن صخر......، ج 59، ص 207- البداية و النهاية، ترجمة معاوية و ذكر شیء من ايامه......، ج 8، ص 148 وغيرهما)

اکثر لوگ کہیں......

جلیل القدر صحابہ و تابعین کے شاگرد، عظیم المرتبت ائمہ کے استاذ، ثقہ امام، قدوۃ المفسرین والمحدثین، حافظ الاصل، حضرت ابو الخطاب قتادہ بن دِعامہ بصری (متوفی 100ھ) فرماتے تھے:

لو اصبحتم فی مثل عمل معاوية لقال اكثركم: هذا المهدی۔

''اگر تم سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے کام کرنے لگو تو اکثر لوگ پکار اُٹھیں: یہ مہدی ہے۔''

(السنة، ذكر ابی عبد الرحمان معاوية......، ج 2، ص 437، رقم 668)

جہنمی کون؟

حضرت قتادہ یہ بھی فرماتے: میں نے (کبیر الشان و رفیع الذکر امام، حضرت ابو سعید حسن بن ابوالحسن یسار) حسن بصری تابعی (متوفی 110ھ) سے کہا:

یا ابا سعید! ان ھھنا ناسا یشھدون علی معاویة انه من اھل النار۔

''اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ ہیں جو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔'' (معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ)

سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا:

لعنھم اللّٰہ و ما یدریھم من فی النار۔

''ان پر اللہ کی لعنت ہو انھیں کیا خبر جہنم میں کون ہے۔''

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، معاویة بن ابی سفیان، ص 679، رقم 1448)

امام حسن بصری کا اسی مفہوم کا فرمان امام بغوی (متوفی 317ھ)، امام آجری (متوفی 360ھ)، حافظ ابن عساکر (متوفی 571ھ) اور علامہ ابن منظور (متوفی 711ھ) نے بھی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

(انظر: معجم الصحابة، ابو عبد الرحمن معاویة بن ابی سفیان، ج 5، ص 368، رقم 2193- الشریعة، باب ذکر تواضع معاویة رحمه اللّٰہ فی خلافته، ج 5، ص 2467، رقم 1957- تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 206- مختصر تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان......، ج 25، ص 73)

یہ مہدی ہیں

ثقہ و حجۃ امام ابوالحجاج مجاہد بن زبیر مکی تابعی (متوفی 104ھ)[1] فرماتے ہیں:

لو رایتم معاویة لقلتم: ھذا المھدی۔

''اگر تم سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: یہ مہدی ہیں۔''

(السنة ذکر ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 2، ص 438، رقم 669-الفوائد المنتقاة عن الشیوخ العوالی، ص 92، رقم 92)

تمھارا کیا حال ہوتا

اکابر محدثین، مجتہدین اور فقہا کے اُستاذ، امام ابو محمد سلیمان بن مہران (اعمش) اسدی کوفی تابعی (متوفی 147 یا 148ھ) کے سامنے ایک دفعہ لوگوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عدل و انصاف کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا:

فکیف لو ادرکتم معاویة۔

"(تم حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عدل کی بات کرتے ہو) اگر تم سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو تمھارا کیا حال ہوتا۔"

(چوں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا حلم و بُردباری لوگوں میں بہت مشہور تھا اس لیے) اُنھوں نے پوچھا:

یا ابا محمد یعنی فی حلمه؟

"اے ابو محمد کیا آپ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حلم کی بات کر رہے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

لا واللہ الا بل فی عدله۔

"نہیں، اللہ کی قسم بلکہ آپ کے عدل و اِنصاف کی بات کر رہا ہوں۔"

(یعنی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا حلم ہی نہیں، عدل و اِنصاف بھی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر ہے)

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 437، رقم 667- المنتقی من منھاج الاعتدال فی نقد کلام اھل الرفض و الاعتزال للذھبی، الفصل الثالث فی امامة علی رضی اللہ عنه، ص 388)

---

[1] امام مجاہد کے سن وفات کے متعلق چار اقوال ہیں: 101، 102، 103 یا 104ھ۔ و اللہ اعلم

باب پنجم:

اقوالِ تبع تابعین

وہ خاک!!

ولی باکرامت، جامع العلوم، حضرت امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک تمیمی (متوفی 181ھ) فرماتے ہیں:

تراب دخل فی انف معاویۃ رحمہ اللہ مع رسول اللہ اخیر او افضل من عمر بن عبدالعزیز۔

''جو مٹی اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی معیت میں سیّدنا معاویہ رحمۃ اللہ علیہ کے ناک میں داخل ہوئی وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بہتر یا افضل ہے۔''

(الشریعۃ، باب ذکر تواضع معاویۃ......، ج 5، ص 2466، رقم 1955)

حضرت ابن مبارک کا اسی مفہوم کا فرمان ان کتب میں بھی ہے۔

(تاریخ دمشق، معاویۃ بن صخر......، ج 59، ص 207۔ البدایۃ و النہایۃ، ترجمۃ معاویۃ و ذکر شیء من ایامہ......، ج 8، ص 148)

ہزار درجہ افضل

علامہ ابوالعباس احمد بن محمد (ابن خلکان) (متوفی 681ھ) نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے جب سوال ہوا کہ سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ میں سے افضل کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

واللہ ان الغبار الذی دخل فی انف معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عمر بالف مرۃ۔

"اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک میں داخل ہونے والا گردوغبار بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے۔" (وفیات الاعیان، عبد اللّٰہ بن مبارك، ج 3، ص 33)

امام ابن مبارک کا یہ فرمان امام شہاب الدین احمد بن یحییٰ قرشی عدوی (متوفی 759ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر:مسالك الابصار فی ممالك الامصار، عبد اللّٰہ بن مبارك، ج 5، ص 665، رقم 152)

عظیم شرف

امام شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے فرمایا:

واللّٰہ للغبار الذی دخل انف فرس معاویة مع رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر من مائة واحد مثل ابن عبدالعزیز۔

"اللہ کی قسم (حضرت معاویہ کجا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو گردوغبار آپ کے گھوڑے کی ناک میں پڑا وہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسی سو ہستیوں سے بہتر ہے۔"

(الفتاوی الحدیثیة، مطلب فی قول ابن المبرك و اللّٰہ للغبار الذی......، ص 401)

حضرت ابن مبارک کا یہ قول مفسر شہیر علامہ محمود بن عبداللہ حسینی آلوسی (متوفی 1207ھ) اور فقیہ و محدث علامہ علی بن سلطان القاری حنفی (متوفی 1014ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(انظر:روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی، سورة الجمعة، ج 14، ص 289۔ شرح الشفاء، فصل و من توقیره و بره توقیر اصحابه علیه الصلوٰة و السلام، ج 2، ص 97)

امام ابن مبارک کے اسی فرمان کے تحت حافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

یرید بذلك ان شرف الصحبة و الرؤیة لرسول الله صلی الله علیه وسلم و حلول نظرة الكریم لا یعادله عمل و لا یوازیه شرف۔

''سیّدنا عبداللہ بن مبارک کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اورآپ کی زیارت ونظر کرم ایسی نعمتیں ہیں جن کے برابر کوئی عمل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ان کے مساوی کوئی شرف ہوسکتا ہے۔''

(الفتاوی الحدیثیة، ص 401,402)

اُن کا مقتدی، اللہ اللہ!!

محمد بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ما اقول فی رجل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سمع الله لمن حمده، فقال معاویة من خلفه ربنا و لك الحمد۔

''میں اس ہستی کے بارے میں کیا کہوں! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **سمع اللّٰہ لمن حمدہ** (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے، تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کہتے: **ربنا و لك الحمد۔** (اے ہمارے پروردگار! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں)''

(تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 59، ص 207- مختصر تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 25، ص 74- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذكر شیء من ایامه......، ج 8، ص 148)

صرف اُن کی خاطر!

صاحب کرامت ولی اللہ، جن کی قبر مبارک سے بھی لا اِلٰہ اِلا اللہ کی آواز آتی

تھی۔[1] شیخ الاسلام، امام المحدثین، حافظ ابو مسعود معافی بن عمران ازدی (متوفی 185 یا 186ھ) سے جب کسی نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے اس پر سخت ناراضی کا اِظہار کرتے ہوئے فرمایا:

لا یقاس باصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد معاویۃ صاحبہ و صھرہ و کاتبہ و امینہ علی وحی اللہ۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوا لی اصحابی و اصھاری فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین۔

"کسی (غیر صحابی) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا! حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے صحابی، رشتہ دار (برادرِ نسبتی) کاتب اور وحی اِلٰہی پر آپ کے امین ہیں۔ اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میرے صحابہ اور رشتہ داروں کو میری خاطر چھوڑ دو جس نے انھیں سَبّ کیا اس پر اللہ تعالٰی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت۔"

(شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة، سیاق ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فضائل ابی عبد الرحمن معاویة......، ج 8، ص 1531، رقم 2785- الاباطیل و المناکیر و الصحاح و المشاهیر، باب فی فضائل طلحة و الزبیر......، ص 112- تاریخ بغداد، معاویة بن ابی سفیان، ج 1، ص 577- تاریخ دمشق، معاویة بن صخر......، ج 59، ص 208)

چھے سو سے بھی بہتر

امام ابوبکر احمد بن محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ) ثقہ راویوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت معافی بن عمران رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سیّدنا معاویہ افضل

[1] انظر: شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور، باب زیارة القبور و رؤیة الموتی لزوارهم، ص 184، رقم 905

ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

کان معاویة افضل من ست مائة مثل عمر بن عبد العزیز

''(ایک عمر بن عبدالعزیز کیا) سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جیسے چھ سو بزرگوں سے افضل ہیں۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 435، رقم 664)

پردۂ اصحاب

بزرگ تبع تابعین کے شاگرد، بقیۃ المشائخ، ثقہ امام، حافظ ابو توبہ ربیع بن نافع حلبی (متوفی 241ھ) فرماتے ہیں:

معاویة بن ابی سفیان ستر اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کشف الرجل الستر اجتری علی ما وراءہ۔

''سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا پردہ ہیں، جب کوئی شخص پردہ اُٹھاتا ہے تو جو کچھ اس کے پیچھے ہے اس پر بھی جرأت کرتا ہے۔''

(یعنی جو بدنصیب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی زبانِ طعن دراز کرتا ہے)

(تاریخ بغداد، معاویة بن ابی سفیان، ج 1، ص 577۔ تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ابی سفیان......، ج 59، ص 209- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه......، ج 8، ص 148)

باب ششم:

علمائے احناف کا نظریہ

بال اور خون

شمس الائمہ، امام، فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ) نے حضرت ابوبکر محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ درج کیا ہے کہ

كان ينال منه فى الابتداء، فراى فى منامه كانّ شعرة تدلت من لسانه الى موضع قدمه فهو يطؤها و يتالم من ذلك و يقطر الدم من لسانه۔

''آپ اِبتداءً سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرتے تھے، ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میری زبان سے بال نکل کر پاؤں تک آ گیا ہے جسے روند رہا ہوں جس کی وجہ سے اذیت ہو رہی ہے اور زبان سے خون جاری ہے۔''

فسال المعبر عن ذلك۔

''تو انھوں نے معبر (خواب کی تعبیر بتانے والے) سے اس کی تعبیر پوچھی۔''

اس نے کہا:

انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه، فاياك، ثم اياك۔

''آپ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابہ میں سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرتے ہیں اس سے باز آ جائیں اور پرہیز کریں! (یہ اسی کا ہی وبال ہے)'' (المبسوط للسرخسی، کتاب الاکراہ، ج 24، ص 47)

عادل، فاضل

بے مثل عالم، عظیم مفسر، اُصولی، متکلم، مؤرّخ اور شارح ومحدث علامہ ابوالحسن نورالدین علی بن سلطان القاری حنفی (متوفی 1014ھ) لکھتے ہیں:

معاویة؛ فھو من العدول الفضلاء، و الصحابة الاخیار۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل، فاضل اور اخیار صحابہ میں سے ہیں۔''

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح، باب مناقب الصحابة......، ج 9، ص 3875)

صحبتِ نبوی

امام ربانی مجددِ الف ثانی شیخ بدرُ الدین ابوالبرکات احمد بن عبدالاحد سرہندی فارُوقی حنفی (متوفی 1034ھ) نے میر محمد نعمان بدخشی کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

لا تعدل بالصحبة شیئاً کائناً ما کان الا ترٰی ان اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و علیھم و سلم و بارك فضلوا بالصحبة علٰی من عداھم سوی الانبیاء علیھم السلام و ان کان ویساً قرنیاً او عمراً مروانیاً مع بلوغھما نھایة الدرجات و وصولھما غایة الکمالات سوی الصحبة فلا جرم صار خطا معاویة خیراً من صوابھما ببرکة الصحبة و سھو عمرو بن العاص افضل من صحوھما لما أن ایمان ھؤلاء الکبراء صار بالصحبة شھودیا برویة الرسول و حضور الملك و شھود الوحی و معاینة المعجزات و ما اتفق لمن عداھم ھذہ الکمالات التی ھی اصول سائر الکمالات کلھا و لو علم ویس فضیلة الصحبة بھٰذہ الخاصیة لم یمنعه مانع من الصحبة و ما أثر شیئاً من الاشیاء

علی هذه الفضیلة و الله یختص برحمته من یشاء و الله ذو الفضل العظیم۔ بَیْتٌ:

سکندر را نمی بخشند آبی
بہ زور و زر میسر نیست ایں کار

اللّٰهم و ان لم تخلقنا فی هذه النشاة فی قرن هؤلاء الاکابر فاجعلنا فی النشاة الاخرة محشورین فی زمرتهم بحرمة سیّد المرسلین علیه و علیهم الصلوات و التحیات و التسلیمات۔ والسلام۔

''رسول اللہ ﷺ کی صحابیت کے برابر کسی چیز کو نہ سمجھو چاہے جو بھی ہو، کیا تجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت ہی کی بنا پر انبیاے کرام علیہم السلام کے علاوہ تمام لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، خواہ اویس قرنی ہوں یا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما۔ حالاں کہ یہ دونوں ہستیاں حضور سیّد عالم ﷺ کی صحبت کے علاوہ تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچی ہوئی ہیں؛ اسی لیے بلا شبہہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا صحبت نبوی کی برکت سے ان دونوں کے صواب سے بہتر ہے، اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا سہوان دونوں کے صواب سے افضل ہے۔ کیوں کہ ان بزرگوں کا ایمان رسول اللہ ﷺ کی زیارت، فرشتہ کی حاضری، مشاہدۂ وحی اور معجزات دیکھنے کی وجہ سے شہودی ہو چکا تھا اور صحابہ کرام کے سوا کسی اور کو اس قسم کے کمالات جو تمام کمالات کے اصول ہیں نصیب نہیں ہوئے؛ (بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ) اگر حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوتا کہ صحبت کی فضیلت میں یہ خاصیت ہے تو انھیں (رسول اللہ ﷺ کی)

صحبت سے کوئی چیز مانع نہ ہوتی، اور وہ اس فضیلت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے لیکن اللہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 105)

سکندر را نمی بخشند آبی   بہ زور و زر میسر نیست ایں کار

(ہم اُس کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں کہ) اے اللہ! اگرچہ تو نے ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پیدا نہیں فرمایا مگر **بحرمة سیّد المرسلین علیه الصلاة و السلام** قیامت کے دن ہمارا انھی کے زمرہ میں حشر فرمانا! والسلام"

(مکتوبات، مکتوب صدو بستم، دفتر اوّل، حصہ چہارم، ج 1، ص 58- المنتخبات من المکتوبات......، المکتوب العشرون و المائة......، ص 78,79)

جہنمی کتا

امام شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی مصری حنفی (متوفی 1069ھ) سیّدنا معاویہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و من یکن یطعن فی معاویة
فذاك کلب من کلاب الهاویة

"جو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔"

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه صلی اللہ علیہ وسلم، فصل و من توقیره صلی اللہ علیہ وسلم و بره، ج 4، ص 525)

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ نے بھی یہ لکھا ہے۔

(انظر: العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 29، ص 264، وغیرہ)

خبردار!

الشاہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم (شاہ ولی اللہ) محدث دہلوی حنفی (متوفی 1176ھ) فرماتے ہیں:

باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ یکے از اصحاب آں حضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ رضی اللہ عنہم۔ زنہار! در حق او سوے ظن نکنی و در ورطہ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی۔ اخرج ابو داؤد عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل اُحد ذھبًا ما بلغ مد احدھم و لا نصیفہ۔

(سنن ابو داؤد، باب فی النھی عن سب اصحاب......، ج 4، ص 214، رقم 4658)

''جاننا چاہیے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک تھے اور زمرۂ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بڑے صاحب فضیلت تھے، خبردار! تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا تاکہ تم حرام کے مرتکب نہ ہو جاؤ۔ امام ابو داؤد نے حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا نہ کہو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو صحابہ کے ایک مد بلکہ آدھے مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد اوّل، فصل پنجم، تنبیہ سوم، ج 1، ص 571)

نجیب و مجتہد

عارف باللہ، علامہ ابو عبد الرحمٰن عبد العزیز ملتانی پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی

1239ھ) لکھتے ہیں:

ان معاوية رضى الله عنه من كبار الصحابة و نجبائهم و مجتهديهم و لو سلم انه من صغارهم فلا شك فى انه دخل فى عموم الاحاديث الصحيحة الواردة فى تشريف الصحابة رضى الله عنهم۔

''بے شک سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کبار صحابہ، نجبا، اور مجتہدین میں سے تھے، اور اگر آپ کو صغار صحابہ میں بھی تسلیم کیا جائے تو پھر بھی یقیناً آپ ان تمام احادیث صحیحہ میں داخل ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی میں وارد ہوئیں۔''

(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابة واجبة التاويل، ص 330)

راہ نما، راہ یاب

حامی سنت و اہل سنت، ماحی شرک و بدعت، مجدد اُمت، اعلیٰ حضرت، شیخ الاسلام، امام، حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں ہندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1340ھ) کی ویسے تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر مستقل تصانیف ہیں، جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:

''مسئلہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق و تنقیح فقیر کے رسالہ:

1- **البشرى العاجلة من تحف اجلة۔ (١٣٠٠ھ)**

2- **الاحاديث الراوية لمدح الامير معوية۔ (١٣٠٣ھ)**

3- **عرش الاعزاز و الاكرام لاول ملوك الاسلام۔**

4- **ذب الاهواء الواهية فى باب الامير معوية۔ (١٣١٢ھ)** وغیرہا

میں ہے۔''[1] (العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 5، ص 478)

---

[1] سیّدنا معاویہ کے ذکر پاک پر مشتمل انہی رسائل کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت محدثِ اعظم پاکستان مفتی ابو الفضل محمد سردار احمد نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

(بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

لیکن ان کے علاوہ بھی آپ نے اپنے فتاوی میں کئی مقامات پر سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اہل سنت کے عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ مثلاً: ایک مقام پر فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اَجلّہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہیں، صحیح ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا فرمائی:

اللّٰھم اجعله هاديا مهديا و اهد به۔

''اِلٰہی! اسے راہ نما، راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے!'' (العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 29، ص 279)

اِنتہائی اہم باتیں

پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو بعض روایات کی بنا پر سیّدنا معاویہ وغیرہ اجلہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

''سِیَر (تاریخ و سیرت کی کتابوں) میں بہت اکاذیب واباطیل بھرے ہیں كما لا يخفى (جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں) بہ ہر حال فرق مراتب نہ کرنا اگر جنوں نہیں تو بد مذہبی ہے، بد مذہبی نہیں تو جنون ہے۔ سِیَر جن بالائی باتوں کے لیے ہے اس حد سے تجاوز نہیں کر سکتے؛ اس کی روایات مذکورہ کسی حیض و نفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذ اللہ ان واہیات و معضلات و بے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سیّد الانام علیه و على آله و عليهم افضل الصلاة و السلام پر طعن پیدا

(بقیہ صفحہ سابقہ:) ''اللہ اللہ! اعلیٰ حضرت، امام اہل سُنّت رضی اللہ عنہ کی قوتِ علمیہ اور جوشِ ایمانی دیکھیے کہ صحابہ کرام خصوصاً سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت شان اور ان سے مطاعن کے رد میں کتنے رسالے تصنیف فرمائے ہیں۔

واقعی! جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیے ہیں۔ جزاهم الله عنا و عن سائر المسلمين احسن الجزاء۔'' (سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، تیسرا مقدمہ، ص 16,17) (نعمان عفی عنہ)

کرنا، اِعتراض نکالنا، ان کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا، کہ اس کا اِرتکاب نہ کرے گا مگر گم راہ، بد دین، مخالف و مضاد حق مبین۔ آج کل کے بد مذہب، مریض القلب، منافق شعار ان جزافات سیر و خرافات تواریخ و امثالہا سے حضرات عالیہ خلفاے راشدین و اُمّ المومنین وطلحہ و زبیر و معاویہ وعمرو بن العاص و مغیرہ بن شعبہ وغیرہم اہل بیت وصحابہ رضی اللہ عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بے ہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب و واحض اور بہت الحاقات ملعونہ روافض چھانٹ لاتے اور ان سے قرآن عظیم و اِرشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و اِجماع اُمت و اساطین ملت کا مقابلہ چاہتے ہیں، بے علم لوگ انھیں سن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں، ان کا پہلا جواب یہی ہے کہ ایسے مہملات کسی ادنیٰ مسلمان کو گنہ گار ٹھہرانے کے لیے مسموع نہیں ہوسکتے نہ کہ ان محبوبان خدا پر طعن جن کے مدائح تفصیلی خواہ اِجمالی سے کلام اللہ و کلام رسول اللہ مالا مال ہیں جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم امام، حجۃ الاسلام، مرشد الانام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی اِحیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

لا تجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق، نعم یجوز ان یقال ان ابن ملجم قتل علیا (و قتل ابو لؤلؤة عمر رضی اللّٰه عنهما) فان ذلك ثبت متواترا۔

(کسی مسلمان کی کسی کبیرہ کی طرف بے تحقیق نسبت کرنا حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم شقی خارجی اشقی الآخرین نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ (اور ابولولو جہنمی ملعون نے سیّدنا عمر پاک رضی اللہ عنہ)

کوشہید کیا کہ یہ بہ تواتر ثابت ہے)

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، ص 1055)

حاش للہ اگر مؤرخین وامثالہم کی ایسی حکایات ادنیٰ قابل اِلتفات ہوں تو اہل بیت وصحابہ درکنار خود حضرات عالیہ انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین صلوات اللّٰہ تعالٰی و سلامہ علیہم اجمعین سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے؛ کہ ان مہملات مخذولہ نے حضرات سعاداتنا ومولانا آدم صفی اللہ و داؤد خلیفۃ اللہ وسلیمان نبی اللہ و یوسف رسول اللہ سے سیّد المرسلین محمد حبیب اللہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و علیہم و سلم تک سب کے بارہ میں وہ وہ ناپاک بے ہودہ حکایات موحشہ نقل کی ہیں کہ اگر اپنے ظاہر پر تسلیم کی جائیں تو معاذ اللہ اصل اِیمان کورد بیٹھنا ہے۔ ان ہول ناک اباطیل کے بعض تفصیل مع ردجلیل کتاب مستطاب شفا شریف امام قاضی عیاض اوراس کی شروح وغیرہا سے ظاہر۔ لاجرم ائمہ ملت وناصحان اُمت نے تصریحیں فرمادیں کہ ان جہال وضلال کے مہملات اور سیر وتوارخ کی حکایات پر ہرگز کان نہ رکھا جائے۔"

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 5، ص 582,583)

محدثِ اعظم پاکستان، استاذ العلما، مفتی ابوالفضل محمد سردار احمد بن میراں بخش حنفی (متوفی 1382ھ) بھی یہی فرمایا کرتے۔

(انظر: سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، تیسرا مقدمہ، ص 13,14)

تفسیقیہ کی اِقتدا کا حکم

علاوہ ازیں اعلٰی حضرت نور اللّٰہ مرقدہ کی خدمت عالیہ میں جب سوال کیا گیا کہ: کیا حکم ہے اہل شریعت کا اِس مسئلہ میں کہ اِمامت کن کن شخصوں کی جائز ہے

اور کن کن کی ناجائز اور مکروہ؟

تو آپ نے اس کے جواب میں یہ بھی فرمایا:

”جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین (سیّدنا صدیق اکبر و فاروقِ اعظم) سے افضل بتاتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔ یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل: امیر معاویہ وعمرو بن عاص و ابو موسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں، ان کے پیچھے نماز بہ کراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔“

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 6، ص 626، مسئلہ 816)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رفض ہے۔

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 24، ص 508، مسئلہ 206)

محمدی بادشاہ

اجلہ علمائے اہل سنت کے استاذ، باعمل و باکرامت عالم ربانی جن کی تربت پاک سے بعد از وصال کئی یوم تک خوش بو آتی رہی، فقیہ اعظم ہند، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ، مفتی محمد امجد علی بن جمال الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1367ھ) لکھتے ہیں:

”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اول ملوک اِسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں؛ اسی کی طرف تورات مقدس میں اِشارہ ہے کہ

مولدہ بمکۃ و مہاجرہ طیبۃ و ملکہ بالشام۔

وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سلطنت ہے۔" (بہارِ شریعت، اِمامت کا بیان، ج 1، ص 258)

یہ بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھی ہے۔

(انظر: العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ج 29، ص 357)

توراتِ شریف کی عبارت

حضرت صدرُ الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ توراتِ شریف میں منقول جس فرمان کی طرف اِشارہ کر رہے ہیں یہ مشہور تابعی سیّدنا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

التوراة مکتوب فیها: محمد عبدی المختار لیس بفظ و لا غلیظ و لا صخاب بالاسواق و لا یجزی بالسیئة السیئة، و لکن یعفو و یغفر، مولده بمکة و مهاجره بطیبة و ملکه بالشام۔

"توراتِ شریف میں لکھا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے چنے ہوئے بندے ہیں جو نہ سخت خو ہیں اور نہ ہی بدمزاج، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، بلکہ معاف کرنے والے اور بخش دینے والے ہیں۔ وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام میں اُن کی بادشاہت ہوگی۔"

(تاریخ المدینة لابن شبة، اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکتب، ج 2، ص 635)

یہ رِوایت مختلف الفاظ اور ثقہ رجال سے "سنن دارمی" سمیت کئی کتبِ احادیث میں موجود ہے۔

واجب الاعادہ نماز

حضرت علامہ مفتی غلام سرور بن محمد خدا بخش لاہوری قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی

1431ھ) نے اُستاذ العلما فقیہ اعظم حضرت علامہ مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ بن محمد صدیق بصیرپوری نعیمی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1403ھ) سے سوال کیا کہ: جو شخص حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو واجب الاحترام نہ مانے بلکہ آپ کی شان میں گستاخی کرے اور فاسق تک کہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کیا وہ سُنّی ہے، اور کیا اس کے پیچھے سُنّی کی نماز جائز ہے؟

اس کا جواب حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اِرشاد فرمایا:

''اہل سُنّت و جماعت کا یہ عقیدہ اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما بعد الانبیاء والرسل افضل البشر ہیں اور یوں ہی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما صحابی اور واجب الاحترام ہیں؛ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے سُنّی کی نماز مکروہ تحریمہ اور واجب الاعادہ ہے۔''

(فتاویٰ نوریہ، کتاب الصلوٰۃ، ج1، ص320)

باب ہفتم:

مالکیہ کا نقطۂ نظر

قتل یا سزا

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرنے والے کے بارے میں مذہب مہذب مالکیہ کے امام، جن کی بابت امام نسائی فرمایا کرتے: میرے نزدیک تبع تابعین کی جماعت میں ان سے زیادہ عظیم کوئی شخص نہیں۔ سیّد المحدثین، امام حافظ ابو عبد اللہ مالک بن انس مدنی اصبحی (متوفی 179ھ) کا مشہور مذہب امام ابو الفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی (متوفی 544ھ) نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال مالك رحمه الله: من شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل، و من شتم اصحابه ادب، و قال ایضًا من شتم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بكر، او عمر، او عثمان، او معاوية، او عمرو بن العاص فان قال كانوا على ضلال و كفر قتل، و ان شتمهم بغير هذا من مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا۔

''حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبیِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کو قتل کر دیا جائے اور جو آپ علیہ السلام کے صحابہ کی بدگوئی کرے اسے تادیب کی جائے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان، سیّدنا معاویہ، سیّدنا عمرو بن العاص یا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کی اس طرح بدگوئی کرے کہ وہ گم راہی اور کفر پر تھے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے علاوہ بدگوئی کرے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے۔'' (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل و سب ال بیته و ازواجه و اصحابه علیہ السلام......، ج 2، ص 308)

امام صاحب کا یہ مذہب:

1- شیخ الاسلام حافظ احمد بن علی (ابن حجر) مکی شافعی (متوفی 974ھ)

(انظر: الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة، خاتمة، ص 367,368)

2- حضرت مجدد الف ثانی شیخ بدر الدین احمد بن عبد الاحد فاروقی حنفی (متوفی 1034ھ) (مکتوبات شریف، دفتر اوّل، حصہ چہارم، مکتوب نمبر دوصد و پنجاہ و یکم (251) ج 1، ص 57,58 - المنتخبات من المکتوبات...... ص 121,122)

3- عارف باللہ علامہ عبد العزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ)

(الناهية عن طعن امیر المؤمنین معاویة رضی الله عنه، فصل فی فضائل معاویة رضی الله عنه، الحادیة و العشرون، ص 31)

4- خاتمة المحققین سیّد محمد امین بن عمر (ابن عابدین) شامی حنفی (متوفی 1259ھ)

(مجموعة رسائل ابن عابدین، الرسالة الخامسة عشرة، کتاب تنبیه الولاة و الحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابه الکرام علیه و علیهم الصلاة و السلام، ص 358)

نے بھی نقل کیا ہے۔

قتل کا حکم، کیوں؟

امام صاحب کے اسی فرمان کے تحت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ پس معلوم شد کہ شتم اورا از کبائر دانستہ حکم بہ قتل شاتم او کردہ و ایضاً شتم اورا در رنگ شتم ابی بکر و عمر و عثمان ساختہ است۔

''پس معلوم ہوا کہ امام مالک کے نزدیک سیّدنا معاویہ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اسی لیے آپ نے اس کے مرتکب کے قتل کا حکم صادر فرمایا، اور ایسے ہی آپ کے نزدیک سیّدنا معاویہ کو گالی دینا اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان کو گالی دینا ہے۔''

(مکتوبات شریف، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر دوصد و پنجاہ و یکم (251) ج 1، ص 59)

باب ہشتم:

حنابلہ کی آراے گرامی

صرف اچھی بات

مسلمانوں کے وہ جلیل القدر امام جنھیں دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ جن کی نماز جنازہ میں تقریباً بیس لاکھ مسلمان شریک ہوئے، اور وفات کے دن نماز جنازہ و دفن کے منظر سے متاثر ہو کر بیس ہزار یہودی و نصرانی و مجوسی مسلمان ہو گئے۔ نیز آپ کی وفات کے دو سو تیس برس بعد اِتفاقاً آپ کی قبر مبارک کھلی تو لوگوں نے دیکھا کہ جسم کیا آپ کا تو کفن تک میلا نہیں ہوا۔[1]

اُس امام الحنابلہ، سیّد المحدثین، حافظ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بغدادی (متوفی 241ھ) سے جب پوچھا گیا کہ اے ابو عبد اللہ!

ما تقول فيما كان من علي و معاوية رحمهما الله؟

''آپ سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رحمۃ اللہ علیہما کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''

تو آپ نے فرمایا:

ما اقول فيها الا الحسنٰى رحمهم الله اجمعين۔

''مَیں ان کے متعلق اچھی بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا، اللہ عزوجل کی ان سب پر رحمتیں ہوں۔''

(السنة، ذكر صفين و الجمل و ذكر من شهد ذلك و من لم يشهد، ج 2، ص 460، رقم 713- مجمل الرغائب فيما للامام احمد بن حنبل من المناقب، الباب السابع في ذكر اعتقاده في الاصول، ص 133)

---

[1] انظر: اولیاے رجال الحدیث، امام احمد......، ص 29,31، رقم 3- تهذيب التهذيب، حرف الالف، ذكر من اسمه احمد، ج 1، ص 73، رقم 126

عافیت کا سوال

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حافظ ابوالحسن عبدالملک بن عبدالحمید میمونی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے امام صاحب کو فرماتے سنا:

ما لهم و لمعاوية؟ اسال الله العافية۔

''لوگوں کو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بابت کیا ہو گیا ہے (کہ ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں) ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں (کہ رب تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں میں نہ کرے)''

يا ابا الحسن! اذا رايت احدا يذكر اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بسوء فاتهمه على الاسلام۔

''اے ابوالحسن! جب تم کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو برائی سے یاد کرتا دیکھو تو اس کے اِسلام کو مشکوک سمجھو!''

(الحجة فی بیان المحجة و شرح عقیدۃ اهل السنة، ج 2، ص 397، رقم 367)

ناپاک باطن والا

امام صاحب سے کسی نے جب یہ سوال کیا کہ حضرت! ایک شخص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے۔

ا يقال له رافضی؟

''کیا اُسے رافضی کہا جائے؟

تو آپ نے فرمایا:

انه لم يجترى عليهما الا و له خبيئة سوءٍ ما انتقص احدٌ احدًا من اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الا له داخلة سوء۔

''بے شک اس نے ان دونوں ہستیوں کے خلاف اس لیے جرأت کی کہ

وہ اپنے اندر برائی چھپائے ہوئے ہے، اور جو شخص بھی کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے اس کی اندرونی حالت بری ہوتی ہے۔"

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 447، رقم 690-تاریخ دمشق، معاویة بن صخر ......، ج 59، ص 210- البدایة و النهایة، ترجمة معاویة و ذکر شیء من ایامه......، ج 8، ص 148)

کھانے سے پرہیز

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ

یا ابا عبد اللّٰه لی خال ذکر انه ینتقص معاویة، و ربما اکلت معه؛ فقال ابو عبد اللّٰه مبادرا: لا تاکل معه۔

"اے ابوعبداللہ! میرا ماموں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ بسا اوقات کھانا کھالیتا ہوں؛ امام صاحب نے فوراً فرمایا: اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کر!"

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 448، رقم 693)

سب سے بہتر لوگ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی سوال ہوا کہ سیّدنا معاویہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

معاویة افضل۔

"سیّدنا معاویہ افضل ہیں۔"

پھر فرمایا:

لسنا نقیس باصحاب رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم احدا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: خیر الناس قرنی الذین بعثت فیهم۔

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے کیوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میرے زمانہ کے لوگ سب سے بہتر ہیں جن میں میری بعثت ہوئی۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 434، رقم 660)

قطع تعلق

امام صاحب سے کسی نے کہا:

یا ابا عبد اللّٰہ ان ھھنا رجل یفضل عمر بن عبد العزیز علی معاویة بن ابی سفیان۔

''اے ابو عبد اللہ! یہاں ایک آدمی ہے جو حضرت عمر بن عبد العزیز کو سیّدنا معاویہ پر فضیلت دیتا ہے۔'' (یعنی کہتا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سیّدنا معاویہ سے افضل ہیں)

امام صاحب نے فرمایا:

لا تجالسه، و لا تؤاکله و لا تشاربه، و اذا مرض فلا تعده۔

''ایسے نظریات کے حامل آدمی کے پاس نہ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ پانی پیو، وہ اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو!''

(کیوں کہ وہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو اہل سنّت کا نہیں)

(ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب، یحیی بن عبد الوھاب بن محمد......، ج 1، ص 301)

نشانِ سجود

سیّدنا امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا:

الیس نترحم علی اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کلھم: معاویة، و عمرو بن العاص، و علی ابی موسی الاشعری، و المغیرة؟

''کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ جن میں سیّدنا معاویہ، سیّدنا عمرو بن عاص، سیّدنا ابو موسیٰ اشعری اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، کے لیے رحمت کی دُعا نہ کریں؟''

اِمام صاحب نے فرمایا:

نعم، کلھم وصفھم اللّٰہ فی کتابہ فقال: سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ (پارہ 26، سورۃ الفتح، آیت 29)

''ضرور کرو! اللہ رب العزت نے ان سب کی صفت قرآنِ پاک میں یہ بیان فرمائی ہے: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان۔''

(السنۃ، ذکر اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین، ج 2، ص 477، رقم 755)

امام صاحب کا یہ فرمان امام حافظ جمال الدین عبدالرحمان بن علی (ابن جوزی) حنبلی (متوفی 597ھ) اور امام الصالح زکی الدین عبداللہ بن محمد خزرجی حنبلی (متوفی بعد 681ھ) نے بھی نقل فرمایا ہے۔

(انظر: مناقب الامام احمد بن حنبل، الباب العشرون، سیاق قولہ فیما شجربین الصحابۃ، ص 221-مجمل الرغائب فیما للامام احمد بن حنبل من المناقب، الباب السابع فی ذکر اعتقادہ فی الاصول، ص 133)

خالِ المومنین نہ کہیں؟

حنابلہ کے امام و شیخ، جامع علومِ احمد بن حنبل، فقہ حنبلی کے مُدَوِّن اوّل، امام، حافظ ابو بکر احمد بن محمد الخلال حنبلی (متوفی 311ھ) لکھتے ہیں: سیّدنا امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا:

ما تقول رحمك اللّٰہ فیمن قال: لا اقول ان معاویۃ کاتب الوحی و لا اقول انہ خال المؤمنین فانہ اخذھا بالسیف غصبا؟ قال ابو عبد اللّٰہ: ھذا قول سوء ردیء یجانبون

ھؤلاء القوم و لا یجالسون و نبین امرھم للناس۔

''(اے امام!) اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جن کا سیّدنا معاویہؓ کے بارے میں یہ کہنا ہے کہ وہ کاتب وحی ہیں نہ ہی خال المومنین، بلکہ تلوار کے زور پر اُنھوں نے خلافت غصب کی؟ امام صاحب نے فرمایا: ان کا یہ قول بہت برا اور پھینک دینے کے قابل ہے، ایسوں سے لوگوں کو بچنا چاہیے، ان کے پاس بیٹھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہم لوگوں کے لیے ان کا معاملہ بیان کریں گے۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص **434**، رقم **659**)

امام صاحب کے اس فرمان کے بارے میں ''السنہ'' کے محقق دکتور عطیہ بن عتیق زہرانی اور ابومعاذ محمود بن امام و علی محمد صلابی نے لکھا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(انظر: اسکات الکلاب العاویة بفضائل خال المؤمنین معاویة، الفصل الرابع فی اقوال الصحابة رضی اللّٰہ عنھم و التابعین و من بعدھم فی فضل معاویة رضی اللّٰہ عنه، ص **75**- معاویة بن ابی سفیان شخصیته و عصره الدولة السفیانیة، ثالثاً: ثناء العلماء علی معاویة، ص **214**)

✪ نیز جب آپ سے یہ کہا گیا کہ **ان قوما قالوا لا نقول معاویة خال المؤمنین۔** کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ خال المومنین نہیں۔

فغضب و قال ما اعتراضھم فی ھذا الموضع؟ یجفون حتی یتوبوا۔

''تو آپ نے ناراض ہو کر فرمایا: یہ کون سی جائے اعتراض ہے؟ ایسے لوگ ظلم کر رہے ہیں یہاں تک کہ توبہ کر لیں۔''

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمان معاویة......، ج 2، ص **434**، رقم **658**)

امام صاحب کے اس اِرشاد کی بابت بھی ڈکتور عطیہ بن عتیق زہرانی نے کہا ہے کہ

اسنادہ صحیح۔

''اس کی سند صحیح ہے۔'' (ایضاً)

دو باتوں کی وضاحت

اِمام احمد قدس سرہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ان دونوں فرامین کے بعد یہاں دو باتوں کی وضاحت از حد ضروری ہے:

اوّلاً: یہ کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خال المومنین کیوں کہا جاتا ہے اور اس بابت دیگر محدثین و علمائے عظام کی کیا رائے ہے؟

ثانیاً: آپ کے کاتب وحی ہونے کے بارے میں امام احمد کے علاوہ دیگر علماء و محدثین کیا فرماتے ہے؟

پہلی بات

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خال المومنین کیوں کہا جاتا ہے............الخ

مداحِ مرتضٰی، قاطع رفض و خروج امام احمد بن حنبل روح اللہ روحہ و نور ضریحہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت! کیا سیّدنا امیر معاویہ اور سیّدنا عبداللہ بن عمر ''خال المومنین'' ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ دونوں بزرگ خال المومنین ہیں۔

پھر انھیں خال المومنین کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

معاویة اخو ام حبیبة بنت ابی سفیان زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رحمهما، و ابن عمر اخو حفصة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رحمهما۔

(ان دونوں بزرگوں کو خال المومنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ) سیّدنا

معاویہ رضی اللہ عنہ تو نبی کریم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ سیّدہ اُمّ حبیبہ (رملہ) بنت ابو سفیان کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر رحم فرمائے! اور سیّدنا ابن عمر حضور کی زوجہ مطہرہ سیّدہ حفصہ (بنت فاروق اعظم) کے بھائی ہیں۔ اللہ عزوجل ان دونوں پر بھی رحم فرمائے!''

امام احمد بن حنبل کی یہ بات سن کر سائل نے دوبارہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خال المومنین کہنے کے بارے میں پوچھا تو امام صاحب نے فرمایا:

نعم۔ ''ہاں۔'' (سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین ہیں)

(السنة، ذکر ابی عبد الرحمٰن معاویة......، ج 2، ص 433، رقم 657)

تفسیرِ ابن عباس

امام احمد کی تائید سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا سورۂ ممتحنہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں بیان کردہ یہ قول بھی کرتا ہے کہ: جب سیّدہ اُمّ حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئیں

فکانت ام حبیبة ام المؤمنین، و معاویة خال المؤمنین۔

''تو آپ اُمّ المومنین (مومنوں کی ماں) بن گئیں اور سیّدنا معاویہ (ان کے بھائی ہونے کی بناپر) خال المومنین۔'' (یعنی ایمان والوں کے ماموں ہو گئے)

(الشریعة، باب ذکر مصاهرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم......، ج 5، ص 2448، رقم 1930 وغیرہ)

معتدبہ علما کی آرا

یہی وجہ ہے کہ معتدبہ علمائے کرام و محدثین عظام سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ''خال المومنین'' کہتے ہیں۔ چناں چہ:

1- سیّدنا عبداللہ بن مبارک (متوفی 181ھ) کے استاذ اور جلیل القدر تابعین کے

شاگرد ابو محمد حکم بن ہشام ثقفی کوفی سے ایک آدمی نے پوچھا: حضرت! آپ سیّدنا معاویہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

ذاك خال كل مؤمن۔

''وہ ہر مومن کے ماموں ہیں۔''

(الثقات للعجلی، باب الحاء ص 127,128 رقم 318)

2- علامہ مطہر بن طاہر مقدسی (متوفی 355ھ) فرماتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین ہیں۔''

(البدء و التاريخ، ام حبيبة بنت ابی سفيان بن حرب، و ذكر فرق اصحاب الحديث، ج 5، ص 13، 149)

3- امام حافظ ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی 360ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية) خال المؤمنين۔

(الشريعة، باب ذكر مصاهرة النبي صلی اللہ علیہ وسلم......، ج 5، ص 2431، 2448، رقم 1930)

4- امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ) فرماتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔ (الاعتقاد، الاعتقاد فی الصحابة، ص 43)

5- امام حافظ ابو القاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية بن ابی سفيان رضی اللّٰہ تعالٰی عنه) خال المؤمنين۔

(الحجة فی بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة، امهات المؤمنين الطاهرات و ان معاوية بن ابی سفيان كاتب وحی اللّٰہ......، ج 1، ص 248)

6- حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جوزقانی (متوفی 543ھ) فرماتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔ (الاباطيل و المناكير و الصحاح و المشاهير، باب فی فضائل طلحة و الزبير و معاوية......، ص 116، رقم 191)

7- علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد ہمذانی (ابوالفتوح الطائی) (متوفی 555ھ) فرماتے ہیں:

(معاویۃ) خال المؤمنین و کاتب وحی رسول ربّ العالمین و معدن الحلم و الحکم۔

"سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین، رب العالمین جل جلالہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی اور حلم ودانائی کی کان تھے۔"

(کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیۃ، الحدیث التاسع و العشرون......، ص 174)

8- امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن (ابن عساکر) شافعی (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں:

(معاویۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) خال المؤمنین۔

(تاریخ دمشق، ذکر من اسمہ معاویۃ، معاویۃ بن صخر......، ج 59، ص 55، رقم 7510)

9- عارف باللہ، مولانائے روم، شیخ جلال الدین محمد بن محمد بہاؤالدین رومی (متوفی 604ھ) نے بھی سیّدنا معاویہ کو "خالِ مومناں" لکھا ہے۔

(مثنوی مولوی معنوی، دفتر دوم، بیدار کردن ابلیس معاویہ را کہ برخیز کہ وقت نماز بیگاہ شد، ص 63)

اور آپ کے حوالے سے یہ بات علامہ نورالدین علی بن محمد القاری حنفی (متوفی 1014ھ) نے بہ ایں الفاظ بیان کی ہے:

و لذا عبر عنہ المولوی فی المثنوی بـ"خال المؤمنین"، و لکونہ من اجلاء کتبۃ الوحی۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب ذکر اللّٰہ عزوجل و التقرب الیہ، الفصل الثالث، ج 4، ص 1557)

مفسر شہیر، محدثِ کبیر مفتی احمد یار بن محمد یار نعیمی حنفی (متوفی 1391ھ) نے بھی مولانا رومی کے حوالے سے یہی بیان کیا ہے۔

(انظر: مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب ذکر اللّٰہ، ج 3، ص 320 - امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات، پہلا باب، ص 40)

10- امام الائمہ، مفتی الامہ ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد (ابن قدامہ) مقدسی حنبلی (متوفی 620ھ) لکھتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين و كاتب وحى الله احد خلفاء المسلمين رضى الله عنهم۔

''سیّدنا معاویہ خال المومنین، اللہ کی وحی کے کاتب اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔'' (لمعة الاعتقاد، محمد (علیہ السلام) خاتم النبیین، ص 40)

11- علامہ جمال الدین ابوالفضل محمد بن مکرم (ابن منظور) انصاری افریقی (متوفی 711ھ) لکھتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

(مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر، ذکر بنیہ و بناتہ و ازواجہ و سریاتہ، ج 2، ص 284)

12- حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی دمشقی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

(البدایة و النہایة، فصل فی تزویج النبی علیہ السلام بام حبیبة، ج 4، ص 163، ج 8، ص 125)

13- علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ) لکھتے ہیں:

معاوية خال المؤمنين۔

(اتعاظ الحنفاء باخبار الائمة الفاطمیین الخلفاء، ج 1، ص 131)

14- امام حافظ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں:

معاوية بن ابى سفيان اخى ام حبيبة زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم خال المؤمنين اجمعين، كاتب الوحى۔

''سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیّدہ اُمّ حبیبہ

کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتب وحی تھے۔"

(الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع
و الزندقة، خاتمة فی امور مهمة، ص 355)

15- علامہ نورُالدین علی بن محمد (ملاعلی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ) لکھتے ہیں:

(معاویة)و هو خال المؤمنین۔

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح، کتاب الرقاق،
الفصل الثالث، ج 8، ص 3258، رقم 5203)

16- علامہ شمس الدین ابوالعون محمد بن احمد سفارینی حنبلی (متوفی 1188ھ) لکھتے ہیں:

معاویة خال المؤمنین۔

(غذاء الالباب فی شرح منظومة الآداب، مطلب فی ذم الهوی......، ج 2، ص 457)

17- مشہورِ زمانہ بزرگ حضرت پیر سیّد مہر علی بن سیّد نذر الدّین گولڑوی حنفی (متوفی 1356ھ) کی سب سے پہلی تصنیف "تحقیق الحق فی کلمة الحق" کا ترجمہ مولانا صوفی عبدالرحمٰن اور مفتی فیض احمد صاحب نے کیا ہے، اس کے حاشیہ میں مرقوم ہے:

"حضرت شیخ اکبر قدس سرہ 'فتوحاتِ مکیہ'...... میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں: کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صهره خال المؤمنین۔ یعنی وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور برادرِ نسبتی ہونے کی بنا پر مومنین کے ماموں ٹھہرے۔ کیوں کہ ان کی ہم شیرہ حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ تھیں۔"

(تحقیق الحق فی کلمة الحق، اسمائی نویسندگان آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ص 159)

18- زاہد بے ریا، پیکرِ زہد و تقویٰ، امیر دعوتِ اسلامی، حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس بن حاجی عبدالرحمٰن عطار قادری حنفی اطال اللہ عمرہ اپنی مشہورِ زمانہ

کتاب ''فیضانِ سُنّت'' میں لکھتے ہیں:

''تمام مومنین کے ماموں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ...... (چوں کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور تمام مسلمانوں کی ماں ہیں، اور ماں کا بھائی ماموں ہوتا ہے اس لیے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تمام مسلمانوں کے ماموں کہلاتے ہیں)''

(فیضانِ سنت (قدیم)، جماعت کے فضائل، شیطان نے نماز کے لیے جگایا، ص 937,938)

دوسری بات

آپ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے کے بارے میں............ الخ

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف بہ اِسلام ہونے کے بعد (ایک روایت کے مطابق) آپ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کی تھی: یا نبی اللہ! میرے بیٹے معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجیے! تو حضور نے ان کی عرضی قبول فرمالی۔

(انظر: صحیح مسلم، باب من فضائل ابی سفیان......، ج 4، ص 1945، رقم 2501- صحیح ابن حبان، ذکر ابی سفیان......، ج 16، ص 189، رقم 7209، وغیرہ)

اور سیّدنا معاویہ کو اپنا کاتب مقرر فرمادیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس خدمت کے لیے بارگاہِ اقدس میں حاضر رہنے لگے۔ جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان معاویۃ کان یکتب بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سیّدنا معاویہ حضور کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبد اللّٰہ بن عمرو......، ج 13، ص 554، رقم 14446)

حافظ نور الدین ہیثمی (متوفی 807ھ) کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد، باب ما جاء فی معاویۃ......، ج 9، ص 357، رقم 15924)

شاگردِ رشیدِ سیّدِ والا

اسی دوران نبی کریم ﷺ آپ کی تربیت بھی فرمایا کرتے جیسا کہ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب مَیں لکھ رہا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

یا معاویۃ! الق الدواۃ، و حرف القلم، و انصب الباء، و فرق السین، و لا تعور المیم، و حسن اللّٰہ، و مد الرحمن، و جود الرحیم۔

''اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو!''

فضائل القرآن للمستغفری، باب ما جاء فی فضل بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم......، ج ا، ص 436، رقم 556- الفردوس بماثور الخطاب، باب الیا، ج 5، ص 394، رقم 853۔ آداب الاملاء و الاستملاء، الحبر و الکاغذ، ض 170-نہایۃ الارب فی فنون الادب، و من معجزاتہ عصمۃ اللّٰہ تعالیٰ لہ من الناس......، ج 18، ص 346- المدخل لابن الحاج، فصل فی نیۃ الناسخ و کیفیتھا، ج 4، ص 84۔ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، (فتاویٰ رضویہ) رسالہ خالص الاعتقاد، ج29، ص459 وغیرہا)

وحیِ الٰہی کی کتابت

پھر ایک وقت آیا کہ عام کتابت کے علاوہ نبی مکرم ﷺ نے آپ کی کتابتِ وحی کی بھی ذمہ داری لگا دی، تو اس طرح دیگر کُتّاب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ بھی یہ فریضہ سرانجام دینے لگے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی اِسی ذمہ داری کی بابت سیّدنا عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

و كان يكتب الوحي۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔''

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان امام بیہقی (متوفی **458**ھ) نے نقل کیا ہے، اوراس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں:

''قد صح عن ابن عباس۔''

(انظر دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة، باب ما جاء في دعائه صلی اللہ علیہ وسلم على من اكل بشماله......، ج *6*، ص *243*-تاريخ اسلام، حرف الميم، معاوية بن ابى سفيان......، ج *4*، ص *309*)

جلیل المرتبت علما کہتے ہیں

اسی شرف سے مشرف ہونے کی بنا پر جلیل المرتبت محدثین اور علمائے ربانیین و اولیائے کاملین آپ کو ''کاتب وحی'' کہہ کر یاد کرتے رہے۔ چناں چہ:

1- حافظ ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی (متوفی **360**ھ) فرماتے:

معاوية رحمه الله كاتب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم على وحي الله عزوجل و هو القرآن بامر الله عزوجل۔

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب سیّدنا معاویہ پر اللہ رحم فرمائے آپ اللہ کے حکم سے وحی الٰہی؛ قرآن پاک لکھا کرتے تھے۔''

(الشريعة، كتاب فضائل معاوية......، ج *5*، ص *2431*)

2- حافظ الکبیر امام ابوبکر احمد بن حسین خراسانی بیہقی (متوفی **458**ھ) فرماتے ہیں:

و كان يكتب الوحي۔

''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔''

(دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشريعة، باب ما جاء في دعائه صلی اللہ علیہ وسلم......، ج *6*، ص *243*)

3- امام شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ) فرماتے ہیں:

و كان كاتب الوحي۔ (المبسوط، کتاب الاکراہ، ج 24، ص 47)

4- امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية) كاتب وحي ربّ العالمين۔

''حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تمام جہانوں کے رب کی وحی کے کاتب تھے۔'' (الاعتقاد، الاعتقاد فی الصحابۃ، ص 43)

5- امام حافظ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد قرشی طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ) لکھتے ہیں:

معاوية كاتب الوحي۔

(الحجۃ فی بیان المحجۃ و شرح عقیدۃ اھل السنۃ، ج 2، ص 570، رقم 566)

6- علامہ ابوالحسن علی بن بسام الشنترینی اندلسی (متوفی 542ھ) فرماتے ہیں:

معاوية بن ابى سفيان كاتب الوحي۔

(الذخیرۃ فی محاسن اھل الجزیرۃ، ج 1، ص 110)

7- حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جوزقانی (متوفی 543ھ) فرماتے ہیں:

(معاوية) كاتب الوحي۔

(الاباطیل و المناکیر و الصحاح و المشاھیر، باب فی فضائل طلحۃ و الزبیر و معاویۃ......، ص 116، رقم 191)

8- علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد طائی ہمذانی (ابوالفتوح الطائی) (متوفی 555ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية) كاتب وحي رسول رب العالمين و معدن الحلم و الحكم۔

''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی اور

حلم ودانائی کی کان تھے۔''

(کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیة، الحدیث التاسع و العشرون......، ص 174)

9- امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (ابن عساکر) (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں:

(معاویة رضی اللّٰہ تعالٰی عنه)خال المؤمنین و کاتب وحی رب العالمین۔ (تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمه معاویة، معاویة بن صخر......، ج 59، ص 55، رقم 7510)

10- امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی (متوفی 597ھ) نے ''کشف المشکل'' میں رسول اللہ ﷺ کے 12 کاتبوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(انظر:کشف المشکل من حدیث الصحیحن، کشف المشکل من مسند زید بن ثابت، ج 2، ص 96)

11- ابوجعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (ابن الطقطقی)(متوفی 709ھ) نے لکھا ہے:

و اسلم معاوية و کتب الوحی فی جملة من کتبه بین یدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الفخری فی الآداب السلطانیة و الدول الاسلامیة، ذکر شیء من سیرة معاویة و وصف طرف من حاله، ص 109)

12- حافظ عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی شافعی (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:

ثم کان ممن یکتب الوحی بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(جامع المسانید و السنن الهادی لاقوم سنن، معاویة بن ابی سفیان، ج 8، ص 31، رقم 1760)

13- حافظ ابراہیم بن موسیٰ مالکی (شاطبی)(متوفی 790ھ) نے بھی رسول اللہ ﷺ

کے کاتبِ وحی میں سیّدنا عثمان، سیّدنا علی، سیّدنا معاویہ، سیّدنا مغیرہ بن شعبہ، سیّدنا ابی بن کعب، سیّدنا زید بن ثابت وغیرہم کا ذکر کیا ہے۔

(انظر:الاعتصام، ص 239)

14- اسی طرح حافظ ابوالحسن نورالدین علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی (متوفی 807ھ) نے بھی رسول پاک ﷺ کے کُتّابِ وحی کے باب میں سیّدنا معاویہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(انظر:مجمع الزوائد و منبع الفوائد، باب فی کتاب الوحی، ج 1، ص 153، رقم 686)

15- علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ) فرماتے ہیں:

و کان یکتب الوحی۔

''سیّدنا معاویہ کاتب وحی تھے۔''

(امتاع الاسماع بما لنبی من الاحوال و الاموال و الحفدة و المتاع، و اما اجابة اللہ دعوة رسول علیہ السلام......، ج 12، ص 113)

16- امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ) لکھتے ہیں:

معاویة بن ابی سفیان... الخلیفة صحابی، اسلم قبل الفتح، و کتب الوحی۔

''سیّدنا معاویہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے، آپ خلیفۃ المسلمین، صحابی اور کاتب وحی ہیں۔''

(تقریب التہذیب، حرف المیم، ص 470، رقم 6758)

17- امام حافظ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی حنفی (متوفی 855ھ) لکھتے ہیں:

معاویة بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی کاتب الوحی۔

(عمدة القاری، شرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ به خیراً یفقهه فی الدین، ج 2، ص 73، رقم 71)

18- علامہ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصری شافعی (متوفی 923ھ)

لکھتے ہیں:

و هو مشهور بکتابة الوحی۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشہور کاتب وحی ہیں۔''

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل السادس فی امرائه و رسله و كتابه......، ج 1، ص 533)

علامہ قسطلانی نے ''ارشاد الساری'' میں بھی لکھا ہے کہ

(معاوية) بن ابی سفيان صخر بن حرب كاتب الوحی لرسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ذا المناقب الجمة۔

(انظر: ارشاد السارى لشرح صحيح البخارى، كتاب العلم، باب من يرد اللّٰه به خيرا يفقهه فى الدين، ج 1، ص 170، رقم 71)

19- امام حافظ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) ہیتمی مکی شافعی (متوفی 974ھ) لکھتے ہیں:

معاوية بن ابی سفيان اخی ام حبيبة زوجة رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم...... كاتب الوحی۔

''حضرت سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان سیّدہ اُمّ حبیبہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور کاتب وحی ہیں۔''

(الصواعق المحرقة فى الرد على اهل البدع و الزندقة، خاتمة فى امور مهمة، ص 355)

20- علامہ عبدالملک بن حسین بن عبدالملک عصامی مکی (متوفی 1111ھ) نے لکھا ہے:

معاوية و كان يكتب الوحی۔

(سمط النجوم العوالى فى انباء الاوائل و التوالى، ذكر مناقبه، ج 3، ص 155)

21- علامہ اسماعیل بن مصطفیٰ حقی حنفی (متوفی 1127ھ) لکھتے ہیں:

(معاوية رضى اللّٰه تعالىٰ عنه) كاتب الوحی۔

(تفسير روح البيان، جز 1، تحت سورة البقرة، آية 90، ج 1، ص 180)

22- اعلیٰ حضرت، اِمام اہل سُنّت، مجدد دِین وملت، شیخ الاسلام، حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں ہندی حنفی قدس سرہ (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ عظیم کی عبارت کریمہ نازل ہوتی، عبارت میں اعراب نہیں لگائے جاتے (تھے)، حضور کے حکم سے صحابہ کرام مثل: امیر المومنین عثمان غنی وحضرت زید بن ثابت وامیر معاویہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اسے لکھتے؛ ان کی تحریر میں بھی اعراب نہ تھے، یہ تابعین کے زمانے سے رائج ہوئے۔ و اللّٰہ تعالٰی اعلم."

(العطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية، ج 26، ص 492, 493)

23- شارحِ بخاری، علامہ سیّد محمود احمد بن سیّد ابو البرکات احمد بن سیّد دیدار علی شاہ محدث الوری حنفی (متوفی 1419ھ) فرماتے ہیں:

"اِیمان لانے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی سے جدا نہ ہوئے، ہمہ وقت پاس رہتے اور وحی اِلٰہی کی کتابت کرتے۔"

(شانِ صحابہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِحترام، ص 32)

اِن حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ اہل سنت کے عظیم امام سیّدنا احمد بن حنبل سمیت اجلہ ائمہ محدثین اور علماء و محققین حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی و خال المومنین کہتے اور لکھتے آئے ہیں۔ ولہٰذا ہمیں بھی اپنے انھی بزرگوں کی پیروی میں آپ رضی اللہ عنہ کو ان القاب سے یاد کرنا چاہیے۔

باب نہم:

شوافع کے فرامین

اِسلام کا دروازہ

ناقدالحدیث، امام حافظ ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب خراسانی نسائی (متوفی 306ھ) سے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو بڑی پیاری مثال دے کر سمجھایا کہ

انما الاسلام كدار لها باب، فباب الاسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة انما اراد الاسلام، كمن نقر الباب انما يريد دخول الباب، قال: فمن اراد معاوية فانما اراد الصحابة۔

”دِین اِسلام ایک گھر ہے جس کا دروازہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں، پس جو کوئی صحابہ کرام کو اِیذا پہنچاتا ہے وہ گویا دِین اِسلام کا اِرادہ کرتا ہے (یعنی دِین اِسلام کی اِیذا کا اِرادہ کرتا ہے) جیسے کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو (ظاہر ہے) اندر داخل ہونے کے اِرادے سے ہی کھٹکھٹاتا ہے، اسی طرح جو سیّدنا معاویہ کی اِیذا رسانی کا اِرادہ کرتا ہے دراصل وہ صحابہ کی اِیذا رسانی کا اِرادہ کرتا ہے (جو کہ در حقیقت دین اِسلام کی ہی اِیذا رسانی ہے)۔“

(تاریخ دمشق، احمد بن شعیب بن علی......، ج *71*، ص *175,176*، رقم **9650**- مختصر تاریخ دمشق، احمد بن شعیب بن علی......، ج *3*، ص **103**- تهذيب الكمال فی اسماء الرجال، احمد بن شعیب بن علی......، ج *1*، ص **339**، رقم **48**- عدالة الصحابة رضی الله عنهم فی ضوء القرآن الكريم و السنة النبوية و دفع الشبهات، ص **96,118**- كتابات اعداء الاسلام و مناقشتها، ص **793**)

اِمام نسائی کا اسی مفہوم کا فرمان امام ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی

(متوفی 544ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔(انظر: ترتیب المدارك و تقریب المسالك، بقية شهادتهم له بالصدق و الثبات فی الاثر، ج 1، ص 162)

اِمام ابوعمر کا معمول

زاہد محدث، امام اوحد ابوعمر محمد بن عبدالواحد بغدادی شافعی (متوفی 345ھ) کی سیّدنا معاویہ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اُنھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک جُز تیار کیا، اور جو بھی طالب علم پڑھنے کے لیے حاضر ہوتا آپ اسے جب تک وہ کتاب نہ پڑھا لیتے، کچھ نہ پڑھاتے تھے۔

و كان له جزء قدجمع فيه الاحاديث التى تروى فى فضائل معاوية، فكان لا يترك واحدا منهم يقرا عليه شيئا حتى يبتدىء بقراة ذلك الجزء، ثم يقرا عليه بعده ما قصد له۔

(تاریخ بغداد، محمد بن عبد الواحد بن ابی هاشم، ج 3، ص 618، رقم 1129)

آپ کے اِس معمول کا تذکرہ حافظ ذہبی و حافظ اِبن حجر نے بھی کیا ہے۔[1]

(انظر: سير اعلام النبلاء، ابو عمر الزاهد، محمد بن عبد الواحد البغدادی، ج 15، ص 510، رقم 288– لسان الميزان، من اسمه محمد، محمد بن عبد الواحد......، ج 5، ص 269، رقم 7771)

اللہ ان سے راضی ہو!

متقن، عابد و زاہد اور کثیر التصانیف بزرگ، متاخرین کے استاذ، لاحقین کے لیے حجت، شیخ الاسلام، حافظ الحدیث، امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی

[1] اسی طرح شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد تمیمی جوبری (متوفی 425ھ) کا معمول تھا کہ اتنی دیر تک کسی کو حدیث نہیں لکھواتے تھے جب تک سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کا عقیدہ نہ جان لیتے۔ (اگر آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس کے عقائد وہی ہوتے جو اہل سنت کے ہیں تو اسے پڑھاتے ورنہ اعراض فرماتے)

(انظر: سير اعلام النبلاء، الجوبری عبد الرحمٰن بن محمدبن يحيى، ج 17، ص 415، رقم 277) (لقمان)

(متوفی 676ھ) فرماتے ہیں:

معاویة رضی اللّٰه عنه فهو من العدول الفضلاء و الصحابة النجباء رضی اللّٰه عنه۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل وصاحبِ فضیلت اور بزرگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، اللہ ان سے راضی ہو۔''

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب فضائل الصحابة رضی اللّٰه عنهم، ج 15، ص 149)

بہترین صحابی

متبحر عالم ومحدث، کثیر اوصافِ حمیدہ کے مالک، اِنتہائی باعمل، امامِ کبیر شرف الدین حسین بن محمد طیبی (بہ قولِ بعض شافعی) (متوفی 743ھ) فرماتے ہیں:

و اما معاوية؛ فهو من العدول الفضلاء، و من الصحابة الخيار۔

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل وصاحبِ فضیلت اور بہترین صحابہ میں سے ہیں۔''

(شرح الطيبی علی مشكاة المصابيح (الكاشف عن حقائق السنن)، باب مناقب الصحابة رضی اللّٰه عنهم اجمعين، ص 3840، ج 12)

یہ دروازہ بالکل بند کردو!

محدث وفقیہ، شیخ ابوالمواہب عبدالوہاب بن احمد شعرانی شافعی (متوفی 973ھ) فرماتے ہیں:

فمن طعن فی الصحابة فقد طعن فی نفس دينه فيجب سد الباب جملة واحدة لا سيما الخوض فی امر معاوية و عمرو بن العاص۔

''جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرتا ہے بے شک وہ اپنے دین پر طعن کرتا ہے؛ لہٰذا ضروری ہے کہ یہ دروازہ بالکل بند کر دیا جائے بالخصوص سیّدنا معاویہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے بارے میں۔''

(الیواقیت و الجواھر فی بیان عقائد الاکابر، المبحث الرابع و الاربعون فی بیان وجوب الکف عن شجر بین الصحابة......، ج 2، ص 323)

ان سے محبت کرو!

عظیم محدث، فقیہ اور صوفی، شیخ الاسلام، علامۃ الدھر، امام حافظ احمد بن محمد (ابن حجر) مکی شافعی [1] (متوفی 979ھ) فرماتے ہیں:

و لا یشك احد ان معاویة رضی اللّٰه عنه من اکابرهم نسبا و قربا منه صلی اللہ علیہ وسلم و علما و حلما...... فوجبت محبته لهذه الامور التی اتصف بها بالاجماع۔

''بلاشبہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نسب، قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، علم اور حلم کے اعتبار سے اکابر صحابہ میں سے ہیں...... پس ان اوصاف کی وجہ سے جو آپ کی ذات میں بالاجماع پائے جاتے ہیں واجب وضروری ہے کہ آپ سے محبت کی جائے۔''

(تطهیر الجنان و اللسان عن الخطور و التفوه بثلب سیّدنا معاویة بن ابی سفیان، ص 3)

---

[1] امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل کے بارے میں امام خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

فکم حجت وفود الفضلاء لکعبة

و توجهت وجوه الطلب الی قبلة

''آپ کے کعبہ علم کا فضلا کے کتنے وفود نے حج کیا، اور اس کے قبلہ کی طرف طلب علم کے لیے متوجہ ہوئے۔''

(ریحانة الالبا و زهرة الحیاة الدنیا، العلامة شهاب الدین احمد بن حجر......، ص 435)

ترتیبِ مراتبِ صحابہ

مشہور عاشق رسول علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی[1] تلمیذ شیخ ابراہیم سقا شافعی (متوفی 1350ھ) فرماتے ہیں:

لا يخفاك ايها المؤمن العاقل المنصف انا انما نحب عليًّا رضى الله عنه لله و رسوله، و كذلك نحب سائر اهل البيت و جميع الاصحاب لله و رسوله، و لذلك كانت محبتنا لهم لا على السوية، بل نفاضل بينهم بالمحبة بحسب درجات فضلهم عند الله و رسوله على ما رواه لنا الائمة و تناقلته الامة الخلف عن السلف، فنقدم ابا بكر ثم عمر ثم عثمان ثم عليًّا ثم باقى العشرة المبشرين بالجنة، و من اكابرهم الزبير و طلحة۔ المؤهلان للخلافة بعد على و هما من المهاجرين الاولين السابقين فى الاسلام ثم باقى اهل بدر و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم اهل احد و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم اهل بيعة الرضوان و من اكابرهم الزبير و طلحة، ثم من اسلم قبل فتح مكة و من اكابرهم الزبير و طلحة و منهم عمرو بن العاص، ثم من اسلم بعد الفتح و منهم معاوية، قال الله تعالىٰ: لا يستوى منكم من انفق من

---

[1] امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ خود تو کامل تھے ہی، آپ کے اہل بیت کے بارے میں قطبِ مدینہ سیدی ضیاء الدین مدنی (متوفی 1401ھ) فرماتے ہیں:

''حضرت یوسف نبہانی کی اہلیہ محترمہ کو چوراسی مرتبہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہا''

(فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج4، ص13) (لقمان عفی عنہ)

قبل الفتح و قاتل اولٰئك اعظم درجة من الذين انفقوا من
بعد و قاتلوا و كلا وعد اللّٰه الحسنٰى فمعاوية ممن وعدهم
اللّٰه الحسنٰى، و هى الجنة، و هو ان كان من القسم الاخير
من اصحاب رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم و هو مفضول بالنظر الى
الاقسام السابقة الا انه هو و جميع الصحابة ممن اسلم
بعده ايضاً افضل من جميع من جاء بعدهم من هذه الامة
المحمدية، ففضله من هذه الجهة اى جهة الصحبة وحدها
اذا اعتبرته تجده عظيمًا عظيمًا عظيمًا الى درجة لا تقدر
على تصورها لانك تعلم انه قد جاء فى هذه الامة بعد
الصحابة من اكابر الائمة و العلماء و الاولياء من لا يمكن
استيفاء مناقبهم و فضائلهم بوجه من الوجوه، فمعاوية مع
تاخره فى الفضل عن معظم الصحابة هو افضل من التابعين
و من بعدهم اجمعين، لتشرفه بصحبة سيّد المرسلين صلى
اللّٰه عليه و على آله و صحبه اجمعين و كتابته له الوحى فى
بعض الاحيان، و جهاده معه اهل الشرك و الطغيان، فضلاً
عما اتصف به فى حد ذاته من الفضائل و المزايا الكثيرة، و
خدماته بعد رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم الخدمات الدينية المشكورة۔

''اے عاقل و منصف مومن! تجھ پر مخفی نہ رہے کہ بلاشبہ ہم سیّدنا علی
المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے پیارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کرتے ہیں، اور اسی طرح ہم تمام اہل بیت عظام اور
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محض اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا

کی خاطر محبت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کے ساتھ ہماری محبت ایک جیسی نہیں، بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ان کے درجات میں فرق ہے۔ (اسی طرح ہماری ان کے ساتھ محبت ہے) جیسا کہ ہمارے ائمہ نے بیان کیا، اور اسی کو خلف سلف سے نقل کرتے آرہے ہیں۔ ہم سیّدنا ابو بکر صدیق کو تقدیم دیتے ہیں، پھر سیّدنا عمر، پھر سیّدنا عثمان اور پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو۔ پھر بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کو جن میں سیّدنا زبیر اور سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہما اکابر ہیں، جو کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے بھی اہل تھے؛ یہ دونوں وہ مہاجر ہیں جو اِسلام میں سابقین الاوّلین ہیں۔ پھر بقیہ بدری صحابہ، ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما بزرگ ہیں۔ پھر اہل احد ہیں، اور ان میں بھی اکابر سیّدنا زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما ہی ہیں۔ پھر بیعت رضوان کرنے والے، اور ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما اکابر ہیں۔ پھر جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے، ان میں بھی سیّدنا زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما بزرگ ہیں، اور انھی میں سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ پھر جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے، اور انھی میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

(پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)

پس سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ آپ اگرچہ اصحاب رسول صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم و رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین میں سے ان

حضرات میں شامل ہیں جو ترتیب فضیلت میں آخری قسم ہے اور وہ اگرچہ پہلی اقسام سے افضل نہیں مگر آپ اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ کے بعد مسلمان ہوئے ان لوگوں سے (بے شک) افضل ہیں جو ان کے بعد اُمت محمدیہ میں تشریف لائے۔ لہٰذا اگر ان کی اس جہت یعنی صحابیت کی وجہ سے فضیلت کو تنہا دیکھا جائے تو یہ بھی عظیم، عظیم، عظیم ہے اور اس درجہ (کی رفعت و بلندی) کا تصور بھی ہماری بساط سے باہر ہے۔ اس لیے کہ تم بہ خوبی جانتے ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اس امت میں ایسے بزرگ ائمہ، علما اور اولیا رحمۃ اللہ علیہم تشریف لائے جن کے فضائل و مناقب کا کسی طرح شمار ممکن نہیں۔ سو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ معظم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فضیلت میں کم سہی لیکن تمام تابعین اور ان کے بعد آنے والے تمام مسلمانوں سے بہ ہر حال افضل ہیں کیوں کہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین کی صحبت کا شرف آپ کو نصیب ہوا، بعض اوقات کتابت وحی کے فرائض سرانجام دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مشرکین اور سرکشوں سے جہاد کیا؛ یہ شرف ان فضائل کے علاوہ ہیں جو آپ کی اپنی ذات میں تھے، اور ان میں وہ خدمات دینیہ و مشکورہ شامل نہیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سرانجام دیں۔"

(الاساليب البديعة في فضل الصحابة و اقناع الشيعة مع شواهد الحق، فصل في شؤون رؤساء الاصحاب الذين خالفوا عليًّا رضى الله عنه عنهم و هم طلحة و الزبير و معاوية و عمرو بن العاص، ص 399)

مجموعی اجر کے حق دار

علامہ نبہانی مزید فرماتے ہیں:

و معاوية مع فضل الصحبة له حسنات كثيرة لا تعد و لا تحد من اجلها جهاده في سبيل اللّٰه اما بنفسه و اما بجيوشه حتى فتحت بلاد كثيرة و صارت دار اسلام بعد ان كانت دار كفر، و بسببه دخل الى الاسلام الوف كثيرة ممن اسلموا على يده و يد جيوشه و من ذراريهم الى يوم القيامة، فله مثل حسناتهم اجمعين۔

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں جن کا شمار نہیں ہوسکتا، ان میں سے عظیم تر خوبی یہ ہے کہ انھوں نے بہ ذات خود یا اپنے لشکر کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کیا جس کے نتیجہ میں بہت سی فتوحات ہوئیں، اور وہ علاقہ جات جو پہلے دارُ الکفر تھے دارُ الاسلام بن گئے اور اس سبب سے لاکھوں کروڑوں لوگ مشرف بہ اِسلام ہوئے جو یا تو خود سیّدنا امیر معاویہ کے ہاتھ پر یا ان کے لشکر کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے اور پھر ان کی اولادیں قیامت تک اِسلام پر چلی آ رہی ہیں (اور از رُوئے حدیث ان تمام نیکیوں کا مجموعی اجر بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں ہی درج ہوگا)'' (ایضاً ص 402)

خلاصہ

یہ تھے صحابہ وتابعین اور ائمہ مسلمین کے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمودات جنھیں ملاحظہ کرنے کے بعد ایک منصف مزاج ''مسلمان'' قاری کے لیے یہ متعین کرنا آسان ہوجاتا ہے کہ: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

اِس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ پیارے رشتہ دار اور صحابی ہیں جن کی طرف اللہ عزوجل غزوۂ تبوک میں اپنی رحمت سے متوجہ ہوا۔

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہادی و مہدی، حساب وکتاب کا عالم بننے اور عذاب سے محفوظ رہنے کی دعائیں فرمائیں؛ اور یہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں کہ قیامت کے سخت دن میں بھی جن کا سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع نہیں ہوگا۔

جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے: آپ فقیہ تھے، بہت بڑے عالم تھے، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والے تھے، حکومتی معاملات میں اہلیت رکھنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا، آپ جیسا کوئی سردار نہیں دیکھا گیا، آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم تھے، (بعض صحابہ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اے لوگو!) حضرت معاویہ کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ ہی کرو کیوں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے ہدایت کی دعا فرماتے سنا ہے۔

اسی طرح **تابعین** کہا کرتے: ہماری نظر سے سیّدنا معاویہ سے بڑا حلیم، جہالت

سے دور اور باوقار آدمی کوئی نہیں گزرا، سیّدنا معاویہ ایسے تھے کہ اگر تم لوگ انھیں دیکھ لیتے تو کہتے: یہ تو مہدی ہیں؛ جو آپ کے لیے رحمت کی دعا کرے خدا پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے، اور جو بد بخت آپ کو جہنمی کہے اس پر اللہ کی پھٹکار! آپ تو ایسے تھے کہ اگر لوگ آپ کو دیکھ لیتے تو عمر ثانی سیّدنا عمر بن عبد العزیز کے عدل و اِنصاف کو بھول جاتے۔

تبع تابعین فرمایا کرتے: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو گرد و غبار سیّدنا معاویہ کے ناک میں داخل ہوتا تھا وہ بھی سیّدنا عمر بن عبد العزیز سے ہزار درجہ افضل ہے (کیوں کہ حضور ﷺ کی زیارت وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کا مقابلہ بڑی سے بڑی کوئی نعمت بھی نہیں کرسکتی)، سیّدنا معاویہ حضور کے برادرِ نسبتی اور وحی اِلٰہی کے امین تھے، آپ کی ذات گرامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے پردے کی حیثیت رکھتی ہے۔

علمائے احناف کہتے: سیّدنا معاویہ عادل، فاضل، اخیار اور اجلہ صحابہ کرام میں سے تھے، بے شک آپ کبار صحابہ اور مجتہدین میں سے ایک تھے، لیکن اگر آپ کو صغار صحابہ میں بھی تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی آپ ان تمام احادیث صحیحہ میں داخل ہیں جو صحابہ کرام کی مدحت میں وارد ہوئیں۔ جو آپ پر طعن کرتا ہے درحقیقت اپنے دین پر طعن کرتا ہے، اور ایسا شخص جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے؛ لٰہذا تم کبھی آپ رضی اللہ عنہ کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم فعل حرام کے مرتکب ہوگے۔ جو کوئی تاریخی روایات وغیرہ کی آڑ لے کر آپ کی ذاتِ اقدس پر طعن کرتا ہے وہ مریض القلب، نفاق شعار، بد مذہب اور دشمن حق مبین ہے یا پھر پاگل و مجنوں۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا گستاخ اس قابل نہیں کہ اسے نماز میں مسلمانوں کی اِمامت سونپی جائے، بلکہ اسے امام بنانا حرام و گناہ ہے۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ ذات والا صفات ہے جسے سلطنت محمدیہ کا پہلا بادشاہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ کی بادشاہت کا تذکرہ توراتِ مقدس میں بھی گزرا۔

امامِ مالکیہ کے نزدیک: سیّدنا معاویہ کی بدگوئی کرنے والا اگر حد سے تجاوز کرے تو اسے قتل کر دیا جائے بہ صورت دیگر سخت ترین سزا دی جائے، اور اس حکم میں ان کے ساتھ علماے احناف و شوافع کا بھی اِتفاق ہے۔

امام حنابلہ فرمایا کرتے: ہم سیّدنا علی پاک و سیّدنا معاویہ پاک کے بارے میں اچھی بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتے، جو آپ سمیت کسی بھی صحابی کی برائی کرتا ہے ہم اس کے اِسلام کو ہی مشکوک سمجھتے ہیں، سیّدنا معاویہ کی برائی وہی کرتا ہے جس کا باطن گندہ ہوتا ہے، جو آپ کی تنقیص کرے وہ اس قابل نہیں کہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے اگر چہ رشتے میں وہ ماموں ہی کیوں نہ ہو، ہم آپ کے برابر کسی بھی غیر صحابی کو نہیں سمجھتے، جو کوئی آپ پر غیر صحابی کو فضلیت دیتا ہے اس کے پاس بیٹھنا، کھانا، پینا سب کچھ ترک کر دو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت بھی نہ کرو! سیّدنا معاویہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی مبارک پیشانیوں پہ لگے سجدوں کے نشان کی رب العزت نے اپنی لاریب کتاب میں تعریف فرمائی، آپ تمام اِیمان والوں کی ماں سیّدہ اُمّ حبیبہ کے بھائی ہونے کی بنا پر اہلِ اِیمان کے ماموں ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی تھے۔

علماے شوافع کے نزدیک: جو سیّدنا معاویہ کی اِیذا کا اِرادہ کرتا ہے وہ صحابہ کو اور ان کے ذریعے دین اِسلام کو اِیذا دینے والا موذی ہے۔ بعض ائمہ شوافع تو سیّدنا معاویہ کا بہ وجہ صحابیت اِس قدر اِحترام کرتے کہ جب کوئی طالب علم پڑھنے کے لیے حاضر ہوتا تو سب سے پہلے اسے سیّدنا معاویہ کی شان و عظمت پر دال احادیث مبارکہ پڑھاتے، بعد ازاں دیگر علوم و فنون۔ اور بعض بزرگ تو اس وقت تک کسی کو حدیث پاک پڑھاتے ہی نہیں تھے جب تک یہ نہ جان لیتے کہ وہ سیّدنا معاویہ کے بارے میں اچھا عقیدہ رکھتا ہے یا نہیں۔ اور فرمایا کرتے: سیّدنا معاویہ عادل و صاحب

فضل اور بہترین صحابی ہیں، بلاشبہ علم وحلم اور قربِ مصطفیٰ کی بنا پر بزرگ صحابہ میں سے ہیں، اور یہی وہ اوصافِ عالیہ ہیں جن کی وجہ سے آپ کی محبت (مسلمانوں) پر واجب ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے ساتھ باری تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمالیا، اور بڑے سے بڑا ولی (چاہے وہ غوث، قطب، ابدال ہی کیوں نہ ہو) سیّدنا معاویہ پاک کی ہرگز ہم سری نہیں کرسکتا؛ آپ نے اور آپ کے لشکروں نے جو ممالک فتح کیے اور وہاں لاتعداد لوگوں کو مسلمان کیا یا ان کی برکت سے لاتعداد لوگ مسلمان ہوئے ان تمام کی، تمام نیکیوں کا ثواب (بہ مطابق حدیث) قیامت تک سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں بھی درج کیا جائے گا۔ الغرض سیّدنا معاویہ ایسی بے شمار خوبیوں سے متصف ہیں۔ رضی اللہ عنہ

منظوم خلاصہ

سدرہ کی لادے شاخ اک سدرہ نشیں مجھے
بہرِ قلم یہ چاہیے رُوح الامیں مجھے

چھوٹی ہے دل میں آرزو مدحِ امیر کی
قرطاس پہ پرونے ہیں ہاں کچھ نگیں مجھے

مامور ہوں میں لکھنے پہ شانِ معاویہ
اُکسا رہا ہے مدح پہ سدرہ مکیں مجھے

نوکِ قلم سے لکھنے کے قابل نہیں تھی یہ
دامانِ ریختہ میں جو دِکھتی نہیں مجھے

مقدور ہو تو نوکِ مژہ سے رقم کروں
لگتا ہے تذکرہ ترا اتنا حسیں مجھے

مَیں اور مدحِ منشیِ دربارِ مصطفیٰ
سوجھا ہے گویا خاک پر عرشِ بریں مجھے

ایماں گنوا رہی ہے عداوت میں تیری خلق
رہ رہ غم کیے ہے یہ اندوہ گیں مجھے

حضرت معاویہ ہیں پیارے حضور کے
کاتب ہیں ذی وقار ہمارے حضور کے

اُمت کے ہیں یہ ماموں مکرم و محترم
ذی قدر و ذی وجاہت و ذی جاہ و ذی حشم

گاڑا ہے خوب تُو نے اے سلطانِ محتشم!
آماج گاہِ کفر میں اِسلام کا عَلَم

دے کر خطاب ہادی و مہدی رسول نے
شاہی کی تیرے حق میں دعا کی رسول نے

مسند ملی ہے تجھ کو یہ ابن رسول کی سبطِ علی کی گلشن زہرا کے پھول کی
لعنت تیرے عدو پہ خدا کی مدام ہے حاسد پہ تیرے خلد کی نعمت حرام ہے
بس اس سے کیا موازنہ ہو چشمِ حُور کا جس آنکھ نے کیا ہو نظارا حضور کا
پرچم وہاں پہ فوز وفلاح اپنے گاڑ دے صاحب رسول کا جہاں بنی کو جھاڑ دے
میری بھی تیرہ بختی کو للہ سنوار دے تھوڑا سا نقش پا کا ہمیں بھی غبار دے
ہو دیکھنا اگر تیرے لطف وعطا کا حال پوچھے عقیل سے تیرے جود وسخا کا حال
توریت میں بھی تیرا رقم کیف وحال ہے قرآن تیری عظمت ورفعت پہ دال ہے
تو فیض یاب بارگہِ مصطفیٰ سے ہے راضی خدا ہے تجھ سے تُو راضی خدا سے ہے
لکھی ہے خوب حضرت لقمان نے کتاب پر مغز و پر معانی و پر حکمت وصواب
ہر صفحہ ہر سطر میں عقیدت کے یہ گلاب ان ہستیوں کی نذر جو ہیں رشکِ آفتاب

از:-شاعر اہل سنت، حضرت سفیر احمد سفیر علوی
امیر مرکزی جماعتِ اہل سنت ضلع ہری پور

ہدایت یافتہ کے لیے بس!

اگر چہ موضوع سے متعلقہ مزید آیاتِ طیبہ، احادیث نبویہ اور اقوالِ ائمہ پیش کیے جاسکتے ہیں مگر مناسب ہے کہ اس پر ہی اِکتفا کیا جائے (بہ قول امام ابن حجر قدس سرہ)''لانه من منح هداية يكفيه ادنى برهان و من لا ينجع فيه لا ينجع فيه سنة و لا قران۔'' کیوں کہ جسے رب تعالیٰ ہدایت دے اس کے لیے ادنیٰ دلیل بھی کافی ہے، ورنہ قرآن وسُنّت بھی ناکافی۔

و اللّٰہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم۔

تم بحمد اللّٰہ سبحانه و تعالٰی

ملکی قوانین

معزز قارئین! کتاب ہذا کی تکمیل تو ہو چکی ہے، مگر یہ چند اِضافی معروضات ہیں، اگر بارِ خاطر نہ ہو تو انھیں بھی ملاحظہ فرمالیں!

دُنیا بھر میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے متعدد ممالک کے سربراہوں نے (امن عامہ میں خلل کے پیش نظر) اپنی اپنی سمجھ کے مطابق مذہب اور مذہبی راہ نماؤں کی توہین کو قابل سزا جرم قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے ویب سائٹ:

http://en.wikipedia.org/wiki/Blasphemy_law

چوں کہ حضور سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ بہ شمول سیّدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیعہم بھی تمام اہل اِسلام کے دینی پیش وا ہیں، اس لیے ضروری تھا کہ ان کی توہین و تنقیص کرنے والے کی سزا کا جو فیصلہ "ائمہ اِسلام رحمہم اللہ"[1] کر چکے ہیں، ہر اِسلامی ریاست میں اسی کے مطابق عمل درآمد ہوتا؛ تاکہ اُخروی سرخ رُوئی کے ساتھ امن کی فضا بھی مکدر نہ ہوتی۔ لیکن دین سے دوری اور یہود و نصاریٰ سے قرب کے باعث جہاں دیگر اِسلامی تعزیرات کا نفاذ فی زمانہ مفقود نظر آتا ہے ان سزاؤں کو بھی کس مپرسی کا سامنا ہے؛ البتہ بعض ممالک میں کچھ "ملکی قوانین" ایسے بھی ہیں جن کے تحت گستاخانِ صحابہ و اہل بیت علی سیدھم و علیہم الصلاۃ و السلام کو سزا دی جاتی ہے مثلاً:

دفعہ 298.A

ملک پاکستان جس کی کل آبادی ایک سروے کے مطابق تقریباً

[1] جو کہ یقیناً عقل و سمجھ کے اِعتبار سے بھی دنیا بھر کی تمام قوموں کے سربراہوں پر فائق ہے۔

172,800,000 ہے۔

(*en.wikipedia.org/wiki/List_of_Muslim-majority_countries*)

اس کے مجموعہ تعزیرات میں دفعہ *298.A.* کے تحت ہے کہ

جو کوئی پیغمبر پاک ﷺ کی کسی بیوی یا ان کے ارکان کنبہ یا راست باز خلیفوں (خلفائے راشدین) میں سے کسی کی یا پیغمبر پاک (صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم) کے ساتھیوں (صحابہ کرام، بہ شمول سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ) کی الفاظ سے، چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری اشاروں یا اتہام، طعن زنی یا درپردہ تعریض سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ بے حرمتی کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد خلفائے راشدین، صحابہ، پیغمبر پاک کی کسی بیوی یا ارکان کنبہ (رضی اللہ عن جمیعہم) کی کسی طریقہ سے بے حرمتی یا توہین کو مستوجب سزا ٹھہرانا ہے۔ دفعہ *298 A* تعزیرات پاکستان مقدس اور قابل احترام شخصیات کے خلاف نازیبا الفاظ کے بارے میں ہے اور اس کا اطلاق اُمّ المومنین یا دیگر اہل بیت کی خواتین (رضی اللہ عنہن) پر بھی ہے۔ مزید برآں اس کا اطلاق خلفائے راشدین اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) پر بھی ہوتا ہے۔ دفعہ *298.A* میں ان شخصیات کا خصوصی طور پر ذکر نہیں جن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(مجموعہ تعزیرات پاکستان، مذہب کے متعلق جرائم، معزز اشخاص کی نسبت توہین آمیز رائے زنی، باب *15*، ص *326*– میجر ایکٹ (کریمنل) مذہب سے متعلق جرائم کے بارے میں، مقدس شخصیتوں کے بارے میں تقلیلی فقرے وغیرہ کہنا (باب *15*، ص *477,478*))

یہاں یہ بات بھی مخفی نہیں رہنی چاہیے کہ: دفعہ *298.A* جس پر لاگو ہوتی ہے

اسے بلاوارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے اور یہ مقدمہ قابل راضی نامہ بھی نہیں ہوتا۔

(میجرایکٹ،س320.C)

مثلاً: کسی نے معاذ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے اور کسی مسلمان نے سن لیے اور تھانے رپورٹ کردی تو قانوناً پولیس مجرم کو بلاوارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز ہے۔ اور اس معاملہ میں راضی نامے کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔

کویت میں پاس ہونے والا قانون

اسی طرح کویت جس کی کل آبادی تقریباً 33,99637 ہے، میں اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی پر طویل جیل اور بھاری جرمانے پہلے سے ہی موجود تھے لیکن حال ہی میں کویت اسمبلی نے مزید ایک قانون پاس کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

Friday, April 13th, 2012 at 12:31 am

Kuwait's parliament OKs death penalty for insulting Prophet Muhammad

Kuwait's National Assembly on Wednesday voted overwhelmingly in favor of amendments to the country's penal code to apply the death penalty for those who insult Islam's Prophet Muhammad or his wives, a local newspaper reported on Thursday.

Forty-six members of parliament, including all cabinet ministers, voted in favor of the controversial amendments during the first round of voting on Wednesday. Four Shiite members of parliament opposed the amendments, two MPs refused to vote, and one Sunni MP abstained from voting.

According to the Kuwait Times, the amendments call for the death penalty for those who insult the Prophet Muhammad

and his wives. It also stipulates a life-term sentence for anyone who insults the Prophet Muhammad's companions, although the report did nospecify what would be deemed an insult.

The amendments still need approval during a second round of voting, which is expected to take place by the end of April, and approval from the government. Wednesday's vote took place after heated debates between Sunni MPs, who promoted the bill, and Shiite MPs whoinsist highly revered Imams must be included in the law.

Kuwait's penal code, of which aspects are based on Sharia law, already imposes hefty penalties, including lengthy jail terms, for those who insult the Prophet Muhammad, his wives, or his companions. Kuwait also imposes hefty penalties against other religious offenses.

According to human rights organization Amnesty International, no executions have been recorded in Kuwait since 2007, but at least seventeen people were sentenced to death for murder and drug-trafficking lastyear.

کویت کی پارلے منٹ نے سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کی سزا موت مقرر کردی ہے، بدھ کے روز کویت کی قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے قانون منظور کیا جس میں رسول اللہ ﷺ یا آپ کی ازواج مطہرات کی توہین کرنے والے کے لیے سزائے موت کی منظوری دی گئی ہے۔ کابینہ کے وزرا سمیت چھیالیس اراکین پارلے منٹ نے اس متنازعہ ترمیم کے حق میں ووٹ دیا، چار شیعہ ممبران نے ترمیم کی مخالفت کی، دو ممبران نے ووٹ دینے سے اِنکار کردیا؛ ایک سُنّی ممبر پارلے منٹ نے ووٹ

دینے سے اِجتناب کیا۔کویت ٹائمز (اخبار) کے مطابق اس ترمیم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج پاک کی گستاخی کرنے والے کے لیے موت کی سزا کا مطالبہ کیا گیا ہے، اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی توہین کرنے والے کے لیے عمر قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔اگر چہ اس رپورٹ میں توہین کا مطلب واضح نہیں کیا گیا، اس ترمیم کی ابھی دوسرے راؤنڈ میں منظوری ہونا باقی ہے، بدھ کے روز ہونے والی منظوری میں سُنّی ممبران جنھوں نے بل پیش کیا تھا کے ساتھ گرما گرم بحث ہوئی جس میں شیعہ ممبران پارلےمنٹ کا اِصرار تھا کہ قانون میں اِنتہائی محترم ائمہ کو بھی شامل کیا جائے۔کویت کے قوانین جن کی بنیاد شریعت قوانین پر ہے پہلے ہی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی پر بھاری جرمانے اور طویل جیل کی سزا مقرر ہے، کویت میں دوسرے مذہبی جرائم کی بھی بھاری سزائیں مقرر ہیں، ایمنسٹی اِنٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق 2007ء سے اب تک کوئی عدالتی حکم نامہ جاری نہیں کیا گیا مگر قتل اور منشیات کی سمگلنگ کے جرم میں گزشتہ سال کم از کم سترہ لوگوں کو سزائے موت دی گئی۔

(http://newstro.com/article/kuwaits-parliament-oks-d)eath-penalty-for-insulting-prophet-muhammad.html)

یہ تو تھی پہلے راؤنڈ کی تفصیل، اس کے بعد کویت میں شائع ہونے والے اخبار ''کویت ٹائمز'' نے یہ خبر شائع کی کہ قانون {***BLASPHEMYLAW***} کو اسمبلی نے فائنل کر دیا ہے۔

(http://news.kuwaittimes.net/2012/05/02/probe-panel-to-hea-premiers-testimony-panel-finalises-blasphemy-law/)

نیز تقریباً ایک ماہ تک یہ قانون امیر کے ***SIGN*** کے ساتھ کتابی شکل میں بھی آجائے گا۔

(http://religionclause.blogspot.com/2012/05/kuwaits-parliament-passes-new-blasphemy.html)

تقاریظ

جامع العلوم، نابغ الفہوم، شیخ الحدیث

علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی زید مجدہ

اُستاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ

مرکز معارفِ اولیا دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل میں رُونما ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا، اسی بنیاد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت شان کو واشگاف الفاظ میں واضح فرما کر ان دونوں قسم کے نفوسِ قدسیہ کی عزت و اِحترام کا درس دیا۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے بارے میں اِرشاد فرمایا:

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر: کتاب اللّٰه حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اهل بیتی و لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما۔

(مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب اهل بیت، ص 569)

"میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑا تو میرے بعد ہرگز گم راہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ با عظمت ہے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسّی ہے اور میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت، اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتی کہ میرے پاس حوض پر آئیں گے، پس دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔"

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احد ھم و لا نصیفہ۔

(مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابۃ، ص 553)

"میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو! پس اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد (پہاڑ) کی مثل سونا خرچ کرے تو ان کے (خرچ کیے گئے) ایک مد (تقریباً ایک کلو) اور نہ ہی اس کے نصف کے برابر ہو سکتا ہے۔"

بنابریں اُمتِ مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بلا اِمتیاز محبت کرے، ان کی تعظیم کرے اور ان کی حیات ہائے مبارکہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنائے اور ان کے درمیان مشاجرات کو نظر انداز کرے۔

حضرت علامہ مولانا قاری محمد لقمان زید مجدہ خوش قسمت ہیں کہ اُنھوں نے عظمت صحابہ و اہل بیت، اور ان کے درمیان مشاجرات اور کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے بارے میں تحقیق پر مبنی کتاب مستطاب "من ھو معاویہ؟" (معاویہ کون؟) مرتب فرمائی۔ حقیقت یہ ہے کہ راقم نے جب اِس کتاب کو پڑھا اور اس سے پہلے مؤلف موصوف کی کتاب "مولودِ کعبہ کون؟" کا مطالعہ کیا تو پتا چلا کہ حضرت مولانا قاری محمد لقمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے میدان تحقیق کا شاہ سوار

بنایا ہے۔آپ نے نہایت مثبت انداز میں اس اہم موضوع پر خامہ فرسائی کی۔ان کی تحریر میں کہیں بھی جذباتیت، غیر سنجیدگی اور تفرقہ بازی کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔راقم کے خیال میں یہ کتاب گم گشتگانِ راہ کے لیے نہایت عمدہ مشعل ہے اور ہدایت کے دریچے کھولتی ہے۔بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں قرآن وسنت سے لے کر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین تک کے اقوالِ مبارکہ جس قدر جمع کیے گئے ہیں کسی بھی معتدل مزاج شخص کے لیے اس سے راہِ فرار ممکن نہیں۔

حضرت علامہ قاری محمد لقمان صاحب کی شخصیت ہمارے نوجوان فضلا کے لیے ایک قابل تقلید شخصیت ہے اور یقیناً یہ کتاب شعبۂ تحقیق میں کام کرنے والوں کے لیے تحقیق کے حوالے سے بھی راہ نما ہے۔اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو مصنف کے لیے ذریعہ نجات اور قارئین کے لیے وسیلہ رُشد وہدایت بنائے! آمین ثم آمین!

4 رجب المرجب 1433ھ/26 مئی 2012ء، بہ روز ہفتہ

حامی سنت، ماحی بدعت، شیخ الحدیث والتفسیر

علامہ مولانا غلام رسول قاسمی مد ظلہ

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلاۃ و السلام علٰی سیّد الانبیاء و المرسلین و علٰی الہ و اصحابہ اجمعین۔

بدگمانی تاریخ انسانیت میں فساد کی ایک بہت بڑی جڑ ہے، ایک عام مسلمان کے بارے میں بھی حسن ظن واجب ہے چہ جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے حق میں ''و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا'' کہتے رہنے کی ذمہ داری بعد والوں کو سونپی گئی ہے۔

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی فوج سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان گروہ قرار دیا ہے۔(بخاری، رقم 2704)

یہی اس لشکر کے سالار تھے جس پر جنت واجب ہے۔(بخاری، رقم 2788)

انھی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔(ترمذی، رقم 3842)

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے۔(مسلم، رقم 6409)

خود سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب جنتی ہیں۔(المعجم الکبیر، رقم 16040)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہاں کچھ لوگ ہیں جو حضرت معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو انھیں کیا خبر

کون جہنمی ہے۔(الاستیعاب، ص 679)

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لوگ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔(المعجم الکبیر، رقم 120) رجالہ رجال الصحیح۔

خود روافض کی کتابوں میں ہے: سیّدنا علی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم انھیں کافر سمجھ کر ان سے جنگ نہیں لڑتے اور نہ ہی یہ ہمیں کافر سمجھ رہے ہیں بل کہ ہمارا خیال یہ تھا کہ ہم حق پر ہیں اور ان کا خیال یہ تھا کہ وہ حق پر ہیں۔

(شیعہ کتاب:قرب الاسناد، ج 1، ص 45)

الحمد للہ اہل سنت کچی گولیاں نہیں کھیلتے، ان کے دلائل کے سیلاب کے سامنے کوئی دوٹانگوں والا نہیں ٹھہر سکتا۔ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع دراصل ناموسِ رسالت کو مستلزم ہے۔

حضرت علامہ محمد لقمان صاحب نے اس کتاب ''من ھو معاویہ؟'' میں بڑی محنت سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی غلامی کا حق ادا کیا ہے، اللہ کریم جل شانہ آپ کی اس کاوش کو حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مزید اِسلامی عقائد کا دفاع کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین!

11 رجب المرجب 1433ھ (سرگودھا)

صاحبِ تصانیف، نظیف ولطیف

شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری مد ظلہ

مفتی: دارُالعلوم حزب الاحناف، لاہور
شیخ الحدیث: جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور
سرپرستِ اعلیٰ: تحریکِ دعوت حق پاکستان

بڑی مشکل سے بھیجتا ہے ساقی ایسا مستانہ
بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستورِ مے خانہ

بڑے عرصے کے بعد ایک ایسی کتاب پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے کہ اگر اس کو اپنے موضوع پر حرفِ آخر کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، اتنی مختصر کتاب میں اِس قدر نایاب عربی کتب کے نہایت ہی معتبر حوالے میں نے بہت کم کتابوں میں دیکھے ہیں۔

ہدایت تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور یہ بھی بات پکی ہے کہ: و اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین۔ تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت عرصہ بعد کسی مردِ حق نے اِس موضوع کے لیے مضبوط بنیادوں پر قلم اُٹھایا ہے، جب کہ رافضی تو جائیں جہنم میں، خود ہمارے نام نہاد سُنّیوں، بہ زعم خویش پیروں اور عاقبت نااندیش سیّدوں نے خال المومنین، کاتب وحی سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات والاصفات کے ساتھ وہ رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ الامان والحفیظ۔ بلاشبہ رافضیت کی گود میں پلنے والے ان نام نہاد سُنّیوں کی اِصلاح کے لیے سخت اِقدام ہی کرنا چاہیے تھا۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قاری محمد لقمان صاحب زید مجدہ نے کر دیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے پائے وہ روشنی
''اس'' نے تو دِل جلا کے سر بام رکھ دیا

مَیں مصنف موصوف کی جراَتِ مردانہ کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکوں گا، خراجِ تحسین اور سلامِ عقیدت ہے اس مردِ حق کی خدمت میں کہ جس نے بلاخوفِ لومتِ لائم اپنا فرض منصبی بڑے ہی احسن و عمدہ پیرائے میں ادا کر دیا ہے، ایسے ہی جواں ہمت، جواں سال، جواں بخت باعمل، باکردار، صالح لوگوں کے بارے میں کسی نے کہا ہے:۔

اِرادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

اور مَیں بغیر کسی چاپلوسی یا خوف کے علیٰ وجہ البصیرت حضرت مصنف کے بارے میں کہہ سکتا ہوں:۔

جن کو مل کر زندگی سے پیار آجائے وہ لوگ
آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

23 مئی 2012ء

عالم نبیل، فاضل جلیل

علامہ مولانا مفتی ابوطیب محمد عبدالشکور الباروی زید علمہ

حمد وستائش اس ذات کے لیے جس نے تمام عالم کو وجود بخشا۔ درود وسلام جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کو اللہ نے ہادی بنا کر بھیجا۔

حضرت قاری محمد لقمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب "من هو معاويه؟" تصنیف کی ہے، موصوف نے تحقیق کا حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت اور ان کی عبقریت ایسے جامع اور منفرد انداز میں بیان کی ہے کہ پڑھنے والے منصف مزاج کے لیے اِقرار واِعتراف کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔

ہمارا اِجمالی عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ ہے کہ زمین وآسمان کی نگاہوں نے اِنبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان سے زیادہ مقدس اور پاکیزہ انسان نہیں دیکھے۔ حق وصداقت کے اس مقدس قافلے کا ہر فرد اتنا بلند کردار اور نفسانیت سے اِس قدر دور تھا کہ اِنسانیت کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے: اس لیے کہ قرآن کریم میں مومنوں کی جتنی صفات اور اخلاق بیان کیے گئے اور ان کے لیے جتنی بھی بشارتیں ذکر کی گئیں وہ ساری بشارتیں اور صفات سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ثابت ہوں گی بعد میں کسی اور کے لیے۔

اور اِنھی صحابہ میں سے ایک ذات جناب سیّدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ہے، جنھوں نے اِسلامی ریاست کی توسیع وترقی اور دنیا میں اسلام کے غلبہ اور اِستحکام کے لیے بہترین خدمات سرانجام دی ہیں۔ موجودہ حالات کے مطابق حضرت امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب اور دفاع میں قلم اُٹھانا، اور اِحقاق و تحقیق کی راہ اور اِفراط و تفریط کے کانٹوں سے اپنے دامن کو اُلجھائے بغیر ساحلِ مراد پر پہنچنا آسان کام نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایسی شان کے مالک ہیں جنھیں دربارِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہادی، مہدی اور ذریعہ ہدایت کی دعاؤں کے تحائف ملتے رہے، زبانِ نبوت سے ان کے فضائل بیان ہوتے رہے۔

اس مختصر تحریر میں کتاب کے محاسن پر گفتگو کی گنجائش نہیں، بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب لاجواب ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو حسنِ قبولیت عطا فرمائے اور مؤلف کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور مخلوقِ خدا کو اس سے خوب فائدہ پہنچے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین!

• • •

باہر الفضائل، طاہر الشمائل

حضرت علامہ مولانا ملنشا تابش قصوری دام ظلہ

صدرِ شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

اہل بیت اور اصحابِ مصطفیٰ کی محبت عین حب رسول ہے اور ان سے دُشمنی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُشمنی کے مترادف ہے، مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حُبِ اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دُشمنی اِختیار کیے ہوئے ہیں، کیوں کہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں غلیظ الفاظ اِستعمال کرتے رہتے ہیں، زبان وقلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔

اُمت مصطفیٰ میں اہل بیت رضی اللہ عنہم کی جتنی تعریف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے، اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے اِرشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال ہے اور یہی وجہ ہے کہ اِیمان واِسلام کے لیے ان کا وجود جزو اِیمان اور معیار قرار دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں کتاب وسنت ناطق ہیں، فضائل ومناقب سے کتب تاریخ پُر ہیں۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام کو گالی دینا، بے ادبی اور گستاخی کرنا، انھیں توہین وتنقیص کا نشانہ بنانا حرام وکفر ہے؛ جو ایسا کرے وہ ملعون ومفتری اور کذاب ہے۔ اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہے کہ

وہ کفر وضلال پر تھے، وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء، قاضی عیاض)

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کی عزت نہ کرے وہ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔

(النار الحامیۃ: مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں کہ: جو اصحابِ رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیوں کہ خدا اور رسول اور قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جو ان پر جرح کرتا ہے اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا اور کچھ نہیں، پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گم راہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوباتِ امام ربانی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے فرمایا: عن قریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے تم انھیں جہاں پاؤ اُن سے دور رہنا! آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: وہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔ (الصارم المسلول، ص 583، ابن تیمیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے اِیذا نہ پہنچاؤ، جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، جس نے انھیں اِیذا پہنچائی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتارِ عذاب کرے گا۔

(ترمذی شریف، کتاب الروح لابن قیم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''مدارج النبوت'' جلد اوّل میں رقم فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کی حکومت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولایت کی خبر دی اور فرمایا: معاویہ! آخر عمر میں تم اُمت کے حاکم بنو گے اور جب تم حاکم بنو تو نیکوں کی صحبت اِختیار کرنا اور بروں سے دور رہنا! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: مجھے اسی دن سے اُمید تھی کہ مَیں حکومت کروں گا۔ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ! تم کبھی مغلوب نہ ہو گے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جنگ صفین کے دن یہ بات سُنی تو فرمایا: اگر مَیں اس حدیث کو پہلے سنتا تو ہرگز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ نہ کرتا۔

زیبِ نظر تصنیف لطیف ''من هو معاويه؟'' حضرت مولانا علامہ حافظ محمد لقمان صاحب زید علمه و عمله نے نہایت محنت اور محبت سے قلم بند فرمائی ہے جو کہ اہل علم و قلم کے لیے نہایت کارآمد ہے، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب اور آپ کی بلند مرتبت شخصیت کو ایمان افروز تحقیق سے متحقق فرمایا ہے۔ اہل علم سے مخفی نہ رہے جیسے قابیل کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی ذات پر حرف زنی ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے، ایسے ہی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کی وجہ سے نشانۂ طعن بنانا رشتۂ ایمان کٹ جانے کا باعث ہے۔

بہ ہر حال حضرت علامہ نے بڑے احسن پیرایہ میں کتاب مستطاب کو مزین فرمایا ہے جو کہ لائق مطالعہ اور قابل تحسین ہے۔ اللہ کرے موصوف کی یہ کاوش قبولیت کا شرف پائے! آمین ثم آمین!

8 رجب المرجب، چہار شنبہ، 1433ھ/ 30 مئی 2012ء

مناظر اسلام، برکۃ الانام

حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری قادری زید مجدہ

خطیب: مرکزی جامع مسجد شرقیہ رضویہ، بیرون غلہ منڈی، ساہی وال

محقق العصر، عمدۃ العلما والفضلا، بحر العلوم، کاشف الحقائق، ترجمانِ اہل سنت، محافظِ مسلکِ اعلیٰ حضرت، ناقدِ فن رجال، جامع معقول و منقول، حضرت علامہ مولانا مفتی قاری محمد لقمان صاحب زید مجدہ الکریم کا رسالہ عجالہ نافعہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، ماشاء اللہ مؤلف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے، اپنی تحریر دِل پذیر کو قرآن و احادیث و آثار اور اقوال ائمہ دین سے مؤید کر کے اس رسالہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و تعظیم و تکریم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کسی قسم کی تنقید سے کوسوں دور رہنے کے سلسلے میں ایک راہ نما بنا دیا ہے، اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل اِنصاف کے دلوں کی تنویر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا، جو حضرات جناب سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بری صحبت کی وجہ سے کسی غلط فہمی کا شکار ہیں اگر بہ نظرِ صاف اسے پڑھ لیں تو سوائے تسلیم کرنے کے کوئی راہ نہ ہوگی، اس موضوع پر کئی کتب پڑھنے کا اِتفاق ہوا، اپنے اپنے انداز میں سب نے اس موضوع پر ''خوب صورت'' لکھا ہے، مگر علامہ موصوف نے ''خوب صورت ترین'' لکھا ہے؛ ہر حوالہ مکمل طور پر بیان کیا ہے، رجال پر گفتگو کے انداز سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ایک ماہر اسماء الرجال ہیں، اللہ تعالیٰ اِس رسالہ کو قبول خاص و عام عطا فرمائے، منکرین و معاندین کے لیے باعث ہدایت بنائے اور اہل محبت کے لیے مزید تقویت کا سبب بنائے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان کا تصدق اللہ تعالیٰ مؤلف اور محرر السطور اور اس رسالہ کو محبت سے پڑھنے والوں کا خاتمہ اِیمان و اِسلام پر فرمائے۔ آمین بجاہ النبیّ الامین الکریم و صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہ سیّدنا محمد و آلہ و سلّم۔

12.6.2012ء

مناظرِ اسلام، مجاہدِ اہل سنت

حضرت مولانا محمد کاشف اِقبال مدنی حفظہ اللہ

دارالافتا جامعہ غوثیہ رضویہ مظہرِ اسلام، سمندری، فیصل آباد

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت رکھنے والا ہر صاحب اِیمان قابل تعظیم ہے؛ اور جن نفوسِ قدسیہ نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اِیمان لانے کا شرف حاصل کیا ہے ان کی عزت وعظمت کا کیا کہنا، ان کے ساتھ خود ربّ تعالیٰ نے وعدہ حسنیٰ کا قرآنِ مجید میں اِعلان فرمایا ہے، پھر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام صحابہ کرام سے راضی ہونے کا بھی رب نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جن سے رب راضی اور اس کا محبوب راضی ہو تو ان سے ناراض ہونے والا یقیناً خدا تعالیٰ سے ناراض ہو کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بناتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان صحابہ کرام کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے اور ان کے نصف صاع جو کی خیرات کو عام مسلمان کے احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے سے بھی فوق و برتر بتلایا ہے، تو کسی بھی صحابی کی توہین وتنقیص کرنا اِیمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ بد قسمتی سے روافض کے طوفان بدتمیزی کی وجہ سے آج ان کے پیروکار کبھی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، تو کبھی سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ پر طعن وتشنیع کرتے نظر آتے ہیں۔

حب رسول تو یہی ہے کہ توہین صحابہ کرنے والے کے شر پر لعنت بھیجو اس لیے اہل سنت کے حاملین ایسے گندے عقائد سے اور ان کے حاملین سے یقیناً بے زار ہیں۔ توہین صحابہ کے فتنہ میں مبتلا ہونے والے بد بخت عموماً جاہل ہی ہوتے ہیں جو بے کار، موضوع، من گھڑت روایات اور تاریخی کذب بیانیوں کے بل بوتے پر بالعموم

تمام صحابہ کرام بالخصوص سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں، حالاں کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالت شان سے کوئی مسلمان اِنکار نہیں کر سکتا، معترضین میں حیاء و شرم کا ادنیٰ بھی مادہ ہو تو اتنا تو سوچ لیں کہ جن کی سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے تمام رُفقا نے بیعت کر لی ان پر طعن و تشنیع کہاں کی محبت اہل بیت ہے۔ یقیناً یہ اہل بیت سے محبت نہیں دشمنی ہے؛ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے اس لیے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ کو جہنمی کتوں میں سے ایک کتا کہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 29، ص 280)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جلالت شان اور ان پر معترضین کے اِعتراضات کے جواب میں متعدد علماے اہل سُنّت نے متعدد کتب تصنیف کی ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان عزیز القدر حضرت مولانا قاری محمد لقمان حفظہ اللہ نے بھی اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور گویا ''دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے''، ہر بات باحوالہ کی ہے، الحمد للہ کاتب الحروف نے کتاب کو ملاحظہ کیا تو دل سے مؤلف عزیز کے لیے دعائیں نکلیں، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

مولیٰ تعالیٰ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے مؤلف موصوف کی اس سعی محمود کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین!

نوٹ: معزز قارئین! تقاریظ میں علماے عظام کثرھم اللہ تعالیٰ نے بہ وجہ حسن ظن مجھے جن القاب سے نوازا ہے، یہ واجب التعظیم علماے ربانیین تو یقیناً اِن کے اہل ہیں؛ مگر: ''من آنم کہ من دانم''۔ خدا کرے اِن مبارک ہستیوں کے یہ الفاظ میرے لیے مقبول دُعا بن جائیں!! (لقمان عفی عنہ)

مآخذ ومراجع

حرف الالف

1- الآحاد و المثانی: امام ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم شیبانی (متوفی 287ھ)- دار الرایۃ، ریاض، طبع اوّل، 1411ھ

2- آداب الاملاء و الاستملاء: حافظ ابو سعد عبد الکریم بن محمد تمیمی مروزی (متوفی 562ھ)- دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اوّل، 1401ھ

3- الاوسط فی السنن و الاجماع و الاختلاف: حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری (متوفی 319)- دار طیبہ، ریاض

4- السنن الکبریٰ: حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (متوفی 458ھ)- دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع ثانی، 1424ھ

5- التاریخ الکبیر: امام حافظ ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی 256ھ)- دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد دکن

6- الجزء المتمم لطبقات ابن سعد (الطبقة الرابعة من الصحابة ممن اسلم عند فتح مكة وما بعد ذلك): حافظ ابوعبداللہ محمد بن سعد ہاشمی (ابن سعد) (متوفی 230ھ)- مکتبۃ الصدیق، سعودیہ، 1416ھ

7- المعجم الکبیر: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد شامی طبرانی (متوفی 360ھ)- مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ، طبع ثانی

8- البدایۃ والنہایۃ: حافظ ابوالفدا اسماعیل بن عمر دمشقی (متوفی 774ھ)- دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اوّل، 1408ھ

9- المعرفۃ و التاریخ: حافظ ابو یوسف یعقوب بن سفیان فارسی (متوفی 277ھ)- مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثانی، 1401ھ

10- الفتاوی الحدیثیۃ: حافظ احمد بن محمد (ابن حجر مکی) (متوفی 974ھ)- دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اوّل، 1419ھ

11- الاباطیل و المناکیر و الصحاح و المشاهیر: حافظ ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن حسین (متوفی 543ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1422ھ

12- اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من اطراف العشرة: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ)-مجمع الملک فہد......مدینہ، طبع اوّل، 1415ھ

13- اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی شافعی (متوفی 852ھ)-دارابن کثیر، دمشق

14- الطبقات الكبرىٰ: حافظ ابوعبداللہ محمد بن سعد ہاشمی (متوفی 230ھ)- دارُ الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اوّل، 1410ھ

15- التاريخ الكبير (السفر الثانی): حافظ ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ (متوفی 279ھ)- الفاروق الحدیثۃ، قاہرہ، طبع اوّل، 1427ھ

16- الاحكام الشرعية الكبرىٰ: حافظ عبدالحق بن عبدالرحمٰن اندلسی (متوفی 581ھ)- مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اوّل، 1422ھ

17- السنة: امام ابوبکر احمد بن محمد الخلال بغدادی حنبلی (متوفی 311ھ)-دارالرایۃ، ریاض

18- الحجة فی بيان المحجة و شرح عقيدة اهل السنة: امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد طلیحی (قوام السنۃ) (متوفی 535ھ)-دارالرایۃ، ریاض، طبع ثانی، 1419ھ

19- المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج: امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (متوفی 676ھ)-دار إحیاء التراث العربی، طبع ثانی، 1392ھ

20- الصواعق المحرقة فی الرد على اهل البدع و الزندقة: علامہ احمد بن محمد (ابن حجر) مکی (متوفی 979ھ)-مکتبۃ الحقیقہ، ترکی، 1429ھ

21- المعجم الاوسط: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی 360ھ)-دارالحرمین، قاہرہ

22- الوافی بالوفيات: علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی (متوفی 764ھ)-دار إحیاء التراث العربی، بیروت

23- ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء: الشاہ قطب الدین احمد بن ابراہیم (شاہ ولی اللہ) محدث دہلوی (متوفی 1176ھ)-قدیمی کتب خانہ، کراچی

24- الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية رضی اللّٰه عنه: علامہ عبدالعزیز بن احمد پرہاروی (متوفی 1239ھ) مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی، 1411ھ

25- اسد الغابة فی معرفة الصحابة: امام عز الدین ابوالحسن علی بن محمد جزری (متوفی 630ھ)- دارالمعرفۃ، بیروت، طبع ثالث، 1428ھ

26- الفوائد المنتقاة عن الشیوخ العوالی: محدث ابوالحسن علی بن عمر سکری حربی (متوفی 386ھ)- الوطن ریاض، طبع اوّل، 1420ھ

27- المنتقی من کتاب الطبقات: حافظ ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی سلمی (متوفی 318ھ)- دارالبشائر، طبع اوّل، 1994ھ

28- اسکات الکلاب العاوية بفضائل خال المؤمنين معاوية رضی اللّٰه عنه: ابو معاذ محمود بن امام بن منصور، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، 1426ھ

29- الجرح و التعدیل: حافظ ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد (متوفی 327ھ)- دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن، طبع اوّل، 1271ھ

30- الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- دارالقبلۃ جدہ، طبع اوّل، 1413ھ

31- السنة: امام ابوبکر احمد بن عمرو (ابن ابی عاصم) (متوفی 287ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت، طبع اوّل، 1400ھ

32- اولیاے رجال الحدیث: شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالمصطفیٰ بن حافظ عبدالرحیم اعظمی حنفی- شبیر برادرز، لاہور، 1422ھ

33- الثقات: امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان دارمی (متوفی 354ھ)- دائرۃ المعارف العثمانیہ، ہند، طبع اوّل، 1393ھ

34- المبسوط: شمس الائمہ امام ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ)- دارالمعرفۃ، بیروت، 1414ھ

35- الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ: امام قاضی عیاض بن موسیٰ (متوفی 544ھ) دار الفکر، بیروت، 1409ھ- دارالفیحا، عمان، طبع ثانی، 1407ھ

36- الفوائد: حافظ ابوالقاسم تمام بن محمد (متوفی 414ھ)-مکتبہ الرشد، ریاض، طبع اوّل، 1412ھ
37- المدخل: علامہ ابوعبداللہ محمد بن محمد (ابن الحاج) فاسی مالکی (متوفی 737ھ)-دارالتراث
38- الفردوس بماثور الخطاب: محدث ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی ہمذانی (متوفی 509ھ)-دارالکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اوّل، 1406ھ
39- الکفایۃ فی علم الروایۃ: حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)-المکتبۃ العلمیۃ، مدینہ منورہ
40- المخلصیات و اجزاء اخری: ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص ذہبی (متوفی 393ھ)-وزارۃ الاوقاف......قطر، طبع اولیٰ 1429ھ
41- المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: محدث ابوالعباس احمد بن محمد قسطلانی مصری (متوفی 923ھ)-المکتبۃ التوقیفیۃ، مصر
42- الام: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ)-دارالمعرفۃ، بیروت، 1410ھ
43- المسند: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ)- دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1400ھ
44- المصنف: حافظ ابوبکر عبدالرزّاق بن ہمام صنعانی (متوفی 211ھ)-المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانی، 1403ھ
45- الیواقیت و الجواهر فی بیان عقائد الاکابر: عارف باللہ شیخ ابوالمواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی حنفی (متوفی 973ھ)-دارصادر، بیروت، طبع اولیٰ، 1424ھ
46- الثقات: حافظ ابوالحسن احمد بن عبداللہ عجلی کوفی (متوفی 261ھ)-دارالباز، طبع اوّل، 1405ھ
47- الکبائر: حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع خامس، 1427ھ
48- الزواجر عن اقتراف الکبائر: امام ابوالعباس احمد بن محمد (ابن حجر) مکی (متوفی 974ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع ثانی، 1426ھ
49- اصول السرخسی: شمس الائمہ فقیہ ابوبکر محمد بن احمد سرخسی حنفی (متوفی 483ھ)-دارالمعرفۃ، بیروت

50– الاعتقاد: امام قاضی ابوالحسین محمد بن محمد حنبلی (ابن ابی یعلی) (متوفی 526ھ)- دار اطلس الخضراء، طبع اوّل، 1423ھ

51– اتعاظ الحنفاء باخبار الائمة الفاطميين الخلفاء: علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی حسینی مقریزی (متوفی 845ھ)- المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامية......

52– الفقه الاكبر: امام الائمہ، سراج الامہ سیّدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی (متوفی 150ھ)- مکتبۃ الفرقان، امارت العربیہ، طبع اوّل، 1419ھ

53– العقيدة الطحاوية: امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (متوفی 321ھ)- المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثانی، 1414ھ

54– الزهد: امام حافظ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (متوفی 241ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اولیٰ، 1420ھ

55– الشريعة: فقیہ ابوبکر محمد بن حسین آجری شافعی (متوفی 360ھ)- دار الوطن، الریاض، طبع ثانی، 1420ھ

56– المنتقى من منهاج الاعتدال فى نقض كلام اهل الرفض و الاعتزال: امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)

57– المنتخبات من المكتوبات للامام الربانى المجدد للالف الثانى احمد الفاروقى السرهندى: (المعرب:) الشیخ محمد مراد بن عبداللہ القازانی ثم المکی (متوفی 1352ھ)- مکتبۃ الحقیقۃ، ترکی، 1432ھ

58– الفخرى فى الاداب السلطانية و الدول الاسلامية: ابوجعفر محمد بن علی بن محمد ابن طباطبا علوی (ابن الطقطقی) (متوفی 709ھ)- دار القلم العربی، بیروت، طبع اوّل، 1418ھ

59– امتاع الاسماع بما لنبى من الاحوال و الاموال و الحفدة و المتاع: علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی بن عبد القادر حسینی مقریزی (متوفی 845ھ)- دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1420ھ

60– سنن ابو داؤد: امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی (متوفی 275ھ) المکتبۃ العصریہ، بیروت

61– الاعتصام: حافظ ابراہیم بن موسیٰ بن محمد مالکی شاطبی (متوفی 790ھ)- دار ابن عفان

السعودیۃ، طبع اوّل، 1421ھ
62– البدء و التاریخ: مؤرّخ مطہر بن طاہر مقدسی (متوفی 355ھ)-مکتبۃ الثقافۃ الدینیہ، بور سعید
63– الذخیرۃ فی محاسن اھل الجزیرۃ: علامہ ابوالحسن علی بن بسام شنترینی اندلسی (متوفی 542ھ)-الدار العربیۃ للکتاب، لیبیا، 1981ء
64– ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری: علامہ احمد بن محمد قسطلانی شافعی (متوفی 923ھ)-المطبعۃ الکبری الامیریۃ، مصر، سابعہ، 1323ھ
65– الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ و اقناع الشیعۃ: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی 1350ھ)-مرکز اہل السنۃ برکات رضا، ہند، طبع اوّل، 1425ھ
66– النبراس شرح شرح العقائد: علامہ ابوعبدالرحمان عبدالعزیز بن احمد ملتانی پرہاروی (متوفی 1239ھ)-مکتبہ حقانیہ، ملتان

حرف الباء

67– بہار شریعت: صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی حنفی (متوفی 1367ھ)-مکتبۃ المدینہ، کراچی، 1429ھ
68– بھجۃ المحافل و بغیۃ الاماثل فی تلخیص المعجزات و السیر و الشمائل: علامہ یحیٰی بن ابوبکر عامری یمنی (متوفی 893ھ)-دار صادر، بیروت

حرف التاء

69– تاریخ دمشق: حافظ ابوالقاسم علی بن حسن (ابن عساکر) (متوفی 571ھ)-دار الفکر، 1415ھ
70– تاریخ اسلام: امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)-دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثانی، 1413ھ
71– تاریخ بغداد: حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)-دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اوّل، 1422ھ
72– تاج العروس من جواہر القاموس: علامہ ابو الفیض محمد بن محمد (مرتضیٰ زبیدی) (متوفی 1205ھ)-دار الہدایۃ
73– تحقیق الحق فی کلمۃ الحق: پیر سیّد مہر علی گولڑوی (متوفی 1356ھ)-گولڑا

شریف، 1425ھ

74- تهذيب التهذيب في رجال الحديث: حافظ احمد بن علی (ابن حجر) عسقلانی (متوفی 852ھ)-دارالکتب العلمیہ، طبع اوّل، 1425ھ

75- تلخيص المتشابه في الرسم: حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی (متوفی 463ھ)-طلاس للدراسات...... دمشق، طبع اوّل، 1985ء

76- تاريخ الخلفاء: امام جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر سیوطی (متوفی 911ھ)-دارالارقم

77- تاريخ اصبهان: حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1410ھ

78- تالي تلخيص المتشابه: حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ)-دارالصمیعی، ریاض، طبع اوّل، 1417ھ

79- تهذيب الاسماء و اللغات: امام یحییٰ بن شرف نووی (متوفی 676ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت

80- تهذيب الكمال في اسماء الرجال: حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن مزی (متوفی 742ھ)-مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع اوّل، 1400ھ

81- تاريخ المدينة: حافظ ابوزید عمر بن شبہ (متوفی 262ھ)-جدہ، 1399ھ

82- تفسير الامام الشافعي: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی مکی (متوفی 204ھ)-دارالتدمریۃ سعودیہ، طبع اوّل، 1427ھ

83- تفسير عبدالرزاق: امام ابوبکر عبدالرزّاق صنعانی (متوفی 211ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1419ھ

84- ترتيب المدارك و تقريب المسالك: امام ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی یحصبی (متوفی 544ھ)-مطبعة فضالة المحمدية، المغرب

85- تفسیر نعیمی: حکیم الامت مفتی احمد یار خان بن محمد یار نعیمی (متوفی 1391ھ)-مکتبہ اسلامیہ، لاہور

حرف الجيم

86- جامع ترمذی: امام حافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی 279ھ)-مصطفیٰ البابی

الحلبی، مصر، طبع ثانی، 1395ھ

87– جزء فیه احادیث من مسموعات: حافظ ابوذر عبید بن احمد الہروی (متوفی 434ھ)- دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1423ھ

88– جامع الاصول: علامہ ابوالسعادات مبارک بن محمد (متوفی 606ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1392ھ

89– جامع المسانید و السنن الهادی لاقوم سنن: امام حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر (ابن کثیر) قرشی شافعی (متوفی 774ھ)-دارخضر، بیروت

حرف الحاء

90– حدیث الزهری: علامہ ابو الفضل عبید اللہ بن عبد الرحمان زہری بغدادی (متوفی 381ھ)-اضواء السلف، ریاض، طبع اوّل، 1418ھ

91– حدیث عباس ترقفی: امام ابومحمد عیاس بن عبداللہ باکسائی ترقفی (متوفی 267ھ) (مخطوطہ)

92– حلیة الالیاء و طبقات الاصفیاء: حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)-السعادة بجوار محافظة، مصر، 1394ھ

حرف الذال

93– ذیل طبقات الحنابلة: امام حافظ زین الدین عبد الرحمٰن بن احمد بغدادی حنبلی (متوفی 795ھ)-مکتبۃ العبیکان، ریاض، طبع اوّل، 1425ھ

حرف الراء

94– رجال حول الرسول: خالد محمد خالد ثابت (متوفی 1416ھ)-مرکز اہل السنۃ برکات رضا، ہند، طبع اوّل، 1427ھ

95– ریحانةالالبا و زهرة الحیاة الدنیا: علامہ قاضی شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی (متوفی 1069ھ)-مطبعة عیسی البابی......طبع اوّل، 1386ھ

96– روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی: علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ حسینی (متوفی 1270ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1415ھ

97– روح البیان: علامہ اسماعیل بن مصطفیٰ حقی حنفی (متوفی 1127ھ)-دارالفکر، بیروت

حرف السین

98- سیر اعلام النبلاء: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ) مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثالث، 1405ھ

99- سیرۃ حلبیہ (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون): علامہ علی بن ابراہیم حلبی (متوفی 1044) - دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع ثانی، 1427ھ

100- سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل و التوالی: علامہ عبدالملک بن حسین مکی (متوفی 1111ھ) - دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1419ھ

101- سیرتِ صدرُالشریعہ: حافظ عطاءالرحمٰن قادری - مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، 1432ھ

102- سنن ابی داؤد: امام حافظ ابوداؤد سلیمان بن اشعث ازدی (متوفی 275ھ) - المکتبۃ العصریہ، بیروت

حرف الشین

103- شانِ صحابہ: علامہ سیّد محمود احمد بن سیّد ابوالبرکات احمد رضوی حنفی (متوفی 1419ھ) - رضوان کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

104- شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی (متوفی 1122ھ) - دارالکتب العلمیۃ، بیروت

105- شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور: امام جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن کمال سیوطی شافعی (متوفی 911ھ) مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ

106- شرح الشفاء: علامہ ابوالحسن علی بن سلطان (ملاعلی قاری) حنفی (متوفی 1014ھ) - دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1421ھ

حرف الصاد

107- صحیح ابن خزیمۃ: امام حافظ ابوبکر محمد بن اسحاق (ابن خزیمہ) شافعی (متوفی 311ھ) - المکتب الاسلامی، بیروت

حرف الطاء

108- طرح التثریب فی شرح التقریب: حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی

(متوفی 806ھ)-دارالفکر العربی

109-طبقات المحدثین باصبھان و الواردین علیھا: شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد انصاری (ابی الشیخ اصبھانی) (متوفی 369ھ)-مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ثانی، 1412ھ

110-طبقات الحنابلۃ: امام ابوالحسین محمد بن محمد (ابن ابی یعلیٰ) حنبلی (متوفی 526ھ)-دار المعرفۃ، بیروت

حرف العین

111-عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد حنفی (متوفی 855ھ)-دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1421ھ

حرف الغین

112-غنیۃ الملتمس ایضاح الملتبس: حافظ ابوبکر احمد بن علی (خطیب بغدادی) (متوفی 463ھ) مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اوّل، 1422ھ

113-غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب: علامہ شمس الدین ابوالعون محمد بن احمد سفارینی حنبلی (متوفی 1188ھ)-مؤسسۃ قرطبۃ، مصر، طبع ثانی، 1414ھ

114-غنیۃ الطالبین (الغنیۃ لطالبی طریق الحق): حضور غوث پاک سیّد ابو محمد عبدالقادر بن موسیٰ حنبلی (متوفی 561ھ)-دارالجیل، بیروت، طبع اوّل، 1420ھ

حرف الفاء

115-فتاویٰ نوریہ: فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ بن محمد صدیق حنفی (متوفی 1403ھ)-دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور، اوکاڑہ، اشاعتِ پنجم، 1424ھ

116-فتح الباری: امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ)-دارالمعرفۃ، بیروت

117-فتاویٰ رضویہ (العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ): اعلیٰ حضرت امام حافظ احمد رضا بن مفتی نقی علی خاں (متوفی 1340ھ)-رضا فاؤنڈیشن، لاہور

118-فضائل القرآن: امام حافظ ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری نسفی (متوفی 432ھ)-دار ابن حزم، طبع اوّل، 2008ء

119-فوائد ابن اخی میمی الدقاق: شیخ ابوالحسین محمد بن عبداللہ (متوفی 390ھ)-دار

اضواء السلف ریاض، طبع اوّل، 1426ھ

120-فیضان سُنّت: حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس بن حاجی عبدالرحمٰن عطار قادری، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 1409ھ

121-فضائل النبی ﷺ، ترجمہ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار: حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری وغیرہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، 2008ء

حرف الکاف

122-کتاب الاربعین فی مناقب امھات المؤمنین رحمۃ اللّٰہ علیھن اجمعین: فقیہ عبدالرحمٰن بن محمد دمشقی شافعی (متوفی 620ھ)-دارُالفکر، بیروت، طبع اوّل، 1406ھ

123-کشف المشکل من حدیث الصحیحین: امام حافظ جمال الدین ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی (ابن جوزی) (متوفی 597ھ)-دارالوطن، ریاض

124-کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الیٰ منازل المتقین او الاربعین الطائیۃ: علامہ ابوالفتوح محمد بن محمد ہمذانی طائی (متوفی 555ھ)-دارُالبشائر الاسلامیہ، طبع اوّل، 1420ھ

حرف اللام

125-لمعۃ الاعتقاد: امام الائمہ ابومحمد موفق الدین عبداللّٰہ بن احمد (ابن قدامہ) مقدسی حنبلی (متوفی 620ھ)-وزراۃ الشئون الاسلامیۃ......طبع ثانی، 1420ھ

حرف المیم

126-معجم الصحابۃ: امام ابوالقاسم عبداللّٰہ بن محمد بغوی (متوفی 317ھ)-مکتبہ دارالبیان کویت، طبع اوّل، 1421ھ

127-مسالک الابصار فی ممالک الامصار: امام احمد بن یحیٰی بن فضل اللّٰہ قرشی (متوفی 749ھ)-المجمع الثقافی ابو ظبی، طبع اوّل، 1423ھ

128-مختصر تاریخ دمشق: علامہ ابوالفضل محمد بن مکرم انصاری (ابن منظور) (متوفی 711ھ)-دارُالفکر دمشق، طبع اوّل، 1420ھ

129-مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علامہ علی بن سلطان القاریٰ (متوفی

1014ھ)-دارُالفکر، بیروت، طبع اوّل، 1422ھ

130-مشکاة المصابیح: علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ (متوفی 741ھ)-المکتب الاسلامی، بیروت، طبع ثالث، 1985ھ

131-مرآة المناجیح شرح مشکاة المصابیح: حکیم الامت مفتی احمد یار بن محمد یار خاں نعیمی (متوفی 1391ھ)-نعیمی کتب خانہ، گجرات

132-مسند احمد: امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (متوفی 241ھ)-مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اوّل، 1421ھ

133-مسند الشامیین: امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی 360ھ)-دارُالحرمین، قاہرہ

134-معجم الصحابة: حافظ ابوالحسین عبدالباقی بن قانع بغدادی (متوفی 351ھ)-مکتبة الغرباء ......مدینہ، طبع اوّل، 1418ھ

135-معجم الشیوخ الکبیر: امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی 748ھ)- مکتبۃ الصدیق طائف، طبع اوّل، 1408ھ

136-معرفة الصحابة: حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (متوفی 430ھ)- دارُ الوطن، ریاض، طبع اوّل، 1419ھ

137-مکتوبات: امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد حنفی (متوفی 1034ھ)- مکتبۃ القدس کانسی روڈ، کوئٹہ

138-مجمع الزوائد و منبع الفوائد: حافظ ابوالحسن نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی (متوفی 807ھ)-مکتبۃ القدسی، قاہرہ، 1414ھ

139-معاویة بن ابی سفیان شخصیته و عصره الدولة السفیانیة: دکتور علی محمد محمد الصلابی، دارابن کثیر، بیروت، طبع اوّل، 1427ھ

140-معجم الصحابة: امام حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی (متوفی 317ھ)-مکتبۃ دار البیان، کویت، طبع اوّل، 1421ھ

141-مشاہیر علماء الامصار و اعلام فقہاء الاقطار: امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان بستی دارمی (متوفی 354ھ)-دارالوفا......منصورہ، طبع اوّل، 1411ھ

142–مجموعة رسائل ابن عابدين: خاتمۃ المحققین علامہ سیّد محمد امین بن عمر (ابن عابدین) شامی (متوفی 1252ھ)–عالم الکتب

143–المستدرك على الصحيحين: حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ (ابن البیع حاکم) نیشاپوری (متوفی 405ھ)–دارُالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اوّل، 1411ھ

144–معرفة السنن و الآثار: امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (متوفی 458ھ)–دارُالوفا، قاہرہ وغیرہ، طبع اوّل، 1412ھ

145–مثنوی مولوی معنوی: مولانا جلال الدین محمد بن محمد بہاء الدین رومی (متوفی 604ھ)– نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

146–مُجمل الرغائب فيما للامام احمد بن حنبل من المناقب: امام الصالح زکی الدین عبداللہ بن محمد خزرجی حنبلی (متوفی بعد 681ھ)–دارابن حزم، بیروت، طبع اوّل، 1427ھ

147–معجم السفر: حافظ صدر الدین ابو طاہر احمد بن محمد سلفی (متوفی 576ھ)–المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرّمۃ

148–میجرا یکٹ (کریمنل): مترجم: ملک جاوید انور اعوان ایم اے۔ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، ملک پبلی کیشنز، ناظم آباد، کراچی، ایڈیشن، 2011ء

149–مجموعہ تعزیرات پاکستان 2006ء: مرتبہ انعام الحق میاں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان، منصور بک ہاؤس، کچہری روڈ، لاہور

150–مصنف ابن ابی شیبہ: امام حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد (ابن ابی شیبہ) عبسی (متوفی 235ھ)–مکتبۃ الرشد، ریاض، طبع اوّل، 1409ھ

حرف النون

151–نهاية الارب في فنون الادب: علامہ شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب قرشی بکری (متوفی 733ھ)–دارُالکتب والوثائق القومیۃ، قاہرہ، طبع اوّل، 1423ھ

حرف الواو

152–وفيات الاعيان و انباء ابناء الزمان: علامہ ابوالعباس احمد بن محمد (متوفی 681ھ)– دار صادر، بیروت